قرآن اور تخلیقِ کائنات

میجر السید بشیر حسین شاہ ترمذی

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

22535

DATA ENTERED

MIFN
615C

قرآن اور تخلیق کائنات

میجر السید بشیر حسین ترمذی

www.KitaboSunnat.com

آزاد

042 - 6364614

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاپی رائٹ : آزاد انٹر پرائزز

کتاب	:	تخلیق کائنات
مصنف	:	میجر سید بشیر حسین شاہ ترمذی
کمپوزنگ	:	عبدالقیوم / میاں طاہر حفیظ
پرنٹنگ	:	محمد سلیم : سعادت آرٹ پریس
ٹائٹل	:	ریاظ
پیسٹنگ	:	شہزاد
بائنڈنگ	:	اشفاق

قیمت -/80 روپے

اس کتاب کے ناشر آزاد انٹر پرائزز ہیں۔ اس کتاب کی تیاری اور تقسیم کی تمام ذمہ داری آزاد انٹر پرائزز پر عائد ہوتی ہے۔ اگر آپ اس کتاب کو کسی بھی سطح پر استعمال کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس کے لیے تحریری اجازت لینا ہو گی۔ بصورت دیگر آزاد انٹر پرائزز کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت اپنا قانونی حق محفوظ رکھتے ہیں

AZAD ENTERPRISES *A division of Gautam Publishers*
27- Temple road,upper U.B.L. Lahore-Pakistan Telefex:042- 6364614
E-mail: amir@Gautam.Lhr.erum.com.pk

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22535

فہرست

آزاد نوٹ 5

-1 تخلیق کائنات 7

-2 ارتقاء 31

-3 تخلیق آدم 43

-4 اللہ کی رضا اور بندوں کی رضا کا ایک ہونا 57

-5 زندگی اور موت 63

-6 جنت اور دوزخ 75

-7 اولی الامر 79

-8 نور 91

-9 وحی کی اقسام 97

-10 قضا و قدر 109

-11 قُلْ اِنَّمَا انا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَىَّ 111

-12 متشابہات 115

-13 توحید 123

-14 معراج 141

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22535

آزاد نوٹ

مذہب کے بغیر سائنس لنگڑی اور
سائنس کے بغیر مذہب اندھا ہے۔

آئن سٹائن

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب انسانی ذہن کے اس کل اثاثہ کا حصہ ہوتا ہے کہ جو ہر انسان کے تحت الشعور میں ایک حاوی مقام رکھتا ہے جبکہ سائنس انسانی شعور کی اس پختگی کی علامت ہے کہ جس سے ہماری روز مرہ کی کل زندگی عبارت ہے۔

مذہب اور سائنس کے حوالے سے علماء، دانشوروں اور سائنس کے طالب علموں کے مابین ان دونوں مضامین کے درمیان تعلق سے متعلق بحث موجود ہے۔ کچھ لوگ مذہب اور سائنس کو باہم متصادم مضامین مانتے ہیں اور یورپین تاریخ کے پس منظر میں ان مضامین کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔

اس مکتبہ فکر کے ماننے والوں میں مذہب کو سائنس پر ترجیح دینے والے اور سائنس کو مذہب پر فوقیت دینے والے ہر دو طرح کے حضرات شامل ہیں۔ جبکہ دوسرے مکتبہ فکر کے ماننے والے یہ سمجھتے ہیں کہ سائنس و مذہب ایک دوسرے کی سُو لیتے ہوئے باہم متصادم ہونے کی بجائے ایک دوسرے کو آگے بڑھانے کا سبب بن سکتے ہیں۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے انہیں ایک دوسرے کو مکمل برداشت کرنے کی مشق کرنی ہو گی۔

زیر نظر کتاب دوسرے مکتبہ فکر کی عکاس ہے۔ جیسا کہ اس کے سرورق سے ظاہر ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ کتاب کائنات کے بارے میں جدید سائنسی نظریات اور قرآنی تصور کو زیر بحث لاتی ہے اور ان دونوں کے درمیان مماثلت کو فکری ہم آہنگی سے تعبیر کرتی ہے۔
یہ کتاب مذہب اور سائنس کے طالب علموں کے لیے پاکستان کی گولڈن جوبلی پر ایک نادر تحفہ ہے۔ وہ حضرات جو سائنس اور مذہب کو انسانی ترقی کی دو سڑھیاں سمجھتے ہیں اور سائنس کے عقل سے وجدان اور مذہب کے محض جذباتیت سے تحقیق تک کے سفر کے خواہاں ہیں کے لیے یہ کتاب محرک بھی ہے اور تحریک بھی۔

عامر ریاض

ستمبر 1997

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔(النمل - ۵۹)

تخلیق کائنات

اس کائنات (Universe) کی خلقت کے بارے میں بہت سے نظریات ہیں کچھ مذہبی کچھ دیومالائی اور کچھ سائنسی۔ ہم ایک ایک کر کے سب حوالوں سے بات کرتے ہیں اور پھر نتیجہ قارئین پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی عقل کے مطابق رائے قائم کریں۔

مذہبی پہلو:۔ نہج البلاغہ میں خطبہ نمبر ا میں حضرت علی یوں فرماتے ہیں "پھر یہ کہ اللہ نے کشادہ فضا وسیع اطراف واکناف اور خلا کی وسعتیں خلق کیں اور ان میں ایسا پانی بہایا جس کے دریائے موج کی نہریں طوفانی اور بحر کی موجیں تہ بہ تہ تھیں۔ اسے تیز ہوا اور تند آندھی کی پشت پر لادا۔ پھر اسے پانی کے پلٹانے کا حکم دیا اور اسے اس کے پابند رکھنے پر قابو دیا اور اسے پانی کی سرحد سے ملا دیا۔ اس کے نیچے ہوا دور تک پھیلی ہوئی تھی اور اوپر پانی ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ پھر اللہ سبحانہ نے اسی پانی کے اندر ایک ہوا خلق کی جس کا چلنا بانجھ (بے ثمر) تھا اور اسے اس کے مرکز پر برقرار رکھا اور اس کے جھونکے تیز کر دیے اور اس کے چلنے کی جگہ دور دراز تک پھیلا دی۔ پھر اس ہوا کو مامور کیا کہ وہ پانی کے ذخیرے کو تھپیڑے دے اور بحر بے کراں کی موجوں کو اچھالے اس ہوا نے پانی کو یوں متھ دیا جس طرح دہی کے مشکیزے کو متھا جاتا ہے اور اسے دھکیلتی ہوئی تیزی سے چلی ایسے کے جس طرح خالی فضا میں چلتی ہے اور پانی کے ابتدائی حصے کو آخری حصے پر اور ٹھہرے ہوئے کو چلتے ہوئے پانی پر پلٹانے لگی یہاں تک کہ اس متلاطم پانی کی سطح بلند ہو گئی اور وہ تہ بہ تہ پانی جھاگ دینے لگا۔ اللہ نے وہ جھاگ کھلی ہوا اور کشادہ فضا کی طرف اٹھائی اور اس سے ساتوں آسمان پیدا کئے۔ نیچے والے آسمان کو رکی ہوئی موج کی طرح بنایا اور اوپر والے آسمان کو محفوظ چھت اور بلند عمارت کی صورت میں اس طرح قائم کیا کہ نہ ستونوں کے سہارے کی ضرورت نہ بندھنوں سے جوڑنے کی حاجت۔ پھر ان کو ستاروں کی سج دھج اور روشن تاروں کی چمک دمک سے آراستہ کیا اور ان میں ضوپاش چراغ اور جگمگاتا چاند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواں کیا جو گھومنے والے فلک چلتی پھرتی چھت اور جنبش کھانے والی لوح میں ہے پھر خداوند عالم نے بلند آسمانوں کے درمیان شگاف پیدا کئے اور ان کی وسعتوں کو طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا"۔

یہاں ایک عام آدمی یہ کہے گا کہ کائنات کی تخلیق محض پانی اور ہوا سے کیونکر ہوئی حالانکہ کائنات 102 عناصر سے بنی ہوئی ہے تو اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ سب سے پہلے ان وسیع اطراف و اکناف اور لامحدود فضا بسیط میں صرف ہائیڈروجن گیس معرض وجود میں آئی یہ گیس (gas) کشش ثقل کی وجہ سے یکجا ہوئی اور اس کی کثافت بڑھتی گئی حتی کہ ایک مکعب سینٹی میٹر مادے کا وزن ٹن ہو گیا۔ اور اس زبردست دباؤ کی وجہ سے زبردست حرارت پیدا ہوئی۔ ہوا کو جب دبایا (Compreas) جائے تو وہ گرم ہو جاتی ہے (Charls Law)۔ بہت زیادہ دباؤ کی وجہ سے بہت زیادہ حرارت پیدا ہوئی اور بہت زیادہ حرارت کی وجہ سے یہ مادہ پھٹا اور بہت زبردست دھماکہ (Big Bang) ہوا۔ اور یہ مادہ دھوئیں کی شکل میں فضاء بسیط میں پھیلنا شروع ہو گیا۔ کائنات ایک بہت بڑے دھماکے کے ساتھ شروع ہوئی۔ جب سے کائنات نے صفر (0) سے پھٹ کر پھیلنا شروع کیا۔ اس میں مادہ یا حرارت (radiation) ٹھنڈی ہونی شروع ہوئی تو اس کا درجہ حرارت گرنا شروع ہوا۔ جب کائنات اپنی جسامت میں دگنی ہو گئی تو اس کا درجہ حرارت بھی آدھا رہ گیا چونکہ وہ درجہ حرارت اوسط طاقت (everage energy) یا رفتار کے ماپنے کا ایک ذریعہ ہے ان ذرات کا۔ کائنات کے اس طرح ٹھنڈا ہونے کا اس مادے پر گہرا اثر ہوتا ہے جو اس کائنات میں موجود ہیں۔ بہت زیادہ درجہ حرارت پر ذرات اس تیزی سے حرکت کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کی کشش ثقل سے بچ نکلتے ہیں جو نیوکلیر (nuclear) یا الیکٹرو میگنیٹک (electro magnetic) سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جونہی وہ ٹھنڈے ہونے شروع ہوتے ہیں تو وہ ایک جمگھٹے (Cluster) میں جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بھی ذرات کائنات میں موجود ہیں اسی حرارت پر مبنی ہوں گے۔ بہت زیادہ درجہ حرارت پر ان ذرات میں اتنی توانائی (energy) ہوتی ہے کہ جب کبھی وہ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں تو بہت سے ذرات (particles) اور ضد ذرات (anti particles) کے جوڑے پیدا ہوں گے اور اگرچہ بہت سے ذرات اپنے ضد ذرات سے ٹکرا کر فنا ہو جائیں گے لیکن ان کے پیدا ہونے کی رفتار فنا ہونے سے زیادہ ہو گی۔

کم درجہ حرارت پر جبکہ ان ذرات کی حرارت کم ہو گی تو ایک دوسرے سے ٹکرانے سے ان کی طاقت کم ہو گی اور اس طرح ذرات (particles) اور ضد ذرات (anti#particles) اور فنا ہونے کی رفتار تیز ہو جائے گی۔

جب بہت بڑا دھماکہ (Big bang) دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر1 واقع ہوا اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کائنات کی جسامت صفر(0) زیرو تھی اور اس وجہ سے اس کا درجہ حرارت بے حد و بے حساب زیادہ تھا لیکن جیسے جیسے کائنات نے پھیلنا شروع کیا تو (radiation) حرارت کم ہونا شروع ہو گئی۔ بڑے دھماکے کے ایک سیکنڈ بعد یہ درجہ حرارت ایک ارب درجہ تک گر گیا ہو گا اور یہ درجہ حرارت سورج کے مرکز سے دس ارب درجے سے زیادہ ہے۔ لیکن اس طرح کا زیادہ درجہ حرارت صرف ہائیڈروجن بم کے پھٹنے کے وقت پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت کائنات میں صرف photons Electron, اور Neutrons نہایت ہی ہلکے ذرات جو صرف کمزور قوت (Weak Force) اور کشش ثقل سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کے ضد ذرات (Anti Particlesr) اور اس کے علاوہ کچھ پروٹانز (Protons) اور نیوٹران (Neutrons) تھے۔ جیسے جیسے کائنات نے پھیلنا شروع کیا اور درجہ حرارت گرنا شروع ہوا۔ جیسے جیسے کائنات پھیلتی چلی گئی اور درجہ حرارت کم ہونا شروع ہوا تو Electrons الیکٹران اور ضد الیکٹران (Anti Electrons) کے جوڑے جو پیدا ہوئے ان کی فنا ہونے کی شرح ان کے باقی رہنے سے کم ہو گئی۔ اس طرح بہت سے الیکٹران (Electrons) اور ضد الیکٹران (Anti Electrons) نے ایک دوسرے کو ختم کر دیا ہو گا اس طرح کہ اور زیادہ (Photons) بن گئے اور محض چند الیکٹران رہ گئے۔

نیوٹرینو (Neutrino) اور (Anti Neutrinos) نے بہرحال ایک دوسرے کو فنا نہیں کیا۔ کیونکہ یہ ذرات دوسرے کے ساتھ بہت کم (React) کرتے ہیں اس لئے شاید آج بھی وہ یہیں کہیں موجود ہوں۔

(Big Bang) بہت زبردست دھماکے کے بارے میں ایک قرآنی آیت پیش خدمت ہے۔

اَوَ لَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ط
(الانبیاء ۳۰)

ترجمہ: جو لوگ کافر ہو گئے ہیں کیا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ آسمان اور زمین دونوں جڑے ہوئے تھے پھر ہم نے ان دونوں کو الگ کر دیا"۔

ایک اور آیت ملاحظہ ہو۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ط (حم سجدة - ۱۱)

ترجمہ: اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا حالانکہ وہ اس وقت دھواں تھا پس اس نے آسمان اور زمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حکم دیا کہ تم بخوشی یا بہ کراہت حاضر ہو۔ دونوں نے عرض کی ہم بخوشی حاضر ہیں۔ پس اس نے دو دن میں اس کو سات آسمان بنا دیا اور ہر ہر آسمان میں بذریعہ وحی اس کا امر پہنچا دیا اور اس دنیا کے آسمان کو ہم نے ستاروں (کے چراغوں) سے زینت دی اور اس کی نگہبانی (بھی کی) یہ زبردست صاحب علم کی قرارداد ہے اس میں السماالدنیا دنیا والے آسمان سے مراد ہماری کہکشاں (Milky Way) ہے جس کے گھومنے والے بازوؤں میں سے ایک Carina ہے اور اس کی ڈھیلی ڈھالی شاخ (Branch) میں ہمارا نظام شمسی ہے۔ سبع سے مراد سات نہیں بلکہ لاتعداد ہے۔

(ماہرین فلکیات کا اندازہ ہے کہ بڑا دھماکہ (Big Bang) آج سے 20 بلین سال پہلے ہوا۔ کشش ثقل کی وجہ سے مادہ اکٹھا ہوا' پھر پھٹا پھر فضاؤں میں بکھر گیا اور کہکشاؤں کی شکل اختیار کر لی اور آج بھی یہ کہکشائیں (Galaxies) ایک دوسرے سے دور بھاگ رہی ہیں۔ ایک بڑا مسئلہ جو بڑے دھماکے (Big Bang) تھیوری کی نفی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ کائی جگہوں پر مادے کی مقدار یکساں طور پر موجود نہیں۔ کہیں کہیں مادہ ایک جگہ اکٹھا ہو گیا ہے جو ستاروں کے جھنڈ (Clusters of Stars) بن گئیں ہیں اور یہ کہکشائیں (Galaxies) بہت بڑے جھنڈ (Clusters) بن گئے ہیں اور یہ جھنڈ (Clusters) سپر کلسٹر (Super Clusters) بن گئے ہیں۔ (دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر 2) جن کی لمبائی 100 ملین یا دس کروڑ نوری سال ہے لیکن عمومی طور پر دیکھا جائے تو تمام کائنات ہموار ہے اور مادے کا پھیلاؤ یکساں طور پر ہے ہماری کہکشاں Milky Way کے بازو سیگیٹارس (Sagitarius) سگنس (Cygnus) اورائن (Orion) اور کارینا (Carina) جو سورج سے چھ ہزار نوری سال دور ہیں بہت سے ستاروں کے جھنڈ ہیں۔

ہماری کہکشاں کے چھ ہزار نوری سال دور ان کی مخالف سمت میں اس کا بازو پرسی ایس (Persius) ہے جس میں بے شمار نظام شمسی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ہمارا نظام شمسی جس کے سورج کے گرد نو سیارے زمین سمیت اپنے اپنے مداروں میں چکر لگا رہے ہیں ہماری کہکشاں Milky Way کا مرکز دس لاکھ سورجوں کی گری والا Black Hole ہے یہ ایک ٹربائن (Turbine) کی طرح گھوم رہی ہے اور مادے کو ہڑپ کر رہی ہے اور دوسری طرف نئے مادے کی شکل میں اگل رہی ہے۔ اس کا مرکز مالیکول گیس (Molecule Gas) کے ایک بڑے دائرے میں ہے جس کا فاصلہ 15000 نوری سال ہے اس کے علاوہ ایک اور بازو بھی ہے جو باہر کی طرف دھکیلا جا رہا ہے جس کی رفتار بیس لاکھ 200000 میل فی گھنٹہ ہے ہماری کہکشاں کے بالکل اندرونی حصے کا قطر دس نوری سال ہے سامنے تین تصاویر ہماری کہکشاں کی مختلف ذرائع سے لی ہوئی ہیں۔

ہماری کہکشاں (Galaxy) میں دس کھرب ستارے ہیں۔ ہمارے نظام شمسی کا اپنی کہکشاں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکز سے فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ ہمارے نظام شمسی کو اس کے گرد چکر لگانے میں بیس کروڑ (200000000) سال لگتے ہیں۔ تخلیق کائنات سے لے کر ابھی تک سورج نے صرف 20 چکر پورے کئے ہیں۔ ہماری کہکشاں (Milky Way) کا قطر 1000000 نوری سال ہے۔ (586569600000) میل۔ اور اس کی مرکز میں موٹائی 10000 نوری سال ہے ہمارا سورج اپنی کہکشاں کے مرکز سے 25000 سے 30000 نوری سال دور ہے۔

نظام شمسی میں آپ سورج سے اس کے نو سیاروں کا فاصلہ ملاحظہ کیجیے۔

1- عطارد (Mercury) 36000000 میل۔

2- زہرہ (Venus) 67000000 میل۔

3- زمین (Earth) 93000000 میل۔

4- مریخ (Mars) 142000000 میل۔

5- مشتری (Jupitor) 484000000 میل۔

6- زحل (Saturn) 887000000 میل۔

7- یورینس (Uranus) 179000000 میل۔

8- نیپچون (Neptune) 2800000000 میل۔

9- پلوٹو (Pluto) 3680000000 میل۔

22535

کائنات کی آخری حدوں تک جانے کے لئے 6000000000 نوری سال کا فاصلہ طے کرنا پڑے گا ایک نوری سال 586569600000 میل کے برابر ہے۔

گھومنے والی کہکشاؤں میں اکیلی سے لے کر 500 کہکشاؤں کے جھرمٹ (Clusters) تک ہیں ہماری کہکشاں ان سب سے بڑی ہے۔ کائنات میں ہزاروں لاکھوں کہکشائیں مختلف بناوٹوں اور شکلوں کی ہیں جو کہکشائیں سب سے دور ہیں ان کا فاصلہ ہم سے 5 ارب نوری سال ہے۔

قارئین کرام کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ جس زمین پر ہم رہ رہے ہیں وہ نظام ہائے شمسی کا ایک سیارہ ہے اور ہمارا نظام شمسی اسی طرح کے اور نظام ہائے شمسی اپنی کہکشاں (Milky Way) کے مرکز کے چاروں طرف چکر لگا رہے ہیں اور ہماری کہکشاں (galaxy) دوسری کہکشاؤں (Galaxies) کے ساتھ ایک کائناتی مرکز کے گرد چکر لگا رہی ہیں گو وہ بظاہر ہمیں ایک دوسرے سے دور بھاگتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور اس طرح الہیہ کی کرسی اس ساری کائنات کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ اس بسیط کائنات کا نصف القطر 210,000,000,000 000 ... میل ہے اور اس کا محیط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1320,000,000,000,000,000,000,000 میل ہے۔ اگر روشنی کی ایک شعاع پھینکی جائے تو وہ 186300 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہوئی 200 ملین نوری سالوں میں واپس اسی جگہ آ جائے گی۔ کائنات میں کھربوں کھربوں کھربوں کھربوں ٹن مادہ صرف 000,000,000,000,000,000,000,000,000,001 گرام فی مکعب سینٹی میٹر ہے آپ اس سے کائنات کی وسعت کا اندازہ کیجئے۔

اس مادے کے علاوہ "تاریک مادہ" ہے جسے آپ گیس کا ہیولیٰ کہہ لیں یہ تاریک مادہ آپ کے چاروں طرف موجود ہے لیکن آنکھوں سے اوجھل۔ یہ تاریک مادہ آپ کے کانوں کے قریب سیٹیاں بجا رہا ہے لیکن آپ کے کان اس Frequency کو سن نہیں سکتے۔ سائنسدان یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ "تاریک مادہ" کیا ہے کیسے وجود میں آیا۔ اس سے ہمیں پتہ چل جائے گا کہ یہ عظیم الشان اور حیرت انگیز کائنات کیسے وجود میں آئی اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ خلائی رسد گاہیں انتہائی طاقتور عدسوں اور کمپیوٹر کے ذریعے خلا کے اندر دور تک جھانک رہی ہیں جیسے (Hubble) ہبل وغیرہ۔

آپ ننگی آنکھ سے دیکھیں تو آپ کو کئی چیزیں نظر آتی ہیں۔ سورج چاند ستارے دودھیا کہکشاں (Milky Way) دمدار ستارے ٹوٹتے ہوئے شہاب ثاقب (meteors) ان تمام اشیائے کائنات کے درمیان ایک بیکراں خلا ہے جہاں تاریکی ہی تاریکی ہے جو اربوں کھربوں میلوں پر محیط ہے اور اس کے درمیان سفر کرنے میں اربوں نوری سال لگ جائیں گے لیکن کائنات کے ان ستاروں اور سیاروں کے درمیان صرف خلا واقع نہیں بلکہ ایک انوکھا مادہ یا ہیولیٰ موجود ہے جس نے سیاروں، ستاروں اور کہکشاؤں (galaxies) کو ایک خاص پراسرار قوت سے تھام رکھا ہے قرآن میں اس قوت کا نام "امر" ہے۔

اس کائنات کے ایک گوشے میں 100 سے زیادہ کہکشائیں موجود ہیں جو 6 کروڑ نوری سال کے فاصلے پر واقع ہیں اس تاریک مادے نے ان تمام کہکشاؤں کو ایک حلقے میں باندھا ہوا ہے ہماری اپنی کہکشاں (Milky Way) جس میں ہماری زمین اور سورج دوسرے اربوں کھربوں ستاروں کے ساتھ اس کائنات میں محو سفر ہے اس کے مرکز کے گرد اربوں ستارے اور سیارے 5 لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے ہیں اور ایک چکر مکمل کرنے کے لئے انہیں 25 کروڑ سال لگ جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنی کہکشاں کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک روشنی کی رفتار سے سفر کریں تو 3 لاکھ نوری سالوں میں یہ سفر مکمل ہوگا۔ کہکشاں کے اس قافلے میں بوڑھے ستارے زیادہ تر مرکز میں ہیں نئے ستارے گیس کے مجموعے سے 10 لاکھ سال میں بنتے ہیں (دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر 3)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیس کے یہ بادل کئی چھوٹے ستاروں کو بھی جنم دیتے ہیں۔

اس تاریک مادے نے اپنی زبردست قوت کے سہارے کہکشاں کے مرکز کو مستحکم اور مسخر کیا ہوا ہے۔اس کے مرکز میں ہیلیم' کاربن' ہائیڈروجن' کاربن مانو آکسائیڈ اور امونیا گیس شامل ہیں اور جیسے کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے ہماری کہکشاں کے مرکز میں 10 لاکھ سورجوں کے برابر کشش ہے لیکن یہ سکڑ کر ایک سیاہ دائرے کی شکل اختیار کئے ہوئے ہے جسے عرف عام میں بلیک ہول (Black Hole) کہتے ہیں۔ کائنات کی تمام کہکشاؤں (Galaxies) کو جو بظاہر ایک دوسرے سے دور بھاگتی ہوئی نظر آتی ہیں اسی "تاریک مادے" یا قرآن کی زبان میں امر نے اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے چند آیات

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ. يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الطلاق ۱۲)

ترجمہ: اللہ وہی ہے جس نے (سات آسمانوں) بے شمار کہکشاؤں کو پیدا کیا اور انہیں کے برابر (مثل) زمین بھی۔ ان میں سے ہو کر امر نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ یقیناً" اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کا امر ان آسمانوں (کہکشاؤں) سے ہو کر گذرتا ہے ان کہکشاؤں کے آپس کے فاصلے کئی ارب نوری سال ہیں ایک نوری سال 5865,696,000,000 میل بنتا ہے۔ اتنے طویل فاصلے آنکھ جھپکنے میں طے ہو جاتے ہیں یہ امر کی رفتار ہے

وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ (القمر - ۴۹)

ترجمہ: اور ہمارا امر نہیں ہے مگر جیسے ایک پلک جھپک جانا" آئن شائن کے مطابق آخری رفتار جو روشنی کی رفتار ہے 186000 میل فی سیکنڈ ہے اس رفتار سے زیادہ رفتار نہیں ہو سکتی کیونکہ اس رفتار کو حاصل کر لینے سے کوئی بھی مادی شے چاہے کتنی بڑی کیوں نہ ہو آنکھوں سے غائب ہو جاتی ہے۔ لیکن امر پوری کائنات سے ایک لمحے یا یوں کہئے کہ لمحے کے کروڑویں حصے میں گذر جاتا ہے۔

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۔ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (الاعراف ۵۴)

ترجمہ: آگاہ رہو کہ خلق اور امر اس کا ہے اللہ کل عالموں کی پرورش کرنے والا ہے صاحب برکت ہے۔

سائنس دانوں نے یہ تو معلوم کر لیا ہے کہ "تاریک مادہ" جو عام نظروں سے دکھائی نہیں دیتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کائنات کے ذرے ذرے میں پیوست ہے اور کائنات کا توازن اس کے دم سے ہے لیکن ابھی یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کس چیز سے بنا ہے۔ یہ معلوم کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ اس میں اتنی زیادہ توانائی اور کشش ہے کہ یہ روشنی کی حدود کو پار کر گئی ہے امرالٰہی پلک جھپکنے میں پوری کائنات سے گذر جاتا ہے۔ تاریک مادے پر تحقیق ہو رہی ہے اور جو بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ اس کائنات میں ایک "واحد" اور زبردست قوت موجود ہے جو مادی دنیا و کائنات کو حرکت میں رکھنے اور کنٹرول میں رکھنے والی چاروں قوتوں کا مجموعہ معلوم ہوتی ہے یعنی (Strong Force) (Weak Force) (Ecectro Magnetic Force) اور (gravitation) کا Synthesis + اور قرآن کی زبان میں وہ اللہ تعالیٰ کا "امر" ہے یا اس کی طاقت کا مظہر۔

اس کائنات کے کچھ ایسے گوشے ہیں جہاں ستارے جنم لیتے ہیں ایک گوشے میں گیس کے ٹھوس بادل جو اتنے چوڑے اور موٹے ہیں کہ ہمارا نظام شمسی ان میں سماجائے ان کی اونچائی اتنی زیادہ ہے کہ ہندسوں میں بھی ان کا شمار نہیں ہو سکتا اگر سمجھانے کے لئے کہا جائے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ دس کھرب کلومیٹر اونچے (10,0000000000) گیس کے یہ بادل زمین سے 7 ہزار نوری سال دور ہیں۔ ان کے شعلوں کی حرارت اتنی زیادہ ہے کہ 3 کروڑ (30,000,000) سورجوں کی روشنی بھی ان سے کم حرارت والی ہوگی۔ یہاں ہونے والے دھماکوں کا ارتعاش کھربوں میل تک محسوس ہوتا ہے۔ یہاں نئے ستارے جنم لیتے ہیں۔ قدرت کی اس بیکراں اور وسعت ناآشنا کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کیا ہو رہا ہے اس کا اندازہ پچھلے دو سالوں میں لی گئی تصاویر نے کائنات کا نقشہ بدل دیا ہے۔ سائنس دانوں کو پہلی بار معلوم ہوا کہ سیارے کیسے بنتے ہیں جب دو کہکشائیں آپس میں ٹکراتی ہیں تو کیا ہوتا ہے۔ کائنات کس طرح برابر پھیل رہی ہے لور جب سورج سے کھربوں گنا روشن کوئی ستارہ دم توڑتا ہے تو اس وقت روشنی کس طرح سیاہ دھبے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ (دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر4) یوں لگتا ہے آسمان کی وسعتوں میں بادلوں کا ستون اوپر اٹھ رہا ہے اور اس بادل کا آخری سرا سورج کی کرنوں سے منور ہو گیا ہو۔ لیکن اسے عام بادل نہ سمجھے یہ 10 کھرب کلومیٹر اونچا ہے اور اس کی روشنی عام روشنی نہیں ہے بلکہ الٹراوائیلٹ (Ultra Violet) شعاعوں سے روشن ہے۔ جو ایٹمی دھماکوں کی آگ سے زیادہ حرارت رکھتی ہیں بادلوں کا یہ ستون نئے ستاروں کے بننے کی جگہ ہے۔ سورج زمین سے جتنا دور ہے یہ بادل اس سے 40 کروڑ میل زیادہ فاصلے پر ہیں۔ ناسا (Nasa) کے ماہرین کے ہبل رسدگاہ نے ایک تصویر ایسی اتاری (دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر5) جس میں دو کہکشاؤں کے درمیان تصادم کے بعد کا منظر دکھائی دیتا تھا کارٹ ویل (Cart wheel) نامی کہکشاں زمین سے 50 کروڑ نوری سال کے فاصلے پر ہے۔ کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانے میں یہ ہماری دودھیا کہکشاں (Milky Way) کی طرح تھی اس میں لاکھوں ستارے چمکتے تھے اس کے ساتھ ہی ایک اور چھوٹی کہکشاں تھی پھر اچانک ایسا ہوا کہ ان دونوں میں ایک کہکشاں دوسری کے مرکز سے ٹکرا گئی اس تصادم سے نکلنے والی لہریں، گیس، راکھ اور خاک کے ساتھ 3 لاکھ کلو میٹر فی گھنٹہ (83 کلو میٹر فی سیکنڈ) کے حساب سے بلند ہوئیں اس تصادم کے نتیجے میں جو ٹکڑے ہوئے وہ دب کر بڑے بڑے ستاروں میں تبدیل ہو گئے۔ ان کی تعداد اربوں میں تھی تصویر میں نئے جنم لینے والے ستارے دھماکے کے گرد وائرے کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔ اور تباہ شدہ کہکشاں کے بالکل درمیان سے چکروار شعاعیں پھوٹ رہی ہیں جس سے لگتا ہے کہ یہ کہکشاں آہستہ آہستہ دوبارہ اپنی اصلی حالت پر آ رہی ہیں ماہرین کا خیال ہے کہ کائنات میں بعض ستارے خود کائنات سے بھی زیادہ پرانے ہیں ان سے کرہ ارض کی تشکیل کے بارے میں نظریات پر نظرثانی کی جا رہی ہے۔ ایک تصویر کہکشاں کے بالکل درمیانی حصے کی ہے اس بلیک ہول (Black Hole) میں 3 ارب سورجوں سے زیادہ روشنی مقید ہے جو خود اپنی حرارت سے پگھل کر سیاہ دھبے میں تبدیل ہو گئی۔

ہبل سے لی گئی تصاویر سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ کائنات 8 سے 12 ارب سال پرانی ہے۔

ہماری کہکشاں کا مرکز دس لاکھ سورجوں کی گرمی والا ہے۔ ہماری کہکشاں کے علاوہ بہت سی کہکشائیں 10 سے 18 بلین سال پہلے وجود میں آئیں اور شروع میں ہائیڈروجن اور ہیلیم (Helium) سے مرکب تھیں۔ ہماری کہکشاں (milky way) میں 100 بلین ستارے ہیں۔ جو اپنی کشش ثقل کی وجہ سے اکٹھے ہیں باقی 5 سے 10 فی صد گیس ہے اور مٹی کے ذرات برف سے ڈھکے ہوئے سلیکیٹ (Silicate) اور گریفائٹ (Grafite) ہے۔ قدیم ماہرین فلکیات کا خیال تھا کہ سورج اس کہکشاں کے وسط میں ہے 1917ء میں ایک امریکن ماہر فلکیات ہارلو شیپلے (Horlo Shaply) نے اس مفروضے کی قلعی کھول دی۔ اس نے مختلف پیمائشوں کے ذریعے معلوم کیا کہ ہمارا نظام شمسی مرکز سے ہٹا ہوا ہے۔ اب جدید تحقیق یہ ہے کہ سورج اپنی کہکشاں کے مرکز سے 23000 نوری سال دور ہے۔ اس سے سورج آدھے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلے پر واقع ہے اور وہ مرکز کہکشاں (Milky way) کے گرد 250 بلین (250000000) سالوں میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔ کچھ ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ اس کہکشاں کی طشتری کے کونوں سے اٹامک ہائیڈروجن (Atomic Hydrogen) گیس 80,000 نوری سالوں کے فاصلوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ (تصویر اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے) ہماری کہکشاں کے گھومتے ہوئے بازوؤں میں سے (Perseus) پرسی ایس اور (Sagittarius) سائیٹارس اور (Carina) کارنیا کے درمیان ایک چھوٹی سے ڈھیلی ڈھالے حصے میں واقع ہے اس حصے کو اورائن سپر (Orion Spur) کہتے ہیں۔ ہماری کہکشاں کا مرکز ایک ٹربائن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

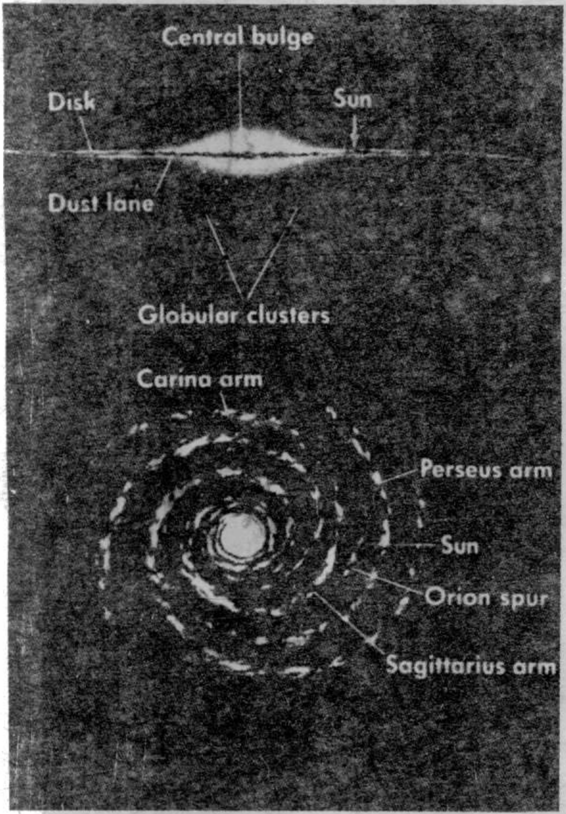

(Turbine) کی طرح گھوم رہا ہے اس کا مرکز ما لیکیول گیس کے ایک بڑے دائرے میں ہے جس کا فاصلہ 15000 نوری سال ہے اور ہماری کہکشاں کے بالکل اندرونی حصے کا قطر دس نوری سال ہے۔
سامنے تین تصاویر ہماری کہکشاں (Miky Way) کی مختلف ذرائع سے لی ہوئی ہیں۔
قرآن حکیم نے انہیں کہکشاؤں کو سبع السموات کہا ہے یعنی بے شمار کہکشائیں (Galaxies) قارئین کرام کی آسانی کے لئے چند قرآنی آیات پیش خدمت ہیں۔ بظاہر تو ایسے معلوم ہوگا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں تضاد ہے لیکن سابقہ تصاویر اور وضاحتوں سے یہ معمہ حل ہو جاتا ہے کہ ان آیات میں کوئی تضاد نہیں۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ (حم السجدة - ١١)

ترجمہ: اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ حالانکہ وہ اس وقت دھواں تھا پس اس نے آسمان اور زمین کو حکم دیا کہ تم بخوشی یا بہ کراہت حاضر ہو دونوں نے عرض کی کہ ہم بخوشی حاضر ہیں پس اس نے دو دن میں اس کو سات آسمان بنا دیا اور ہر (ہر) آسمان میں بذریعہ وحی اس کا "امر" پہنچا دیا اور دنیا کے آسمان کو ہم نے ستاروں (کے چراغوں) سے زینت دی اور اس کی نگہبانی (بھی کی) یہ زبردست صاحب علم کی قرارداد ہے"۔

ان آیات میں "السمآالدنیا" دنیا والے آسمان سے مراد ہماری کہکشاں (Milky way) ہے۔ (دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر 7)۔

ایک اور آیت ملاحظہ کیجئے

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (الرحمن ٣٧)

ترجمہ: پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب سرخ نری کی طرح لال ہو جائے گا۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ (التكوير - ١١)

ترجمہ: اور جب کہ آسمان (اپنے مقام سے) کھینچ لیا جائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ (فاطر ٤١)

ترجمہ: بے شک اللہ آسمانوں کو اور زمین کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ یہ (اپنی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں اور اگر یہ (اپنی جگہ سے) ٹل جاتے تو اس کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو ان کو روک لیتا یقیناً" وہ بڑا بردبار (اور) بخشنے والا ہے۔

ان کہکشاؤں (Galaxies) کو ایک مضبوط نظام میں جکڑا ہوا ہے اور سب اپنے اپنے راستے پر چل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں مجال ہے کہ ادھر ادھر ہو جائیں۔

ایک اور آیت ملاحظہ ہو۔

وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡكُوۡمٌ (الطور - ٤٤)

ترجمہ: اگر کوئی آسمان کا ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو یہ کہیں کہ یہ تو جما ہوا بادل ہے۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيۡنٰهَا بِاَيۡىدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ (الذریت - ٤٧)

ترجمہ: اور آسمان کو ہم نے ہی اپنے دست قدرت سے بنایا ہے اور ہم ہی اس کو وسعت دینے والے ہیں۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے قارئین کہ کس طرح یہ کہکشائیں ایک دوسرے سے دور بھاگ رہی ہیں اللہ تعالیٰ ہی ان کو وسعت دینے والا ہے۔ قرآن نے چودہ سو سال پہلے یہ بات بتا دی کہ کہکشائیں پھیل رہی ہیں

وَيُمۡسِكُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَى الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ (الحج - ٦٥)

ترجمہ: اور وہی تو آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر جب اس کا حکم ہو گا۔

اب کچھ آیات ان کہکشاؤں یا سبع سموات کے بارے میں ملاحظہ ہوں کہ قیامت کے دن کیا ہو گا۔

وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتۡ اَبۡوَابًا (النبا - ١٩)

ترجمہ: اور آسمان کھول دیئے جائیں گے تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے۔

ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا . رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰهَا
(النزعت - ٢٢-٢٧)

ترجمہ: بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کہ اسی نے اس کو بنایا اس کی چھت کو خوب اونچا رکھا پھر اسے درست کیا۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ (التکویر - ١١)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جس وقت آسمان کا چھلکا اتارا جائے گا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ (الانفطار - ۱)

ترجمہ: جب آسمان ترخ جائے گا اور تارے جھڑ پڑیں گے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (الانشقاق - ۱)

ترجمہ: جب آسمان پھٹ جائے گا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ (البروج - ۱)

ترجمہ: برجوں والے آسمان کی قسم۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (الطارق - ۱۱)

ترجمہ: چکر کھانے والے آسمان کی قسم"۔ ہماری کہکشاں بھی چکر کھا رہی ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی کچھ اور ہیں۔

وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ (الغاشية - ۱۸)

ترجمہ: "اور کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے"۔

ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (البقرة - ۲۹)

ترجمہ: "پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار بنا دیے"

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(ابراهيم - ۴۸)

ترجمہ: "جس دن یہ زمین بدل کر دوسری زمین کر دی جائے گی ور اسی طرح آسمان اور سب لوگ یکتا قہار خدا کے روبرو اپنی اپنی جگہ نکل کھڑے ہوں گے"۔

يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا (الطور - ۹)

ترجمہ: "اور جس دن آسمان چکر لگانے لگے گا"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (الذریت - ۷)

ترجمہ: "اور آسمان کی قسم جس سے رستے ہیں"۔
قارئین کرام رستے وہی ہوتے ہیں جہاں دروازہ وغیرہ ہو اب ایک دوسری آیت ملاحظہ کیجئے۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ زَيَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْج
(ق - ۶)

ترجمہ: "تو کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان پر نظر نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیونکر بنایا اور اس کو کیسی زینت دی اور اس میں کہیں سوراخ تک نہیں"۔
اس آیت میں ایک مختلف کہکشاں (Galaxy) کا ذکر ہے جس میں کوئی سوراخ نہیں۔ ایسی کہکشاں اس کائنات میں موجود ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ
(المومنون - ۱۷)

ترجمہ: "اور ہم ہی نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ آسمان بنائے اور ہم مخلوقات سے بے خبر نہیں"۔
قارئین ایک مفسر نے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے یوں لکھا ہے کہ (اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کر کے) یہ ہماری زمین ہے اور دوسرے ہاتھ کو اس کے اوپر رکھا اور کہا کہ یہ ہمارا پہلا آسمان ہے اور اس کا اوپر والا حصہ دوسری زمین ہے اور اس کے اوپر والا حصہ اس کا آسمان اس طرح یہ سات آسمان پیاز کی طرح تہ بہ تہ بنے ہیں۔ قارئین کرام دیکھا آپ نے کہ اس مفسر نے کیسی من گھڑت تفسیر پیش کی ہے۔ کچھ اور آیات ملاحظہ فرمائیں۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا (الفرقان - ۲۵)

ترجمہ: "اور جس دن آسمان بدلی کے سبب سے پھٹ جائے گا اور فرشتے کثرت سے (جوق در جوق) نازل کئے جائیں گے"۔
قارئین اس سے پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ ایک کہکشاں کے ساتھ ایک چھوٹی کہکشاں ٹکرائی جس سے زبردست دھماکا اور حدت پیدا ہوئی اور بہت بلند گرم گیس کے بادل بلند ہوئے جن کی بلندی کھربوں کلومیٹر ہے۔ اسی طرح ہماری کہکشاں (milky way) کے ساتھ بھی کئی چھوٹی کہکشاں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکرانے کو خارج از امکان نہیں دیا جاسکتا۔ غالباً کسی چھوٹی کہکشاں کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَ جَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا وَ قَمَرًا مُنِيْرًا

ترجمہ: "بابرکت ہے وہ خدا جس نے آسمان پر برج بنائے اور ان میں (آفتاب کا) چراغ اور جگمگاتا چاند بنایا۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءِ سَقْفًا مَحْفُوْظًا (الانبياء - ٣٢)

ترجمہ: "اور ہم نے ہی آسمان کو چھت بنایا جو ہر طرح محفوظ ہے"۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ(لقمن - ١٥)

ترجمہ: تم انہیں دیکھ رہے ہو کہ اسی نے بغیر ستون کے آسمانوں کو بنا ڈالا۔ اور اسی نے زمین پر ہر طرح چل پھر کرنے والے جانور پھیلائے اور اسی نے زمین پر پہاڑوں کے لنگر ڈال دیے کہ تمہیں لے کر کسی اور طرف جنبش کرے"۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ . يغشى الناس هذا عذاب اليم (الدخان - ١٠)

ترجمہ: "تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر بظاہر دھواں نکلے گا لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ دردناک عذاب ہے"۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ

ترجمہ: "جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح خطوں کا طومار"۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (الذاريات - ٧)

ترجمہ: اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں"۔

يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا (الطور - ٩)

ترجمہ۔ اور جس دن آسمان چکر کھانے لگا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبع سموٰت طباقاً ۖ ما ترىٰ في خلق الرحمٰن من تفوت ۔ فارجع البصر هل ترىٰ من فطور ۔ ثم ارجع البصر كرتين ينقلب اليك البصر خاسئا و هو حسير ۔ ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح و جعلناها رجوما للشيطين ۔ واعتدنا لهم عذاب السعير (الملك - ٥)

ترجمہ: "جس نے سات آسمان تلے اوپر بنا ڈالے بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر نظر آئی ہے تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ پھر دوبارہ آنکھ اٹھا کر دیکھ تو (ہر بار تیری) نظر ناکام اور تھک کر تیری طرف پلٹ آئے گی اور ہم نے نیچے والے آسمان (ہماری کہکشاں (Milky Way کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی ہے اور ہم نے ان کو شیطانوں کے مارنے کا آلہ بنایا ہے اور ہم نے ان کے لئے دھکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

قارئین کرام ملاحظہ کیا آپ نے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اوپر نیچے سبع یعنی بہت سی کہکشاؤں کو خلق کیا اور زمین والے آسمان یعنی ہماری کہکشاں (Milky Way) کو ستاروں سے مزین کیا ہے۔ ہماری کہکشاں میں کھربوں ستارے ہیں اور ہمارے نظام شمسی جیسے بہت سے نظام ہائے شمسی موجود ہیں سامنے والی تصویر ملاحظہ ہو۔

اب ایک عجیب آیت ملاحظہ کیجئے:

وانشقت السماء فهي يومئذ واهية ۔ والملك على ارجائها ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمنية (الحاقة ١٦ - ١٧)

ترجمہ: "اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن بہت پھس پھسا ہو گا اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے۔

يوم تكون السماء كالمهل ۔ وتكون الجبال كالعهن (المعارج - ٩)

ترجمہ: جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کا سا ہو جائے گا اور پہاڑ دھنکے ہوئے اون سا

الم تر كيف خلق الله سبع سموٰت طباقا وجعل القمر فيهن نورا وجعل الشمس سراجا (نوح - ١٦)

ترجمہ: "کیا تم نے غور نہیں کیا کہ خدا نے سات آسمان اوپر تلے کیونکر بنائے اور اسی نے ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو روشن چراغ"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ (المومنون - ١٧)

اور ہم ہی نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ آسمان بنائے"

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ، كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُوْلاً (المزمل - ١٨)

ترجمہ: "جس دن آسمان پھٹ پڑے گا اور اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا"۔

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءِ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَ شُهُبًا . وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ، فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا
(الجن - ٩)

ترجمہ: اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو بھی قوی نگہبانوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (باتیں) سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ مگر اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لئے شعلہ تیار پائے گا"

ہماری کہکشاں (Galaxy) میں پہلے کچھ مقامات ایسے تھے جہاں جنات بیٹھا کرتے تھے لیکن اب گرمی اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہاں بیٹھنا دشوار ہے۔

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا . وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا (النبا- ١٢)

ترجمہ: "اور تمہارے اوپر مضبوط سات (آسمان) بنائے اور ہم نے (سورج) کا روشن چراغ بنایا"۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهِ (الزمر - ٦٧)

ترجمہ: اور سارے آسمان (گویا) اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے"۔

جوں جوں کائنات پھیل رہی ہے ایک وقت آئے گا کہ وہ پھٹ جائے گی جیسے غبارہ اور لپیٹ دی جائے گی (Collapse) ہو جائے گی۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (الطارق - ١١)

ترجمہ: "چکر کھانے والے آسمان کی قسم"۔ یہ ایسی کہکشاں کا ذکر ہے جو ہماری کہکشاں کی طرح چکر کھا رہی ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ (البروج - ١)

ترجمہ: "برجوں والے آسمان کی قسم"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ...

ترجمہ: "جن لوگوں نے ہماری آیت کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی نہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت ہی میں داخل ہوں گے"۔

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ...(هو - ١٠٨)

ترجمہ: تو جو لوگ بد بخت ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے اور اسی میں ان کی ہائے وائے اور چیخ وپکار ہوگی اور وہ لوگ جب تک آسمان و زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب تمہارا پروردگار (نجات دینا چاہے) بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اور جو لوگ نیک بخت وہ تو بہشت میں ہوں گے (اور جب) تک آسمان اور زمین (باقی ہیں) وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ مگر جب تیرا پروردگار چاہے یہ وہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی"۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(ابراهيم - ٤٨)

ترجمہ: "جس دن یہ زمین بدل کر دوسری زمین کر دی جائے گی اور اسی طرح آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ یکتا قہار خدا کے روبرو (اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں"۔

موجودہ زمین و آسمان تلف (Collapse) ہو جائیں گے اور ان کی جگہ دوسرے زمین و آسمان لے لیں گے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ (بني اسرائيل - ٤٤)

ترجمہ: ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) اس کی تسبیح کرتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں اور زمین میں مخلوق پیدا کی ہے جو اس کی حمد کرتی ہے"۔

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (بني اسرائيل - ٥٥)

ترجمہ: اور جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور زمین پر ہیں سب کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے"۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: "سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے بہتیرے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اس میں مختلف قسموں کی تاریکی اور روشنی بنائی"۔

تَنْزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى . اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (طه ٥،٤)

ترجمہ: قرآن اسی کی طرف سے نازل ہوا جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کو پیدا کیا وہ رحمن ہے جو عرش پر آمادہ و مستعد ہے"۔

قارئین کرام یہ چند آیات قرآنی اس لئے پیش کی گئی ہیں کہ اس چیز کا اندازہ ہو سکے کہ سبع السموات سے مراد بے شمار کہکشائیں ہیں جو مختلف اشکال کی ہیں اور مختلف جسامت کی اور مختلف حالتوں میں۔

اس باب کو ختم کرنے سے پہلے ایک دفعہ پھر اپنی کہکشاں (Milky Way) کے بارے میں چند باتیں پیش خدمت ہیں اس کہکشاں میں ہمارا نظام شمسی ہے جس میں ایک سورج اور 9 سیارے ہیں جو مختلف فاصلوں پر سورج کے گرد چکر لگا رہے ہیں مثلاً" زمین 9300000 میل کے فاصلے پر ہے اور 365 دنوں میں سورج کا ایک چکر 20 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے اور اپنے مدار پر 1000 میل فی گھنٹہ گھومتی ہے اور یہ نظام شمسی 200 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چکر کھا رہا ہے اور ہماری کہکشاں باقی کہکشاؤں کی طرح 100 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ایک مرکز کے گرد گھوم رہی ہے۔

ہمارا سورج کہکشاں کے مرکز سے 12491098000,000,000 میل دور ہے اور کہکشاں کے مرکز کے گرد 25 کروڑ سالوں میں ایک چکر لگاتا ہے۔

زحل جو سورج کا ایک سیارہ ہے 75 سالوں میں سورج کا ایک چکر پورا کرتا ہے۔

ہماری کہکشاں کے علاوہ Galaxy M 87 ہے جس کا (maas) پانچ بلین (5000000000) سورجوں کے برابر ہے۔

ان کے علاوہ ایک Pulsar ایک Neutron star ہے جس میں کشش ثقل نے اس کو بہت زیادہ سیکڑ دیا ہے اس کے ایک چٹکی بھر ملبے کا وزن 100 بلین 100000000 ٹن ہو گا۔

پھر Cygnus x-1 ہے جو ایک Black hole ہے۔ (دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر 10

پھر Endromeda ہے جو ہم سے کئی کروڑ نوری سال دور ہے۔

ہماری اپنی کہکشاں کے اندرونی حصے کا قطر 10 نوری سال ہے اور اس کا ایک بازو 200.000

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میل فی گھنٹہ کی رفتار سے باہر کو پھیل رہا ہے اس اندرونی مرکز کا محیط 184,350,540000,000 میل ہے۔

قارئین کرام تخلیق کائنات کے بارے میں یہ مواد مختلف رسالوں جریدوں اور کتابوں سے اکٹھا کرکے آپ کی خدمت میں اس لئے پیش کیا ہے تاکہ خدا کی عظمت اور قدرت اور طاقت کا کچھ اندازہ کرسکیں کہ وہ خدا کس قدر عظیم ہے جس نے اتنی بڑی اور بیکراں کائنات تخلیق کی اور کر رہا ہے اور نہ معلوم یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ یہ بسیط کائنات ایک مربوط نظام میں بندھی ہوئی ہے اور Cosaur اور Pulsars سے لے کر ایٹم کے 100 ویں حصے تک ہر چیز اللہ کی گرفت میں ہے۔ کشش ثقل۔ فاصلہ اور کمیت کا یہ فارمولا پوری کائنات پر حاوی ہے۔ یعنی قوت ثقل کا دو مادی اشیاء کو حاصل ضرب تقسیم ان دونوں کے درمیانی فاصلے کا مربع آپس میں تناسب معکوس ہیں۔

$$F_c \alpha = \frac{m1\ m2}{d2}$$

اس کی وضاحت ایک مثال سے کی جاتی ہے۔ زمین کا فاصلہ سورج سے 93,000,000 میل ہے اور اس کی کمیت بھی مخصوص ہے اور یہ سورج کے گرد 20 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چکر لگاتی ہے۔ اگر اس کی کمیت گھٹ جائے تو یہ خلا میں چلی جائے گی اور اگر اس کی کمیت بڑھ جائے تو سورج میں جاگرے گی۔ اگر اس کا فاصلہ سورج سے کم ہو جائے تو سورج میں جاگرے گی اگر زیادہ ہو جائے تو خلا میں غائب ہو جائے گی اگر اس کی رفتار کم ہو جائے تو سورج میں جاگرے گی اور اگر زیادہ زیادہ ہو جائے تو اپنے مدار سے ہٹ جائے گی اور خلا میں غائب ہو جائے گی۔ اس طرح پوری کائنات ایک مربوط نظام میں جکڑی ہوئی ہے۔ کمیت۔ فاصلہ اور رفتار ہر چیز کو جکڑے ہوئے ہیں۔ کتنی عظیم ہے اس خدا کی ذات جس نے یہ کائنات تخلیق کی۔ تو قارئین کرام اس باب کا مقصد کائنات کے بارے میں سائینسدانوں کی تحقیق اور قرآن کی وضاحت معرفت خدا کا ایک ذریعہ سمجھ کر لکھ دیا ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

اس بات کو ختم کرنے سے پہلے سویڈن کے نوبل انعام یافتہ سائنسدان ہنس الفین (Alfven Hannes) کی تحقیق کے بارے میں کچھ عرض کرتا ہے اس سائنسدان نے پلازمہ (Plasma) اور میگنیٹک فیلڈ (Magnatic Field) کے ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے کے بارے میں کام کیا ہے اس کا خیال ہے کہ (Big Bang) والی تھیوری بالکل غلط ہے کیونکہ مادے کا اس طرح اکٹھا ہونا اس تھیوری کی نفی کرتا ہے۔ اس ماڈل میں کائناتی مواد کا اس طرح اکٹھا ہونا دکھایا گیا ہے۔ یہ 2 بلین نوری سال لمبا ماڈل ہے اور اس کا مرکز ہماری کہکشاں (Milky Way) ہے۔ سبز رنگ کے جھمگٹے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپر کلسٹر (Super Cluster) ہیں۔ مادے کے اس طرح کے پھیلاؤ کو بجلی کی رو جو بے حد گرم مادے (Plasma) کے اندر چلتی ہے اور ایک میگنیٹک فیلڈ (Magnetic field) بناتی چلی جاتی ہے۔ (دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر8) خلائی تحقیق سے بھی ان خیالات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ بجلی کی رو اور میگنیٹک فیلڈ (Magnetic field) خلا میں موجود ہے۔ پہلے یہ زمین کے گرد دریافت ہوئیں بعد میں Voyager (جو خلائی جہاز ہے) نے زحل و مشتری اور یورانس (Uranas) (Jupitor, Saturn, کے گرد بھی یہ بجلی کی لہریں اور جھلملاتی جالیاں (Filaments) دیکھیں۔ آج کوئی بھی ان بجلی کی لہروں اور میگنیٹک فیلڈ کی اہمیت سے انکار نہیں کرتا جو انہوں نے نظام شمسی کی تشکیل میں ادا کیں۔ اب سبھی اس بات سے متفق ہیں کہ Elven کی جھالریں (Filaments) یہ بات ثابت کرتی ہیں کہ سورج آہستہ آہستہ کیوں گھومتا ہے اور اگر یہ صرف قوت ثقل (Gravitation) ہی ہوتی تو سورج تیز گھوم رہا ہوتا یہ جھالریں جو ابتدائی سورج کے ساتھ منسلک تھیں انہوں نے سورج کی رفتار کو ست کر دیا اور اپنی Spin دوسرے سیاروں کو دے کر خود سکڑ کر ایک کرہ بن گیا۔ ہماری کہکشاں (Milky Way) کے مشاہدے نے بعض شک کرنے والے (Astrophysicist) کو یقین دلا دیا کہ یہ بجلی کی جھالریں پوری کائنات میں پھیلی ہیں (دیکھیں رنگین صفحات تصویر نمبر9) (Big Bang) تھیوری کو گو یہ بات ایک Challenge کی حیثیت رکھتی ہے لیکن کچھ باتیں صرف (Big Bang) تھیوری کو ماننے ہی سے سمجھ میں آتی ہیں۔ اس مفروضے (Theory) نے یہ کہا کہ تمام کہکشائیں ایک دوسرے سے دور بھاگ رہی ہیں۔ جو بڑے دھماکے کا نتیجہ ہے۔ اور یہ کہ کائنات ابھی تک پھیل رہی ہے۔ زمین پر بھی (microwave Photons) کی بوچھاڑ ہر طرف سے ہو رہی ہے۔ یہ بھی اسی مفروضے (Big Bang) کو تقویت دیتی ہیں۔ اور ایک بات یہ بھی ہے کہ کائنات میں (Helium) ہیلیم زیادہ ہے جو موجودہ ستاروں کے اندر نہیں بن سکتی تھی۔ ہیلیم (Helium) ہائیڈروجن Hydrogen سے Big Bang کے وقت بنی۔

اب اس باب کو ختم کیا جاتا ہے کیونکہ اس پر اسرار کائنات کی تخلیق کے بارے میں سو فیصد علم ابھی ہمارے بس میں نہیں۔ لیکن تاحال (مارچ 1996ء تک) جو مولو سائنس کی مدد سے ہمیں ملا ہے اس کا مختصر سا جائزہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ جوں جوں خلائی تحقیق ترقی کرے گی اس کائنات کی تخلیق پر زیادہ روشنی ڈالے گی۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

نتیجہ: قارئین کرام جس طرح مادہ توانائی (Energy) میں تبدیل ہونے کا فارمولا آئن سٹائن نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

$E=mc^2$ بتایا تھا اسی طرح کچھ ایسی ہی بات غیر مادے کا مادے میں تبدیل ہونے کی ہے۔ غیر مادہ جب مادے میں تبدیل ہوا اسی کا نام (Big Bang) ہے۔ یہ غیر مادہ کیا ہے صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ایک نقطے کے برابر جب یہ غیر مادہ پھٹا تو کھربوں ٹن مادہ وجود میں آگیا جس سے یہ کائنات بنی ہے۔

سیاہ مادہ (Black Matter) سائنسدانوں نے معلوم کر لیا ہے کہ سیاہ مادہ کائنات میں موجود ہے اس نے تمام مادی کہکشاؤں۔ نظامہائے شمسی اور سیاروں اور ستاروں کو گھیرا ہوا ہے۔ اس طرح تمام کائنات اسی Black Mattter میں گھری ہوئی۔ **وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ**۔ اللہ کی کرسی نے پوری کائنات کو یا اسی سیاہ مادے (Balck Matter) نے گھیرا ہوا ہے لیکن یہ سیاہ مادہ نظر نہیں آتا۔

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے (Dauglas Lin) ڈگلس لن نے اس سیاہ مادے کی موجودگی کا ٹھوس ثبوت پیش کیا اس نے اپنی کہکشاں (Milky way) اور اس کے نزدیک ترین دوسری کہکشاں کی درمیانی کشش کے اصول سے اپنی کہکشاں کا وزن معلوم کیا تو وہ 600 بلین سورجوں کے برابر تھا یہ وزن اپنی کہکشاں کے وزن سے پانچ سے دس گنا زیادہ ہے اس طرح نظر نہ آنے والا سیاہ مادہ ایک ہالے کی طرح جس کا قطر 300000 نوری سال ہے ہماری کہکشاں کے گرد لپٹا ہوا ہے۔ اسی طرح ہماری ہمسایہ کہکشاں (Large Magellanie Cloud) بھی اسی سیاہ مادے میں لپٹی ہوئی ہے۔

ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ ہماری کہکشاں اور اڑوس پڑوس کی ہزاروں کہکشائیں 360 میل فی سیکنڈ کی رفتار ایک نہائت ہی بڑے (Gallactic Matter) جسے (Great Attractor) کہتے ہیں کے مرکز کی طرف کھنچ رہی ہیں۔

اس (Great Attractor) کی کمیت (Mass) بیس ہزار ٹریلین سورجوں (20000000000000000) کے برابر ہے۔

اس کے بعد ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ (Great Attractor) بھی حرکت میں ہے اور اپنے سے 10 گناہ بڑے (Mass) کی طرف متحرک ہے۔ اور اس طرح ایک بہت بہت بڑے خدائی مرکز کے گرد چکر لگا رہی ہیں گو شروع میں پوری کائنات نہائت ہی زبردست دباؤ کے نیچے ایک ایٹم (Atom) سے بھی کم جگہ میں سکڑی ہوئی تھی اس زبردست دباؤ کی وجہ سے اس کا درجہ حرارت (Million Trillion Trillion) درجہ تھا۔ عام مادہ اس درجہ حرارت پر برقرار نہیں رہ سکتا اس لئے جب یہ ذرہ (Speck) (Big Bang) سے پھٹا تو پہلے ہی سیکنڈ میں پروٹانز (Protons) نیوٹران (Neutrons) اور الیکٹران (Electrons) معرض وجود میں آگئے اور جب کائنات کی عمر 300000 سال ہو گئی تو روشنی (Photons) مادے سے جدا ہو کر خلا میں سفر کرنے لگی۔ اور روشنی کی وجہ سے ہمیں مادی کائنات نظر آنے لگی لیکن سیاہ مادہ جس نے ساری کائنات کو گھیر رکھا ... گرفت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا ہوا ہے ہمیں نظر نہیں آتا۔ سائنسدان تجربات کر رہے ہیں اور کسی نہ کسی وقت ہی بھی معلوم ہو جائیگا کہ یہ زبردست چیز کیا ہے اس سے کائنات کی تخلیق کا حتمی طور پر پتہ چل سکے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارتقاء(Evolution)

پچھلی چند صدیوں میں موجودہ مخلوق کے بارے میں مختلف نظریات معرض وجود میں آئے چونکہ ان نظریات کی تصدیق سائنسی مشاہدات پر مبنی نہ تھی لہذا وہ متروک سمجھی گئیں۔ الہامی کتب نے زندہ چیزوں کی تخلیق کی طرف اشارہ تو کیا لیکن انسانی عقل اتنی پختہ نہ تھی کہ ان اشارات کو صحیح طور پر سمجھ سکے۔ ایک بات قابل ذکر ہے کہ (Creation Special) کا نظریہ توریت کے زمانے میں بھی موجود تھا اس نظریے کی بنیاد اس بات پر تھی کہ "خدا نے دنیا کو چھ دنوں میں بنایا اور آدمی بعد میں آیا"۔ (Special Creaion) کا نظریہ یہ ہے کہ ہر جاندار (کیڑے مکوڑے، سمندری مخلوق، پرندے، جنگلی جانور، درخت، گھاس اور کائی وغیرہ) اسی طرح وجود میں آئے جیسے کروڑوں اربوں سال پہلے تھے ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور یہ جانور اور پودے اربوں سال بغیر کسی تبدیلی کے نسل در نسل چلے آرہے ہیں اور ان میں کوئی تغیر(Mutation) نہیں ہوا۔ ابتدائی انسانی نسلوں کے پاس کئی دیو مالائی قصص تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ انسان اور جانور مافوق الفطرت طاقتوں نے پیدا کیے ہیں۔ حتیٰ کہ آخری صدی عیسوی تک اکثر سائنسدان جیسے لینائیس (Linnaeus) کوویر (Cuvier) ایگاسیس (Agassiz) اور اوون (Owen) کو یقین تھا کہ انواع الگ الگ حالت میں تخلیق ہوئیں۔ کوویر کا خیال تھا کہ جو حجری ڈھانچے نہیں مل رہے ان کی وجہ قدرتی آفات ہیں۔ جیسے طوفان نوح۔ اور ہر قدرتی آفت کے بعد دنیا نئے سرے سے پیدا ہوئی۔ (بس) قدرتی آفات پر اعتقاد کا خاتمہ سکاٹ لینڈ کے ایک ماہر ارضیات نے کیا جس کا نام چارلس لائیل (Charles lyell) ہے اس نے ثابت کیا مٹی کی تہہ میں بیٹھ جانا (Sedimentation) بہہ جانا (Erosion) اور اتھل پتھل ہونا ایک مسلسل عمل ہے۔

ا-لنکز،مندر (Anaximander) اور ایمپی ڈو کلیس (Empedocles) اور ارسطو (4-6 قبل مسیح) اس نتیجے پر پہنچے کہ جاندار شاید الگ الگ پیدا نہیں ہوئے بلکہ ایک تسلسل میں پیدا ہوئے۔ ازمنۂ وسطیٰ میں جب یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا مسلمان مفکرین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن طفیل، ابن ماجہ، ابو نصیر فارابی اور ابن مسکویہ وغیرہ نے شمالی افریقہ اور سپین میں ارتقاء کے نظریے کے ضمن میں کچھ مشاہدات جمع کئے تھے۔ مسلمان علم کیمیا میں پیش رو تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ بے جان اور جاندار مادے میں بنیادی عناصر ایک ہی قسم کے ہیں تو ان کو ارتقاء پر یقین ہوگیا۔

ڈاکٹر سٹوکل (Stokel) اپنی شہرہ آفاق کتاب "تاریخ فلسفہ" (History of Philosophy) میں لکھتے ہیں کہ مشہور مسلمان فلسفی ابن ماجہ (Aven pace) ابن طفیل (Abne-Bneer) اور ابن رشد (Averross) اپنی تصانیف میں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انسان درجہ بدرجہ ارتقائی عمل سے گزر کر وجود میں آیا ہے۔ فرانسسکو ریڈی (Redi Francessco) پہلا اٹلی کا سائینسدان تھا جس نے تجربات کی مدد سے (Special Creation) کے نظریے کو باطل قرار دیا اور ثابت کر دیا کہ جاندار غیر جاندار سے پیدا نہیں ہوتا۔ اس نے تجربہ سے ثابت کر دیا کہ اگر گوشت کو ڈھک کر رکھا جائے اور اس پر مکھیاں نہ بیٹھنے دی جائیں تو اس میں کیڑے پیدا نہیں ہوتے۔

بفن (Buffen) ایک فرانسیسی ماہر حیاتیات (1707-1780) نے کہا کہ ماحول کی وجہ سے جانوروں میں تبدیلیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور موجودہ کوئی بھی جانور اپنے آبائی وارثوں سے جا ملتا ہے۔ لیمارک (Lamarck) (1744-1829) ایک فرانسیسی نے یہ نظریہ پیش کیا کہ مختلف انواع کے جانوروں میں ایک تسلسل موجود ہے اور شکل اور بناوٹ میں درجہ بدرجہ ترقی ہو رہی ہے۔ اس کے اپنے الفاظ میں اس کا نظریہ یہ ہے۔ "ماحول جانوروں کی شکل وہیئت میں تبدیلیاں لاتا رہتا ہے۔ مسلسل اور لگاتار "استعمال سے کچھ اعضا بڑھتے رہتے ہیں اور اگر کافی لمبے عرصہ تک ان اعضا کو استعمال نہ کیا جائے تو وہ اعضا چھوٹے رہ جاتے ہیں اور کبھی جھڑ بھی جاتے ہیں۔"

مثال نمبر ایک۔ پرندے زمینی جانور تھے جب اپنی خوراک پانی میں تلاش کرنے گئے تو پنجوں کو پھیلانا شروع کیا حتیٰ کہ اب بطخوں اور دوسرے آبی جانوروں کے پنجوں میں ایک جھلی بن گئی ہے جو پہلے نہ تھی۔

دوسری مثال۔ سانپ کی ٹانگیں ختم ہوگئیں کیونکہ بل میں سے گزرتے ہوئے اسے دقت پیش آتی تھی۔ گھاس میں سے گزرنے اور تنگ جگہوں سے گزرنے میں جو ٹانگوں سے رکاوٹ پیدا ہوتی تھی آہستہ آہستہ وہ ٹانگیں ختم ہوگئیں اور اب وہ آسانی سے رینگ سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری مثال۔ زرافہ پتے کھاتا ہے جب نیچے سے پتے ختم ہوگئے تو اس نے گردن کو لمبا کرنے کی کوشش شروع کی جوں جوں پتے اوپر ہوتے گئے زرافے نے اپنے گردن کھینچنی شروع کی اور آہستہ آہستہ اس کی گردن لمبی ہوتی گئی۔

جو لوگ مذہبی عقیدے کی بنا پر (Special Creation) کے قائل ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو جاندار مخلوق جیسے اب ہے ازل سے ویسے ہی خلق کی گئی ہے۔ جیسے تتلی، کیڑے مکوڑے، کتے بلی، شیر، چھپکلی، شیر ہرن وغیرہ۔ کروڑوں سال ایسے ہی پیدا کئے گئے تھے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی گویا ازل سے ہر چیز ویسے ہی تخلیق ہوئی جیسے اب ہے۔ ان کی تسلی کے لئے کچھ باتیں ان کے گوش گزار کرنی ہیں اگر ان کی بات درست ہوتی تو مندرجہ ذیل چند باتوں کا ان کے پاس کیا جواب ہے۔

(1) سب سے پہلے ناکارہ اعضا کا باقی رہنا۔

(Vestigial Organs) ہم دیکھتے ہیں کہ جانوروں میں سینکڑوں ایسے اعضا موجود ہیں جن کا اب کوئی استعمال نہیں۔ ان ناکارہ اعضا کی موجودگی بتاتی ہے کہ ازمنہ قدیم میں ان کا استعمال ہوتا تھا۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ جوں جوں ماحول میں تبدیلی آتی گئی ان اعضا کی ضرورت نہ رہی اور اب وہ عضو معطل کی صورت میں جانوروں میں موجود ہیں۔ انسانوں میں بیرونی کان کی حرکات کو کنٹرول کرنے والا پٹھا (Muscle) یا اپینڈکس (Appendix)۔ اس انگشت بھر آنت کا اب کوئی مصرف نہیں۔ ان ناکارہ یا معطل اعضا کی موجودگی بتا رہی ہے کہ (Special Creation) کا نظریہ درست نہیں یعنی جو جاندار چیز جیسے اب موجود ہے ابتدا میں ایسے ہی خلق کی گئی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آج ہمیں جانوروں میں سینکڑوں ایسے اعضا نظر نہ آتے جن کا استعمال اب نہیں رہا لیکن ان کی موجودگی بتاتی ہے کہ کبھی ماحول ایسا ہوگا کہ وہ استعمال میں آتے ہوں گے۔ بعض جانوروں میں تو عدم استعمال کی وجہ سے کچھ اعضا جھڑ گئے اور انہوں نے نئی شکل اختیار کرلی ہے بعض جانوروں میں نئے اعضا کی نشوونما ہو رہی ہے جیسے اونٹ اور زرافے کی گردن، قطبی ریچھ کی کھال کے بال وغیرہ وغیرہ۔

(2) جنین کی مشابہت

اگلے صفحہ پر دی گئی شکل میں آدمی اور خرگوش وغیرہ کے جنین میں بہت مشابہت پائی جاتی ہے اسی طرح مچھلی اور انسانی جنین میں ابتدا میں کافی مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد ایک تھے یہ تقسیم بعد میں ہوئی اور یہ کہنا کہ مچھلی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

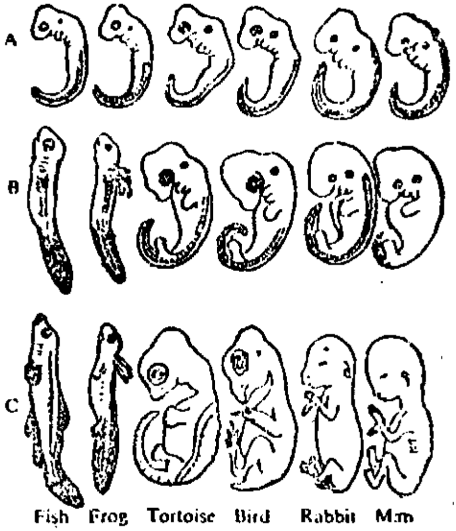

Fig. 63.—VERTEBRATE EMBRYOS.
Three stages of development.
Stage A—All embryos almost alike.
Stage B—Embryos differentiated to a certain extent.
Stage C—Species are recognisable.

آدمی، خرگوش، مرغا، چھپکلی ابتدا ہی سے اسی شکل میں پیدا کئے گئے تھے یہ درست نہیں۔ جنین(Embryos) بتا رہے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد مشترک تھے اور ماحول کی تبدیلی کی وجہ سے یہ الگ الگ ہوئے۔

(3)ڈھانچے

(Palaeontology) کھدائی کے بعد بعض جانوروں کے ڈھانچے (Skeletons) ملے ہیں جو موسم کی ناموافقت کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے اور اب معدوم ہیں۔ ارضی تبدیلیوں کی وجہ سے جھیلیں خشک ہوگئیں اور کئی قسم کے آبی جانور لقمہ اجل بن گئے۔ کچھ جانور شدید برفوں کی وجہ سے گھاس کی کمیابی سے مرگئے اور جو گوشت خور تھے وہ بھی ان گھاس کھانے والے جانوروں کی موت کے بعد بھوک سے ہلاک ہو گئے۔ سامنے والی تصویر میں دیکھیں کہ کتنے ہی جانوروں کے ڈھانچے ملے ہیں جو اب موجود نہیں اور اسی طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ موسموں کے تغیرو تبدل کی وجہ سے موجودہ نسلیں معدوم ہو جائیں گی اور جو نسلیں ماحول کی تبدیلیوں کا مقابلہ کر سکیں گی وہ زندہ رہیں گی۔ ان باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ (Special Creation) والا نظریہ درست نہیں جانداروں میں مسلسل تبدیلیاں آرہی ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Fig. 78.—SOME FOSSILIZED EXTINCT ANIMALS.

1.—Dodo, extinct since end of the 17th c.
2.—Passenger pigeon, extinct about 1900.
3.—European wild ox, extinct since late Middle Ages.
4.—Elephant adapted to glacial periods—Cainozoic Era.
5.—Hoofed herbivorous mammal—Cainozoic Era.
6.—Archaeopteryx, reptilian ancestor of birds—Mesozoic Era.
7.—Mollusc—Mesozoic Era.
8.—Tyrannosaurus, largest carnivore that ever lived on land, 47 feet long, 20 feet high—Mesozo
9.—Pterosaur—Mesozoic Era.
10.—Ichthyosaur—Mesozoic Era.
11.—Jelly-fish, 20 feet in diameter—Palaeozoic Era.
12.—Mollusc, 12 feet long—Palaeozoic Era.
13.—Cephalopod mollusc, 18 inch long—Mesozoic Era.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ماضی میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے، جس کا ثبوت وہ ڈھانچے ہیں جو اب روئے زمین پر نہیں پائے جاتے۔

ڈارون کا نظریہ ارتقاء

Darwin,s Theory of Evolution ڈارون (1809-1882) ایک انگریز نے اپنا شہرہ آفاق نظریہ پیش کیا جس کی انگریزی زبان میں تلخیص یہ ہے۔

1. Variations of all degrees are present among the individuals and species in nature

2. By the geometric ratio of increase the number of every species tend to become enormously large, yet the population of each remains approximately constant, because many individuals are eliminated by enemies, dibease, compitition, climate etc.

3. This involves a struggle for existense; individuals having variations unsuited to the particular conditions in nature are eliminated, whereas those variations are favourable will continue to exist and reproduce.

4. A process of Natural Selection is therefore operative which results in the "preservation" of the favoured races"

اس طرح ڈارون اور ویلس (Wallace) نے ماحول کو قدرتی چناؤ (Natural Selection) کی سب سے بڑی وجہ بتایا۔

اعتراضات

(1) اس نظریے پر پہلا اعتراض یہ ہے کہ تبدیلی (Mutation) کی کیا وجہ ہے جو جانوروں میں ہوتی ہے۔

(2) دوسرا اعتراض قدرتی چناؤ (Natural Selection) پر ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ عمل موجودہ جانوروں کی Weeding Out ہے تو پھر قدرتی چناؤ سے نئی چیز کیسے بن سکتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے

1. What is the cause of individual variations that occur amongst animalls.

2. The question is, if it is only prosess of weeding out of what already exists, how can natural selection create anything new.

ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کائنات میں ارتقاء کا عمل جاری وساری ہے۔ علامہ مشرقی کے تذکرہ میں مولانا روم نے اپنی مثنوی میں اس کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

آمدہ اول بہ اقلیم جماد۔ از جماوی در نباتی اوفتاد
سالہا اندر نباتی عمر کرد۔ وز جماوی یادنا ورد از نبرد
وز نباتی چو بحیواں اوفتاد۔ نامدش حال نباتی ہیچ یاد
خبرہماں میلے دارد سوئے آں۔ خاصہ در وقت بہار و ضیمران
ہم چنیں اقلیم تا اقلیم رفت۔ تاشد النوں عاقل و دانا و زفت
عقل ھائے اولنیش یاد نیست۔ ہم ازیں عقلش تحول کردنی ست
تار حدزیں عقل پر حرص ولاب۔ صد ہزاراں عقل بنید بوالعجب
گرچہ خفتہ گشت و ناسی شد زپیش۔ کے گزار ندش دراں نسیاں خویش
باز ازاں خوابش بہ بیداری کشند۔ کہ کند ہر حالت خود ریش خند

ترجمہ:۔

(1) پہلے انسان جمادات کی حالت (اقلیم) میں آیا اور اس کے بعد جماوی حالت سے نباتاتی حالت میں آگیا۔
(2) کئی سالوں تک اس نے نباتات کی حالت میں زندگی بسر کی اور اسکی جمادات کے ساتھ کشمکش کو یاد نہ کیا۔ یعنی اس حالت سے جو جدوجہد ہوئی اس کو یاد نہ رہی۔
(3) پھر جب وہ نباتات کی حالت سے حیوان کی حالت میں آیا تو پھر اسکو نباتات کی حالت میں سے کچھ یاد نہ رہا۔
(4) اب وہ پھر اسی کی طرف رجحان رکھتا ہے خاص طور پر بہار کے وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) اسی طرح وہ ایک حالت (ولایت) سے دوسری حالت میں گیا یہاں تک کہ اب وہ بڑا عاقل اور دانا بن گیا
(6) اس کو پہلے کی عقلیں یاد نہیں ہیں اور اسطرح اب وہ اس عقل سے بھی آگے ارتقاء کرنے والا ہے۔
(7) تاکہ وہ اس لالچی عقل سے رہائی پا جائے اور وہ لاکھوں حیران کن عقلیں دیکھے
(8) اگرچہ وہ عقل (شعور) سو گیا اور سامنے سے غائب ہوگیا لیکن اس کو یوں عالم فراموشی سے وہ اس کو کیسے چھوڑے
(9) پھر اس کو وہ اس خواب سے بیداری کی حالت میں لے آتے ہیں تاکہ وہ اپنی حالت پر طنزیہ ہنسی ہنسے۔

علامہ اقبال نے اپنے لیکچروں "Reconstruction of Religious thought in Islam" میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ارتقاء ایک کائناتی اصول ہے اور پوری کائنات ارتقائی عمل سے گزر رہی ہے یہ قانون ازل سے ابد تک جاری وساری رہے گا۔

کارل مارکس نے مادی جدلیات (Material dilectiss) میں بھی یہی بات کہی ہے۔ ارتقاء ایک ابدی قانون ہے جو پوری کائنات میں جاری اور ساری ہے اور اسے ایک اعلیٰ اور ارفع مقصد کی طرف لے جارہا ہے۔

ارتقاء کو سمجھنے کیلئے زمین پر ارتقاء کو مختلف ادوار میں تقسیم کرنا ہوگا۔ تاکہ اس کائناتی عمل کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

(1) پہلا دور (Azoic) 5 ارب سال سے 3 ارب سال تک اس دور میں کوئی زندگی نہیں جغرافیائی حالات شدید تھے

(2) دوسرا دور (Proterozoic) 2 سے ڈیڑھ ارب سال - کوئی زندگی نہیں۔ زمین ٹھنڈا ہونا شروع ہوئی۔

(3) تیسرا دور (Palaeozioc) ایک کروڑ 30 لاکھ سال سے 30 لاکھ سال۔ قدیم زندگی شروع ہوئی۔ سمندروں کے کنارے بجلیوں کے کوندنے سے (Amino Acids) پیدا ہوئے۔

(4) چوتھا دور (Mesozoic) ایک کروڑ تیس لاکھ سال سے 75 لاکھ سال تک۔ (دیکھیں تصویر سامنے صفحہ پر) اس دور میں درمیانے درجے کی زندگی کا آغاز ہوا۔

(5) پانچواں دور (Cainozaie) 75 لاکھ سال سے لے کر موجودہ دور تک۔
سب سے پہلے سمندر کے کنارے سیاہ سڑی ہوئی کیچڑ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاءٍ مَّسْنُوْن (ص ۷۳-۷۱) صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (الرحمن
- ۱۴) مِنْ حَمَاءٍ مَّسْنُوْن (الحجر ۲۵-۳۲) مِنْ تُرَابٍ (کهف ۳۶)
وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ .(السجدة- ۷) من طين لا رب (والصفت ۱۱

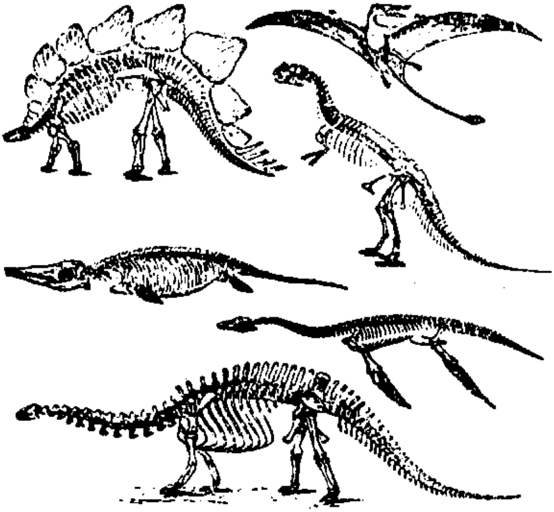

Fig. 87.—MESOZOIC REPTILES.

(a) Dinosaur (Stegosaurus).—18 feet long.
(b) Dinosaur (Ceratosaurus).
(c) Dinosaur (Brontosaurus).—length 87½ feet, weight 35 ton s.
(d) Ichthyosaur-marine, 30 feet long.
(e) Plesiosaur.—marine, length up to 50 feet.
(f) Pterosaur.—flying reptile.

.(2) The second reptilian stock was ancestral to modern turtles. (Fig. 8
(3-4) The third and fourth groups produced two kinds of mari
chthyosaurs and Plesiosaurs.

میں پیدا ہوئی۔ اس آغاز سے زندگی کا کارواں چل نکلا۔ بکٹیریا، نیلی سبز کائی، تازہ پانی کی کائی، کھمیاں، اسفنج، ستارہ مچھلی، ٹیپ ورم (Tape Worm) کیچوے، جونکیں، کیکڑے، کیڑے مکوڑے، جوئیں، جھینگے، ہزار پائے، مکڑی، بچھو وغیرہ۔

پھر زمین پر جھاڑیاں، بیلیں، درخت اور اسی قسم کی نباتات پھر آخری دور میں حیوان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے (Homor ایک الگ شاخ نکلی۔ زندگی جس کی ابتدا آب و گل کے
تھی اپنی انتہائی بلندیوں کو چھونے لگی۔

بن مانس۔ گوریلا اس نسل کی مزید ارتقائی شکل تھی جو سال ہاسال گردش کے بعد اس نسل حیوانی کو ودیعت کی گئی اب وہ مقام آگیا تھا کہ زندگی جس کی ابتداء آب وگل کے آمیزے سے ہوئی تھی اپنی انتہائی بلندیوں کو چھو لے۔ اور پھر لاکھوں سال یہ بن مانس یا گوریلے ارتقاء کی ضربوں سے نبرد آزما رہے اور ماہ و سال کی پیہم گردش و کشمکش اور قانون ارتقا نے اس گوریلے کے تمام حشو زوائد کو آہستہ آہستہ لاکھوں سالوں میں دور کردیا اور وہ گوریلا جو خونخواری اور درندگی کا پیکر تھا جو تحفظ ذات' تسکین جنس اور خوراک کی بنیادی جبلتوں (Insticts) کا مظہر تھا جو کبھی خوراک کیلئے اپنے ہم عصر گوریلے سے لڑ جاتا تھا تو کبھی اپنی جان بچانے کے لئے اسے دوسرے کے ساتھ لڑنا پڑتا۔ قرآن حکیم ان اس حالت کو فرشتوں کی زبان یوں بیان کرتا ہے۔ جب اللہ تعالے نے فرشتوں سے فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ
(البقرۃ - ۳۱)

ترجمہ۔ جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں تو کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے کو مقرر کرے گا جو زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ حالانکہ ہم تیری تعریف سے تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ فرشتوں کو غیب کا علم نہیں تھا انہوں نے اس گوریلے یا بن مانس کو جو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

جب ارتقاء کے عمل نے اس گوریلے کے حشو زائد دور کئے تو یہ حیوانات کی دنیا میں ایک نئی ہیئت مین نمودار ہوا یہ ہی وہ انسان تھا جس کے لئے فلک پیر کروڑ ہا سال تک انتظار کرتا رہا۔

(Zinjan Thropus) یعنی پہلا انسان جو مشرقی افریقہ میں پایا جاتا تھا اس کی پیشانی نیچی اور کھوپڑی چھوٹی تھی یہ 1750000 سال پہلے تھا۔ یہ جانوروں کی ہڈیاں توڑ کر گودا کھا جاتا تھا۔ لکڑی کے ڈنڈے اور پتھر کے ہتھوڑے استعمال کرتا تھا۔ اسکی عمر تھوڑی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد کے دور میں جو انسان ابھرا Homo-Habilis تھا اسی سے نسل انسانی کی ابتدا ہوئی اس کے علاوہ Australopithecus اور پیکن آدمی (Pekin man) اور Homo-Heidelbergenois جو آج سے 500,000 سال پہلے جرمنی کے علاقے میں رہتا تھا اس کے علاوہ ہومو نیاندرتھال (Homo-Neanderthalenois) 150,000 سال پہلے جرمنی میں رہتا تھا۔ ہومو سیپین (Homo-Sapiens) یہ 500,000 سال سے 250,000 سال پہلے مشرق وسطیٰ سے یورپ میں وارد ہوا پھر یہ انسان پتھر کے زمانے سے کانسی کے زمانے میں داخل ہوا اور پھر بڑھتے بڑھتے آجکل ایٹمی دور میں داخل ہو چکا ہے اور ارتقائی منازل کو قدم بہ قدم طے کررہا ہے۔ یہ مختصر سا خاکہ اس لئے پیش کیا گیا کہ اس کرہ ارض پر زندگی 5 ارب سال پہلے شروع ہوئی اور سمندر کے کنارے سیاہ سڑی ہوئی کیچڑ پر بجلیاں کوندتی رہیں اور اس طرح زندگی کے بنیادی سالمے Amino-Acids معرض وجود میں آگئے جن کے اندر DNA (Dioxyribo-nuclic Acid) نے اپنے آپ کو دہرانا (Duplicate) کرنا شروع کر دیا DNA میں ایک دوہری زنجیر ہوتی ہے جس میں چار مختلف اقسام کے جوڑے ہوتے ہیں ایڈینین (Adinine) تھایامین (Thymine) گوانین (Guanine) اور سائٹوسین (Cytosine) یہی جوڑے ترتیب بدل بدل کر مختلف شکلیں بناتے ہیں۔

اس طرح زندگی کے بنیادی سالمے (Amino-acids) بنیادی اینٹوں کا کام دینے لگے اور زندگی کا کارواں رواں دواں ہوگیا۔ کچھ نسلیں موسموں کے تغیر و تبدل کا مقابلہ نہ کر سکنے کی وجہ سے معدوم ہوگئیں اور آج ان کے حجری ڈھانچے ان کی ماضی میں موجودگی کا پتہ دیتے ہیں 60 فٹ لمبے اور 35 ٹن وزنی اچھو سارس' ڈائنو سارس اس کرہ ارض سے مٹ گئے۔ کیونکہ وہ حوادث زمانہ کا مقابلہ نہ کر سکے۔ وہ تین لاکھ (300000) سال بلا شرکت غیرے اس زمین پر دندناتے رہے اور آج ان کے دیو ہیکل ڈھانچے رہ گئے ہیں جو عجائب گھروں کی زینت بن گئے ہیں اس سارے ارتقائی عمل کو اربوں سال لگے اب حال کی منزل میں داخل ہوا ہے یہ نظریہ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کا پتلا بنا کر اس میں پھونک مار کر اسے پیدا کیا قرآن کی زبان میں اور سائنس کی تحقیق سے لگا نہیں کھاتا۔ قرآن ارتقاء کو پیش کرتا ہے اور موجودہ سائنس اس کی تصدیق کر رہی ہے۔ ان ڈھکوسلوں پر یقین کرنا دقیانوسی ذہنیت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ کیونکہ ان ڈھکوسلوں کا نہ قرآن سے ثبوت ملتا ہے اور نہ سائنس اس کی تائید کرتی ہے۔ سوائے چند جہلا غلط قسم کی مذہبی اساطیر پیش کرتے ہیں جو علم کی روشنی میں غلط ثابت ہوتی ہیں۔ (1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخلیق آدم

اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال صناعی سے یہ وسیع و عریض کائنات تخلیق فرمائی۔ اس کی وسعتوں اور پنہائیوں کا کسی کو اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس کائنات میں بے شمار کہکشائیں پیدا کیں اور ہر کہکشاں میں کئی نظامہائے شمسی پیدا کیے جن کے سورج ہمارے سورج سے کئی گناہ بڑے ہیں۔

ہمارے نظام شمسی میں علاوہ آٹھ اور سیاروں کے ہماری ننھی منی زمین بھی سورج کے گرد ایک بیضوی مدار میں 365.257 دنوں میں ایک چکر لگا رہی ہے۔ اس کرہ ارض میں زندگی کی ابتداء اربوں سال پہلے شروع ہوئی۔ زندگی کے اس پر شکوہ کارواں میں انسان احسن تقویم ہے۔

تو آیئے دیکھیں کہ تخلیق آدم کیونکر ہوئی۔ قدیم مذہبی کتب میں جو دیا ہے وہ کم وبیش مسلمانوں میں بھی رائج ہو گیا ہے۔ اور حقیقت اور افسانے کو گڈمڈ کر کے ایک عقیدہ بنا دیا گیا ہے جو کم و بیش اس طرح ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو زمین سے مٹی لانے کو کہا۔ پہلے جبریل آئے لیکن زمین کی چیخ وپکار سن کر واپس چلے گئے پھر اسرافیل اور میکائیل آئے اور اسی طرح خالی ہاتھ لوٹ گئے حتیٰ کہ آخر میں عزرائیل آئے اور ہر قسم کی مٹی زمین سے لی اور اللہ تعالیٰ کو دی اللہ نے اس مٹی کو گوندھا پھر اس سے ایک پتلا بنایا اور دھوپ میں رکھ دیا جب اچھی طرح سوکھ گیا تو اس میں پھونک ماری اس پتلے نے چھینک ماری اور آنکھیں کھول کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آدم کو جنت میں داخل کر دیا لیکن وہاں تنہائی کی وحشت سے پریشان ہو کر رونے لگے۔ جب سو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دائیں پسلی چیر کر حوا بنائی اور ان کی ٹانگوں کے درمیان بٹھا دیا جونہی حضرت آدمؑ نیند سے بیدار ہوئے انہوں نے حوا کو دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ جنت کے میووں سے جہاں سے چاہو کھاؤ لیکن گندم کے دانے (اقول دیگر خرما) سے منع کیا۔ شیطان نے جو ایک سانپ کے منہ میں بیٹھ کر جنت میں داخل ہوا آدم اور حوا کو ورغلایا اور قسمیں کھائیں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور آخر کار اس نے ان کو گندم کا دانہ کھانے پر آمادہ کر لیا۔ اور انہوں نے گندم کا دانہ کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت سے نکال دیا جب باہر آئے تو ان کے ہاں ایک دفعہ جڑواں لڑکیاں پیدا ہوتی تھیں اور ایک دفعہ جڑواں لڑکے۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول دیگر ایک دفعہ لڑکی اور دوسری دفعہ لڑکا پیدا ہوتے۔ آدم نے پہلے پیدا ہونے والی لڑکی سے بعد میں پیدا ہونے والے لڑکے سے بیاہ دیا اور اس طرح نسل انسانی پھیلی۔ یہ قصہ کچھ افراط و تفریط کے ساتھ عام مسلمانوں میں مشہور ہے۔ بعض علماء نے یہ اضافہ کیا کہ بہن اور بھائی کا نکاح حرام ہے انہوں نے اپنی دانست سے یہ اصلاح کی کہ اللہ نے جنت سے دو حوریں نزلہ اور منزلہ بھیجیں جن کی شادی آدم کے دو بیٹوں کے ساتھ کردی گئی اور اس طرح نسل انسانی پھیلی۔ (ان علماء کو شاید یہ بھی علم نہیں کہ اگر ایک نوع دوسری نوع سے جنسی اختلاط کرے تو کچھ پیدا نہیں ہوتا جیسے کتا اور بکری یا گائے اور بھینسا یا انسان اور حور۔

خیر یہ قصہ قدیم مذہبی کتب کے پیدائش (Genesis) سے لیا گیا ہے اور بغیر سوچے سمجھے اس کو اسلام میں بھی اپنا لیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے پاس ایک الہامی کتاب قرآن حکیم موجود ہے ان کو قرآن سے ہدایت لینا چاہیے۔ تو آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن تخلیق آدم کے بارے میں کیا کہتا ہے:۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۚ اَفَلَا يُؤْمِنُونَ (الانبیاء - ۳۰)

ترجمہ۔ اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

چونکہ انسان بھی زندہ چیزوں میں شامل ہے لہذا قرآن کی اس آیت کے تحت اس کی ابتدا پانی سے ہوئی نہ کہ پتلے سے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ (النور - ۴۵)

ترجمہ۔ "اور اللہ نے ہر چلنے والی چیز کو پانی سے پیدا کیا" چونکہ انسان بھی چلنے والی چیزوں میں شامل ہے لہذا اس آیت مبارکہ کی رو سے اس کی زندگی کی ابتدا پانی سے شروع ہوئی نہ کہ مٹی کے پتلے سے۔

اللہ پھر فرماتا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۔ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۔ (۲۶-۲۷)

ترجمہ "اور بے شک ہم نے آدمی کو کھنکھناتی سنی ہوئی سیاہ کیچڑ سے پیدا کیا اور ہم ہی نے جنوں کو پہلے تیز آگ سے پیدا کیا تھا" اس آیت میں بھی کہیں پتلا بنانے کا ذکر نہیں ہے۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ (ص - ۷۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ۔"جب اللہ نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر خلق کرنے والا ہوں"
پھر فرمایا

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ. وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَّارٍ
(الرحمن - ١٤)

ترجمہ۔"اور اسی نے انسان کو ٹھیکرے جیسے کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور اسی نے جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا"
پھر فرمایا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ حَمَاءٍ مَسْنُوْنَ (الحجر ٢٥-٣٢)

ترجمہ۔اور بے شک ہم نے آدمی کو کھنکھناتی سنی ہوئی سیاہ کیچڑ سے پیدا کیا۔
پھر فرمایا

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ أَ كَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلاً (الكهف - ٣٧)

ترجمہ۔"اس کے ساتھی نے اس کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا کیا تو اس کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تجھے اچھا خاصہ آدمی بنا دیا"
یہاں انسان کی ارتقائی زندگی کو بتایا گیا ہے کہ زندگی کی ابتداء سمندر کے کنارے سیاہ سڑی ہوئی کیچڑ سے ہوئی پھر اربوں سال گزرنے کے بعد نطفہ سے یعنی Sex الگ الگ ہوا پھر اس کی نوک پلک درست کرنے میں بہت وقت لگا حتیٰ کہ انسان کا ہیولیٰ نمودار ہوا اور اس طرح نسل انسانی پھیل گئی۔
پھر فرمایا

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ
(النجم - ٣٢)

ترجمہ۔"وہی تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے"۔
پھر فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا (فاطر - ١١)

ترجمہ۔ اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے کے ذریعے سے اور پھر تم کو جوڑا جوڑا (میاں بیوی) بنا دیا"

پہلی خلقت مٹی سے ہوئی اور رفتہ رفتہ ان جانداروں میں Sex پیدا کیا اب بھی کچھ جاندار ایسے ہیں جن میں جنس الگ الگ نہیں ہوتی جیسے پیرے میشم (Para macium) اور یو گلینا (Euglena) جنس یعنی نطفہ (نر و مادہ) بعد میں الگ الگ ہوئے۔ آدم کی پسلی چیر کر حوا نہیں بنائی گئی تھیں۔

پھر فرمایا

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۔ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۔ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (السجدة - ٩-٦)

ترجمہ۔ "اور انسان کی (آدم کی نہیں) ابتدائی خلقت مٹی سے کی پھر اس کی نسل خلاصہ لئے ذلیل پانی سے بنائی۔ پھر اس کو درست کیا۔ اور اس میں اپنی روح پھونک دی اور تم لوگوں کے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو"

زندگی کی ابتدائی شکلوں میں کان، آنکھ اور دل وغیرہ نہیں تھے جیسے نباتات میں اب بھی نہیں ہیں۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ
(لقمن - ٢٨)

ترجمہ۔ "تم سب کا پیدا کرنا اور جلا اٹھانا ایک شخص کے برابر ہے بیشک خدا سنتا اور دیکھتا ہے"۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ۔
(الفرقان - ٥٤)

ترجمہ۔ اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا اور پھر اس کو خاندان اور سسرال والا بنا دیا"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۔ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ .(الاعراف - ۱۱)

ترجمہ۔ "حالانکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب آدم کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک پڑے مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا"۔

اس آیت میں بھی خدا ہم سب کے پیدا کرنے اور پھر ہماری صورتیں بنانے اور پھر آدم کا ذکر آتا ہے انسان کی ابتدائی خلقت یعنی بن مانس اور گوریلا سے الگ ہونے پھر لاکھوں سال اس کی تزئین اور سنوارنے میں لگی اور پھر بہت اور لاکھوں سال کے بعد جب انسان میں شعور نے اتنی ترقی کر لی کہ وہ نیک وبد اور سیاہ و سفید میں تمیز کرنے کے قابل ہو گیا تو پھر آدم کو ان کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ(الروم ۲۱-۲۰)

ترجمہ۔ "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک آدمی بن کر پھیلے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیبیاں بھی پیدا کر دیں تاکہ تم ان کے پاس جا کر راحت پاؤ اور تمہارے درمیان مودت اور رحمت قرار دی"

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (الصفت - ۱۱).

ترجمہ۔ "اور ہم نے لوگوں کو لسدار مٹی سے پیدا کیا"۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا (فاطر - ۱۱)

ترجمہ۔ "اور خدا ہی نے تم لوگوں کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے اور پھر تم کو جوڑا (نرو مادہ) بنایا"

زندگی کی ابتداء سمندر کے کنارے سیاہ سڑی ہوئی مٹی سے ہوئی پھر اربوں سال گزرنے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد Sex پیدا کیا یعنی نطفہ بنایا اور نر و مادہ میں تقسیم کر دیا۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۔ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (القصص – ٦٨)

ترجمہ۔ "اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے بندوں کو کوئی اختیار نہیں ہے جن چیزوں کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں اللہ ان سے منزہ اور برتر ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلاً ۔ وَاَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنِ ۔(الانعام – ٢)

ترجمہ۔ "وہ وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس نے ایک مدت مقرر کی اور مقرر کی ہوئی مدت اس کے علم میں ہے"

یہ مدت دس بیس سال نہیں بلکہ کروڑوں سالوں پر محیط ہے۔

وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتاً ۔(نوح – ١٧)

ترجمہ۔ "اور اللہ تعالیٰ نے تم کو زمین سے اس طرح پیدا کیا جیسے نباتات"۔

قارئین کرام قرآن حکیم سے چند آیات اس لئے پیش کی گئی ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ آدم کے پتلا بنانے والے ڈھکوسلے کا ذکر کہیں بھی قرآن میں نہیں بلکہ یہ بات قرآن میں بتائی جا رہی ہے کہ زندگی کی ابتداء سمندر کے کنارے سیاہ سڑی ہوئی کیچڑ سے ہوئی اور قرنہا بسر کرنے کے بعد زندگی نے مختلف اشکال' اقسام اور انواع اختیار کیں انسان بہت بعد میں زندگی کے درخت کی ایک شاخ پر نمودار ہوا جو دوسرے حیوانوں سے زیادہ مختلف نہیں تھا خون خرابہ کرنا۔ دنگا فساد کرنا۔ ننگ دھڑنگ رہنا اور ایک دوسرے کو مار کر کھا جانا اس کی روز مرہ کی زندگی تھی۔ لیکن انسانی دماغ آہستہ آہستہ ترقی کرتا رہا حتیٰ کہ کچھ عرصہ کے بعد جب اس کے شعور نے ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے اچھے اور برے افعال میں تمیز شروع کر دی اور وہ سیاہ و سفید میں فرق محسوس کرنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے وَاِذَا سَوَّيْتُهٗ کی منزل سے گزارنے کے بعد اس میں تیسری روح (روح نباتیہ اور روح حسیہ حیوانیہ جو پہلے سے موجود تھیں) اس میں پھونک دی۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ کی منزل میں لا کھڑا کیا۔

اب نسل انسانی کی ہدایت کیلئے ایک بہترین شخص حضرت آدم کو چنا اور پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۔ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۔
(البقرة – ۳۱، ۳۰)

ترجمہ "جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں تو کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے کو مقرر کرے گا جو زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری تعریف سے تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں"۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ فرشتوں کو غیب کا علم نہیں تھا لیکن انہوں نے کس بنا پر یہ اعتراض کیا کہ یہ انسان جس کو تو خلافت کیلئے منتخب فرما رہا ہے وہ خون بہائے گا اور فساد کرے گا۔ قارئین کرام یہ اعتراض انہوں نے اپنے تجربے کی بنا پر کیا تھا وہ اس انسان کو حیوانی حالت میں ایک دوسرے کو مار کر کھا جانا، خون خرابہ کرنا، فساد کرنا وغیرہ دیکھ رہے تھے اسی لئے انہوں نے حیرت سے پوچھا کہ یہ تو خون بہاتا ہے فساد کرتا ہے اس کو کیوں خلیفہ مقرر کر رہا ہے ہم تیری عبادت بڑی عمدگی سے کر رہے ہیں ہمیں خلافت کیوں عطا نہیں کرتا۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ (الزخرف – ٦٠)

ترجمہ "اور اگر ہم چاہتے تو تم ہی لوگوں میں سے (کسی کو) فرشتے بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے (خلافت کرتے)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۔ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۔ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۔ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ، لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۔ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ، خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۔ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۔ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ، وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۔ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ، لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ . وَقَاسَمَهُمَا اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ . فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ . فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ، وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ . قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ.(الاعراف - ١٠-٢٤)

ترجمہ۔ "(اے بنی آدم) ہم نے یقیناً" تم کو زمین میں قدرت و اقتدار دیا اور اس میں تمہارے لئے اسباب زندگی مہیا کئے مگر تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو حالانکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدم کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک پڑے مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں نہ ہوا۔ فرمایا جب میں نے تمہیں حکم دیا تو پھر تمہیں سجدہ کرنے سے کس نے روکا۔ کہنے لگا میں اس سے افضل ہوں تونے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا خدا نے فرمایا تو نیچے اتر جا کیونکہ تیری یہ مجال نہیں کہ تو یہاں رہ کر غرور کرے۔ تو یہاں سے نکل بے شک تو ذلیل لوگوں سے ہے کہنے لگا تو مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن ساری خدائی کے لوگ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے فرمایا تجھے ضرور مہلت دی گئی۔ کہنے لگا چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا تو میں بھی تیری سیدھی راہ پر بنی آدم کے (گمراہ کرنے کیلئے) تاک میں بیٹھوں تو سہی۔ پھر ان لوگوں کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے داہنے سے اور ان کے بائیں سے ان پر آ پڑوں گا اور تو ان میں سے بہتوں کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ خدا نے فرمایا یہاں سے برے حال میں رانده ہو کر نکل (دور) جا اور ان لوگوں میں سے جو تیرا کہا مانے گا تو میں یقیناً" تم (اور ان) سب سے جہنم بھر دونگا اور (آدم سے کہا) اے آدم تم اور تمہاری بی بی (دونوں) بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں سے چاہوں کھاؤ مگر (خبردار) اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان کرو گے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کو وسوسہ دلایا تاکہ ان کے ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ تھیں کھول ڈالے۔ کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے تم دونوں کو درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے (کہ مبادا) تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ رہ جاؤ) اور ان دونوں کے سامنے قسمیں کھائیں کہ میں یقیناً" تمہارا خیرخواہ ہوں غرض دھوکے سے ان دونوں کو اس کی طرف مائل کردیا غرض جوں ہی ان دونوں نے اس درخت کو چکھا کہ (بہشتی لباس گر گیا اور سمجھ پیدا ہوئی اور) ان پر ان کی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں اور بہشت کے پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر ڈھانپنے لگے تب ان کے پروردگار نے ان کو آواز دی کہ کیوں میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا اور یہ نہ جتا دیا تھا کہ شیطان تمہارا یقینی کھلا ہوا دشمن ہے۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں عرض کرنے لگے اے ہمارے پالنے والے ہم نے اپنا آپ نقصان کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گے تو ہم بالکل گھاٹے ہی گھاٹے میں رہیں گے۔ حکم ہوا تم سب کے سب بہشت سے نیچے اتر جاؤ تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہے اور ایک وقت تک تمہارا زمین میں ٹھہراؤ اور زندگی کا سامان ہے"۔

پھر آدم سے فرمایا

وَقُلْنَا يَادَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ .(البقرة - ٣٥)

ترجمہ۔ "اور ہم نے آدم سے کہا اے آدم تم اپنی بیوی سمیت بہشت میں رہو سہو اور جہاں سے تمہارا جی چاہے اس میں سے بفراغت کھاؤ مگر اس شجر کے پاس نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے"

ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ (1) آدم کو خلیفہ مقرر کیا گیا اسی لئے جاعل کا لفظ استعمال کیا۔

(2) حوا کو آدم کی دائیں پسلی چیر کر نہیں بنایا بلکہ وہ انکی بیوی تھیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے دونوں میاں بیوی کو باغ (جنت) میں رہنے کو کہا اور فرمایا جو مرضی ہے کھاؤ اور جہاں سے جی چاہتا ہے کھاؤ مگر اس شجرہ کے نزدیک مت جانا۔ یہاں شجرہ سے مراد (Tree of Geneology) ہے یا بیوی سے ہمبستری ہے۔ قرآن حکیم میں شجرہ طیبہ اور شجر ملعونہ کا بھی ذکر ہے۔

(3) جس چیز سے منع کیا گیا تھا وہ میاں بیوی کا اعتکاف کی حالت میں ہمبستر ہونا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو 30 یا 40 راتوں کے اعتکاف کیلئے اس باغ (جنت) میں بھیجا تھا کیونکہ 30 یا 40 راتوں کے استغراق اور اعتکاف کے بعد سلسلہ وحی شروع ہونے والا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آدم کو بیوی سے جماع سے منع کیا تھا اس اعتکاف کے دوران اس شجرہ کے قریب مت جانا جماع نہ کرنا ورنہ آپ کی یکسوئی ختم ہو جائے گی اور از سر نو چلہ کشی کرنی ہوگی۔ اللہ نے کھانے پینے سے منع نہیں کیا تھا۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا .(طه ١١٥)

ترجمہ۔ "اور ہم نے آدم سے پہلے ہی وعدہ لے لیا تھا (کہ اس درخت کے پاس نہ جانا یعنی جماع نہ کرنا) اور ہم نے ان میں ثبات و استقلال نہ پایا"

اعتکاف میں بیوی سے بھی جماع منع ہے۔ دیکھیں (البقرۃ 187-183)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ۔ "اے ایمان والو روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے......... تمہارے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا۔ عورتیں تمہاری چولی اور تم ان کے دامن ہو خدا نے دیکھا کہ تم اپنا نقصان کرتے تھے (کہ آنکھ بچا کر اپنی بی بی کے پاس چلے جاتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہاری خطا سے درگزر کی پس تم اب ان سے ہمبستری کرو اور اولاد سے جو خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے مانگو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی کالی دھاری سے تمہیں صاف نظر آنے لگے پھر رات تک روزہ پورا کرو اور (ہاں) جب تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے بیٹھو تو ان سے ہمبستری نہ کرو یہ خدا کی حدیں ہیں تو تم ان کے پاس بھی نہ جانا"۔

یہ بات ہر صاحب علم پر روشن ہے کہ 30 یا 40 راتوں کا چلہ کاٹا جائے تو ہمارے دماغ کی خوابیدہ طاقتیں جاگ اٹھتی ہیں مثلاً" پیش بینی (Fore seeing) ٹیلی پیتھی (Tele Pathy) خیالات کا پڑھ لینا (Thought Reading) خیالات کا منتقل کرنا (Thought Conveyance) اور اسی طرح کی دیگر لاشعوری خوابیدہ طاقتیں۔ لیکن جس کو اللہ تعالیٰ پیغمبری کے لئے چن لے ان کے 40 دن کے استغراق کے بعد ان کا لاشعور کائناتی شعور (Cosmic Consiousness) سے ہم آہنگ ہو جاتا ہے اور وحی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے چاہے وہ حضرت آدم چاہے موسیٰ علیہ السلام جن کو یہ حکم ہوا

وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّاَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً. (الاعراف - ۱٤۲)

ترجمہ۔ "اور ہم نے موسیٰ سے توریت دینے کے لئے 30 راتوں کا وعدہ کیا تھا اور ہم نے اس میں دس روز بڑھا کر پورا کر دیا غرض اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس (40) رات میں پورا (چلہ) ہو گیا"

اور چاہے محمد مصطفیٰ ہوں جن کو غار حرا میں 40 راتوں کا چلہ کھینچنے کے بعد وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس اعتکاف کی شرط یہی ہے کہ استغراق کی حالت میں یا اعتکاف میں بیٹھ جائیں تو لَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ. کا حکم ہے کہ اس شجرہ کے قریب (Tree of Geveology) مت جاؤ۔ بیوی سے اختلاط ممنوع ہے کیونکہ اس سے یکسوئی ٹوٹ جاتی ہے اور از سر نو چلہ کھینچنا پڑتا ہے

آدمؑ کو کھانے پینے سے منع نہیں کیا گیا تھا۔ اس شجرہ کے قریب جانے سے منع کیا گیا تھا۔ قرآن حکیم سے یہ بات یوں واضح ہے کہ اگر انہوں نے کچھ کھانے کا عمل کیا ہوتا تو رد عمل کیا ہوتا تو رد عمل ڈکار۔ نفخ۔ اسہال۔ پیچش متلی ہونا وغیرہ لیکن یہاں وہ اثرات مرتب ہوئے جو جنسی اختلاط کے بعد مرتب ہوتے ہیں یعنی ان کی شرمگاہیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور وہ جنت کے پتوں سے ان کو چھپانے لگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پھر جب شیطان آدم علیہ السلام کو ورغلاتا ہے تو کہتا ہے"۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا

ترجمہ۔ "اب شیطان نے دل میں وسوسہ ڈالا اور یہ کہا کہ آدم۔ کیا تمہیں میں ہمیشہ کی زندگی کا درخت بتادوں اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو" اگر گندم کے دانے کی ہی بات ہوتی تو وہ معانی لئے جاسکتے ہیں جو عوام میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن شیطان نے ساتھ دوسری بات بھی کی ہے کہ ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو۔

شیطان ہمیشگی کی زندگی کی بات کر رہا ہے وہ ایسے ملک کا تذکرہ کرتا ہے جو ہمیشہ باقی رہے۔ قارئین کرام ملاحظہ کیجئے یہ بات کہ انسان کو ہمیشگی اولاد بخشتی ہے جو بیوی سے جنسی اختلاط کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اسی سے نسل انسانی کو دوام ملتا ہے۔

اگر حضرت آدم علیہ السلام نے کھانے کا عمل کیا ہوتا تو رد عمل ڈکار، نفخ، اسہال، پیچش، متلی ہونا وغیرہ ہوتا لیکن قرآن کہتا ہے جو نہی انہوں نے اس درخت کو چکھا (Tb.115-122)

فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى

ترجمہ۔ "پس ان کی شرمگاہیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور وہ دونوں جنت کے پتے اپنے بدن پر لپیٹنے لگے اور آدم نے اپنے رب کے خلاف کیا لہٰذا ناکام رہے پھر ان کے خدا نے ان کو منتخب کرلیا اور ان کی توبہ قبول کرلی اور راہ راست بتلادی فرمایا تم دونوں اس باغ سے ایک ساتھ چلے جاؤ تم سب (آدم حوا و دیگر لوگ جو موجود تھے) آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو گے"۔

ایک اور بات قابل غور ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم۔ کا پتلا بنا کر۔ سکھا کر۔ اپنی روح پھونک کر۔ فرشتوں سے سجدہ کرا کر پیغمبری کے منصب پر فائض کرنا چاہتا ہے جبکہ ہدایت پانے والا سوائے ان کی زوجہ کے کوئی دوسرا بشر موجود نہ تھا۔ یہ کیسی پیغمبری ہے کہ سوائے زوجہ کے کوئی ہدایت پانے والا موجود نہیں۔ دراصل بے شمار لوگ موجود تھے لیکن پیغمبری کا سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔

ملاحظہ کیجئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ .(البقرة - ٢١٣)

ترجمہ۔ "ابتدا میں سب لوگ ایک ہی حال پر تھے پھر خدا نے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے انبیاء بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی"

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً .(یونس - ١٩)

ترجمہ۔ "اور سب لوگ تو (پہلے) ایک ہی امت تھے"۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ من مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا .(بني اسرائيل -- ٧٠)

ترجمہ۔ "اور ہم نے یقیناً" آدمؑ کی اولاد کو عزت دی اور خشکی اور تری میں ان کو (جانوروں اور کشتیوں کے ذریعہ) لئے لئے پھرے اور ان کو اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں اور اپنے بہتیرے مخلوقات پر ان کو اچھی خاصی فضیلت دی"۔

یہاں آدم علیہ السلام کی اولاد کو اور بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی یعنی ان کے علاوہ اور بھی مخلوقات آدم علیہ السلام سے پہلے موجود تھی۔ سورۃ اعراف کی 19 ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ .(اعراف ١٩-٢٠)

ترجمہ۔ "اور اللہ تعالیٰ نے کہا اے آدمؑ تم اور تمہاری بی بی (دونوں) بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں سے چاہو کھاؤ مگر (خبردار) اس شجرہ کے قریب نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان کرو گے پھر شیطان نے دونوں کو وسوسہ دلایا تاکہ ان کے ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ تھیں کھول ڈالے کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے تم دونوں کو شجرہ سے اسلئے منع کیا ہے (کہ مبادا) تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ رہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤ) غرض دھوکے سے دونوں کو اس کی طرف مائل کر دیا"۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ فرشتوں میں جنسی جبلت نہیں ہوتی۔ وہ جنسی اختلاط نہیں کرتے۔ شیطان نے بھی وہی حوالہ دیا اور قسمیں کھائیں اور آدم۔ و حوا کو جنسی اختلاط پر آمادہ کر لیا اور جونہی انہوں نے مباشرت کی (الاعراف 22)

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ .

ترجمہ۔ "غرض جوں ہی ان دونوں اس درخت کو چکھا ان پر ان کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور بہشت کے پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر ڈھانپنے لگے"۔

ان آیات میں بھی درخت کا چکھنا کہا ہے غرضیکہ گندم کے دانے کا قصہ نہ جانے کس وجہ سے زبان زد عوام ہو گیا ہے۔ ورنہ قرآن کی تمام آیات سے یہ ظاہر ہے کہ آدم۔ کو 30 دنوں کیلئے جنسی اختلاط سے روکا تھا تاکہ چلہ کشی اور یکسوئی میں فرق نہ آئے لیکن جب شیطان کے وسوسہ ڈالنے کے بعد آدم۔ نے اپنی بیوی سے جنسی اختلاط کر لیا تو یہ کوئی گناہ کی بات نہ تھی یہ ترک اولیٰ تھا۔

رہ گئی یہ بات کہ آدم۔ سے پہلے لوگ موجود تھے یہ سورہ بقرہ کی 212 آیت سے بھی عیاں ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے مکالمہ ہو رہا تھا اس سے بھی ظاہر ہے فرشتے کہتے ہیں کہ تو ایسے کو خلیفہ بنا بنائے گا جو فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ فرشتوں کو ترغیب کا علم نہیں تھا جسے وہ اگلی آیت میں اس بات کا اعتراف کرتے ہیں

لا علملنا الا ما علمتنا

ترجمہ۔ "ہم تو جو کچھ تو نے بتایا ہے اس کے سوا کچھ نہیں جانتے" تو پھر فرشتوں نے کس بناء پر کہہ دیا تھا کہ تو ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو فساد کریگا اور خون بہائے گا۔ دراصل بات یہ ہے کہ فرشتوں نے انسان کو (حیوانی دور میں) اپنی ارتقائی منازل سے گزرتے ہوئے دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔ ایک عالم دین یہ فرماتے ہیں کہ فرشتوں نے ایک نوع نسناس کو ایسے کرتے دیکھا تھا نسناس کہنے کی کیا ضرورت ہے انسان کے ابتدائی دور میں یہی حالت تھی ایک دوسرے کو مار کر کھا جانا خون بہانا' ننگ دھڑنگ رہنا تو فرشتے اپنے سابقہ مشاہدے کی بناء پر ایسا کہہ رہے تھے غیب کا علم انہیں نہیں تھا۔

قارئین کرام قصہ آدم۔ قرآن کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے جس کو ماننے میں کسی مسلمان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس و پیش نہیں کرنا چاہیے کیونکہ خدا کے کلام کے بعد کوئی کلام نہیں یہی حرف آخر ہے جو غلط یات امتداد زمانہ کی وجہ سے اس میں داخل ہوگئی ہیں ان کی اصلاح کر لینی چاہیے۔ آدمؑ کا پتلا بنانے کا ذکر پورے قرآن میں نہیں ہے پتہ نہیں یہ کہاں سے گھڑ لیا ہے۔ نہ ہی حوا آدمؑ کی پسلی سے چیر کر بنانے کا پورے قرآن میں کہیں ذکر ہے۔ درحقیقت آدم علیہ السلام کو مبعوث بر رسالت کرنے کی بات خدا نے فرشتوں سے کہی ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً.

ترجمہ۔ خدا فرشتوں سے فرما رہا ہے کہ میں زمین میں ایک خلیفہ مقرر (جاعل) کرنے لگا ہوں حضرت آدمؑ ان بے شمار لوگوں میں سے ایک برگزیدہ ہستی تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے چن لیا اور انہیں ایک باغ میں چلہ کھینچنے کیلئے بھیجا (زوجہ سمیت) اور اعتکاف اور استغراق کی حالت میں جنسی اختلاط سے منع کیا تھا باقی قصہ تو زیب داستان کیلئے گھڑ لیا گیا ہے۔

آخری بات تنزلی کی ہے جب کسی کو (Demote) نچلے درجے میں بھیجا جاتا ہے تو اسے تنزلی کہتے ہیں جیسے ایک میجر کو کپتان بنا دیا جائے یا ایک تحصیلدار کو نائب تحصیلدار بنایا جائے اسی طرح جب ایک انسان کی تنزلی ہوگی تو اسے بھی اس کی پہلی اور چھوٹی حالت میں بھیجا جائے گا جیسے یہودیوں کی سبت کے دن مچھلیاں پکڑنے پر سزا کے طور پر ان کی تنزلی فرمائی اور فرمایا كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ (البقرہ 65) "تو ذلیل بندر بن جاؤ" یہی ان کی تنزلی تھی کیونکہ یہیں سے وہ ارتقائی ترقی کر کے انسان بنے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اللہ کی رضا اور بندوں کی رضا کا ایک ہونا“

قرآن حکیم میں ہے (الدھر 30)

وَمَا تَشَآؤُنَ اِلَّآ اِنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ (الدھر - ۳۰)

ترجمہ۔ "اور تم نہیں چاہتے ہو مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے "یقیناً" اللہ تعالیٰ بہت کچھ جاننے والا بڑا حکم والا ہے"

تفسیر صافی ص 519 بحوالہ الخرائج و الجراح منقول ہے کہ قائم آل محمد سے فرقہ مفوضہ (جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب کام انجام دیتے ہیں) کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جھوٹے ہیں ہمارے دل تو اللہ تعالیٰ نے تمام امور آئمہ علیہ السلام کے سپرد کردیئے ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ظرف ہیں پس جب وہ چاہتا ہے ہم بھی وہی ارادہ کرتے ہیں۔

اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی جانوں کو بیچ کر اللہ کی مرضیاں خرید لیتے ہیں۔

فرماتا ہے (البقرہ 207)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (البقرۃ - ۲۰۷).

ترجمہ۔ "اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضاؤں کو حاصل کرنے کیلئے اپنی جان کو بیچ دیتا ہے اور خداوند تعالیٰ (ایسے) بندوں پر بڑا ہی شفقت کرنے والا ہے"

گویا جانوں کو بیچ کر (یعنی اللہ کی راہ میں جہاد کرکے) اللہ کی مرضیاں خرید لینے والا بندہ بھی کوئی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں کیا ہے پھر فرماتا ہے (التوبتہ 111)

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰاةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآن ، وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ .(البقرة - ١١١)

ترجمہ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جان کے اور ان کے مالوں کو اس (قیمت) پر خرید لیا ہے کہ ان کے لئے جنت ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑیں گے پس وہ قتل کریں گے اور قتل کئے جائیں گے اس پر سچا وعدہ تورات' انجیل اور قرآن میں (موجود) ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا اور کون ہے پس تم اس سودے سے جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے خوش ہو جاؤ اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے"

اللہ تعالیٰ الہامی کتب میں ان لوگوں کا تذکرہ کر رہا ہے جو اپنی جانوں اور مال کے بدلے اللہ کی جنت خرید لیتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے (البقرہ265)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ، فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ.(البقرة - ٢٦٥)

ترجمہ۔ "اور مثل ان لوگوں کی جو اپنے مالوں کو اللہ کی رضائیں خریدنے کی غرض سے خرچ کرتے ہیں اور ان کی مثل اس (ہرے بھرے) باغ کی سی ہے جو کسی ٹیلے یا ٹیکرے پر لگا ہوا ہو اور اس پر زور شور سے مینہ برسا تو اپنے دو گنا پھلا لایا اور اگر اس پر بڑے دھڑلے کا پانی نہ برسا تو اس کے لئے ہلکی پھوار ہی کافی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے"

قرآن حکیم میں کافی آیات ان معانی میں آئی ہیں جن میں مال اور جان کے ساتھ جہاد کا ذکر ہے صرف ایک آیت ایسی ہے جس میں جان کو مال سے پہلے رکھا تو ایسے لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں وہ اللہ کی مرضیاں خرید لیتے ہیں۔

قارئین کرام اب ہمیں ان آیات کا مصداق تلاش کرنے کیلئے تاریخ کا سہارا لینا ہوگا۔ ویسے تو سبھی صحابہ مال اور جان سے جہاد کرتے رہے ہیں لیکن ان کڑی شرائط پر ہمیں صرف ایک ہی ہستی نظر آتی ہے۔ اور وہ ہے حضرت علیؑ کی جن کے جہاد کے بارے میں کسی مسلمان مورخ کو شک نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ بدر ہو یا جنگ حنین۔ جنگ خندق ہو یا جنگ خیبر۔ جنگ احد ہو یا بستر رسول (ہجرت کی رات) ہر جگہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جہاد کیا کہیں آپ کی ضربت ثقلین کی عبادتوں سے افضل قرار پائی اور کہیں آپ کو **لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار** کا تاج پہنایا گیا کبھی آپ کو کل ایمان کہہ کر نوازا گیا تو کہیں صحابہ کرام کے سامنے یہ اعلان رسول کہ کل میں علم اس کو دوں گا جو کرار غیر فرار ہے۔

میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں جہاد کا حق علیؑ نے ادا کر دیا اور اس طرح اپنی جان کو بیچ کر اللہ کی مرضیاں خرید لیں ہجرت کی رات تیغوں کے سائے میں سو کر ثابت کر دیا کہ اللہ کے بندوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی جان کو بیچ کر اللہ کی مرضات خرید لیتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے جو اللہ نہیں چاہتا یا بصورت دیگر یوں بھی درست معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا چاہنا اور ان کا چاہنا ایک ہو جاتا ہے اس بات کی وضاحت کیلئے قرآن حکیم میں ایک واقعہ جو حضرت موسیٰ اور ان کے وصی کو مجمع البحرین میں اس وقت پیش آیا جب وہ اللہ کے عبد سے کچھ سیکھنے گئے تھے اس عبد خدا نے اس شرط پر موسیٰؑ کو ساتھ لیا کہ ژوہ جو دیکھیں اس پر صبر کریں لیکن جونہی انہوں نے کشتی میں سوراخ کیا موسیٰؑ معترض ہوئے کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ انہوں نے کہا کیا آپ کو چپ رہنے کے لئے نہیں کہا گیا تھا؟ موسیٰؑ نے کہا اچھا جانے دیجئے آئیندہ ایسی کوتاہی نہیں ہوگی پھر اس عبد خدا نے ایک خوبصورت لڑکے کو قتل کر دیا۔ موسیٰؑ فوراً" معترض ہوئے ہائے ہائے یہ کیا کیا اتنے خوبصورت لڑکے کو قتل کر دیا۔ انہوں نے کہا کیا تم نے خاموش رہنے کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ موسیٰؑ نے معافی مانگی اور کہا کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ آگے ایک گاؤں والوں سے انہوں نے کھانا مانگا تو گاؤں والوں نے انکار کر دیا۔ لیکن اس عبد خدا نے ایک گرتی ہوئی دیوار کو بلا اجرت مرمت کر دیا موسیٰؑ پھر معترض ہوئے کہ آپ نے ان لوگوں کی دیوار کیوں مرمت کی جنہوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا آپ چاہتے تو مزدوری میں کھانا لے سکتے تھے اس پر عبد خدا نے کہا کہ اب مجھ میں اور آپ میں فراق ہے لیکن اب سنو کہ میں نے ایسا کیوں کیا اب وہ اپنے تینوں کاموں کی توضیح پیش کرتے ہیں یہ تینوں کام خود انہوں نے اپنے ہاتھ سے کئے تھے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ عبد خدا خود ان تینوں کاموں کے مرتکب ہوئے ہیں لیکن ان کے جوابات قرآن حکیم کی زبان میں سنیئے

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَعِيبَهَا ....

ترجمہ۔ "وہ کشتی غریب لوگوں کی تھی جو سمندر میں کام کیا کرتے تھے پس میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنا دوں تاکہ آگے ایک بادشاہ جو کشتیوں کو بیگار میں پکڑ رہا تھا اس کشتی کو نہ پکڑے اور عیب دار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ کر چھوڑ دے اور وہ غریب اپنی روزی کمانے سے محروم نہ ہوں۔
پھر دوسرے کام کی وضاحت یوں کی۔ (الکھف 79)

وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا فَاَرَدْنَا ... (الكهف - ٧٩)

ترجمہ۔ "اب رہا لڑکا سو اس کے ماں باپ دونوں مومنین تھے ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ وہ (لڑکا) سرکشی اور کفر کر کے ان دونوں پر غالب نہ آجائے پس ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار ان دونوں کو اس کے بدلے میں بچہ دے دے جو اس سے پاک نفسی میں بہتر ہو"۔
پھر تیسرے کام کی وضاحت اس طرح کی۔ (الکھف 80)

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ ..... (الكهف - ٨٠)

ترجمہ۔ "اب رہی دیوار اور وہ بستی کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا اور ان دونوں کا باپ ایک صالح مرد تھا پس تمہارے پروردگار نے چاہا محض اپنی رحمت کی وجہ سے کہ دونوں عاقل اور بالغ ہو کر اپنا خزانہ خود نکال لیں"

تو دیکھا قارئین کرام بظاہر وہ تینوں کام اس عبد خدا جس کے پاس وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے کئے لیکن جب توجیہہ پیش کی تو تینوں اعمال کے محرک الگ الگ بتائے پہلے کہا میں نے چاہا یعنی اس عمل کو اپنی طرف منسوب کیا دوسری دفعہ کہا ہم نے چاہا یعنی اس عمل کو اپنے و خدا پر محمول کیا تیسری دفعہ کہا میرے اللہ نے چاہا یعنی اس عمل کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کیا
اس میں الجھن والی کوئی بات نہیں اس عبد خدا کا چاہنا اور اللہ کا چاہنا ایک ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک علم لدنی ہوتا ہے اس کا ہر فعل خدا کا فعل ہوتا ہے۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (النجم ترجمہ۔ اور تو نے مٹی نہیں پھینکی تھی جب کہ تو نے ہی پھینکی تھی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ ہی نے پھینکی تھی۔ اور ان کا ہر قول و فعل خدا کا قول و فعل ہو جاتا ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ترجمہ۔ "اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا مگر جو وحی اس کی طرف کی جاتی ہے" یعنی پیغمبر خدا نطق ہی نہیں فرماتے جب تک وحی نہ ہو اس طرح عبد خدا کا ہر قول و فعل خدا سے منسوب ہو جاتا ہے اور مشیت الٰہی ان کے ہر قول و فعل سے عیاں ہوتی ہے قرآن مجید حضورؐ ختمی مرتبت کی زبان مبارک سے نکلا ہوا کلام ہے۔ اس لئے خدا کا کلام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ حضورؐ تو اس وقت تک نطق نہیں فرماتے جب تک وحی نہ ہو اس لئے اللہ کا کلام بزبان محمدؐ قرآن حکیم ہے۔

یہ بات اس طرح سمجھائی جا سکتی ہے کہ عبد خدا کا شعور (couscious ness) خدائی شعور (Cosmic Couscious ness) سے ہم آہنگ ہو جاتا ہے یعنی ایک ہی (Frequency) پر کام کر رہے ہوتے ہیں اس لئے ان کا ہر قول و فعل مشیت الٰہی کے عین مطابق ہوتا ہے جو کچھ اللہ چاہتا ہے یہ بھی وہی چاہنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے کن کہتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے دراصل ان کے ہونٹ کن ادا کرتے ہیں اللہ کے تو ہونٹ ہے ہی نہیں۔

قارئین کرام یہ باتیں جو میں لکھ رہا ہوں کچھ نازک آبگینوں کو ان سے ٹھیس پہنچنے کا احتمال ہے لیکن کیا کروں وہی لکھ رہا ہوں جو درحقیقت سچ ہے۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ میری سمجھ میں سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے یہ کن کہتے ہیں اور وہ چیز ہو جاتی ہے ان کے ہونٹوں سے کن کا نکلنا دراصل اللہ ہی کا کن کہنا ہے چونکہ وہ جسم و جسمانیت سے پاک ہے۔ اس کا جسم نہیں، ہونٹ، گلا، اور زبان نہیں اس لئے اس کا کلام عبد خدا کے ہونٹوں سے ہوتا ہے اس عبد خدا کے ہونٹ اللہ کی رضا کے مطابق کن کہتے ہیں اور وہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا قارئین کرام آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کیسے ظاہر ہوتی ہے اور وہ عبد خدا کشتی میں سوراخ بھی کر رہا ہے بچے کو قتل بھی کر رہا ہے دیوار کو بھی تقسیم کر رہا ہے تو [illegible] سب کام بظاہر تو اس عبد خدا کے ہاتھوں سر انجام پائے۔ کر یہ عبد خدا رہا تھا اور چاہ اللہ رہا تھا اور کبھی [illegible] چاہ رہا ہے اور وہی اللہ بھی چاہ رہا ہے تو یہ [illegible] ہا خلاصہ

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

قارئین کرام ہم نماز میں محمدؐ و آل محمدؐ پر درود اس لئے بھیجتے ہیں کہ یہ حکم خدا ہے۔ اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ یہ فضیلت بحکم خدا محمدؐ و آل محمدؐ کو دی گئی ہے۔ ان پر خدا اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان کو علم لدنی حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر روح امری نازل کی ہے جس کی بدولت یہ کارہائے خدائی سرانجام دیتے ہیں اس روح امری کا ذکر قرآن حکیم میں ہے جو بعد کے ایک باب میں [illegible] جائیگا اسی روح امری کی بدولت یہ ہستیاں

(1) فنا کی حالت میں بھی باقی رہتے ہیں

(2) کچھ [illegible] ملنے کو بسر [illegible] ہیں

(3) حالت ذلت کو عزت [illegible] ہیں

(4) باوجود غنی ہونے کے فقیر رہتے ہیں

(5) ہر بلا میں صبر کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کو طائف کے لوگوں نے اتنے پتھر مارے کہ خون بہ کر ایڑیوں تک چلا گیا لیکن آپؐ نے اس اختیار سے کام نہیں لیا جو منجانب اللہ آپؐ کو ملا ہوا تھا آپؐ چاہتے تو طائف والے زمین میں دھنس جاتے اور نیست و نابود ہو جاتے لیکن آپؐ نے ایسا نہیں کیا۔ امام حسین اگر چاہتے و انگلی کے ایک اشارہ سے لشکر یزید کو بھسم کر دیتے لیکن خود اور تمام عزیز و اقارب تین دن کی بھوک اور پیاس کے بعد بکروں کی طرح ذبح ہو گئے لیکن اس اختیار کو استعمال نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا یہ راز کہ خدا اس اختیار کو کیوں استعمال نہیں کرتا اہل بصیرت پر عیاں ہے جب لٹا ہوا قافلہ اہل بیعت کوفے کے بازاروں میں ننگے سر گزر رہا تھا تو ان بندگان خدا نے اللہ کی مشیت میں اپنی عزت سمجھی اور ہر بلا کو صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ ایسا کارنامہ ہرگز کوئی دوسرا سرانجام نہیں دے سکتا تھا رضا و تسلیم کی منزل پر فائض یہی وہ بندگان خدا ہیں جو وہی چاہتے ہیں جو ان کا خدا چاہتا ہے یہی وہ ہیں جن کا مبدا خدا کی طرف سے ہوا اور جن کا عود بھی خدا کی طرف ہو گا اور انہیں کی نسبت خدا نے فرمایا ہے۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً . فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ . وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ.

ترجمہ۔ "اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے خوش وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا"

یہ وہی ہستیاں ہیں جن پر خدا اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو بھی یہی حکم ہے کہ ان پر درود بھیجیں۔ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"زندگی اور موت"

زندگی کی حقیقت کیا ہے اور موت کیا ہے۔ اس راز کو جاننے کیلئے انسان نے ازمنہ قدیم سے بہت کوشش کی اور اس کے مختلف جواب دیئے۔ کچھ نے کہا کہ انسان بھی دوسرے جانوروں کی طرح مر کر مٹی بن جاتا ہے معاد وغیرہ کچھ نہیں۔ کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ کہا کیا یہ جوابات درست ہیں۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ اس بارے میں کیا فرماتا ہے۔

نِ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (الملك - ٢).

ترجمہ۔ "اللہ تعالیٰ نے موت و حیات کو خلق کیا تاکہ دیکھے تم میں سے کون اچھے اعمال بجا لاتا ہے وہ بڑا طاقت ور اور معاف کرنے والا ہے۔"

اللہ نے موت و حیات کو اس لئے خلق فرمایا تاکہ دیکھے اعمال صالح کون بجا لاتا ہے یہ دنیا ایک امتحان گاہ بنا دی گئی ہے۔

اب آیئے دیکھیں یہ زندگی ہے کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ زندگی ایک مسلسل حقیقت ہے اسکی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اس دنیا میں آنے سے پہلے زندگی ایک اور حالت (Phase) میں تھی اس کا ثبوت قرآن کی آیت ہے أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ، پوچھا تمہارا رب کون ہے۔ کہا تو ہمارا رب ہے۔ یہ سوال اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے عالم ذر میں پوچھا تھا گویا اس سے پہلے ہم کسی اور شکل (Phase) میں زندہ تھے لیکن زندگی کی یہ کیفیت نہ تھی۔ وہ ایک جہت (One Dimension) کی زندگی تھی۔ پھر دو جہات Dimensiions) (Two کی زندگی اس کے بعد یہ موجودہ زندگی جو تین جہات (Three Dimensions) میں ہے۔ اس کا آغاز سیاہ سڑی ہوئی کیچڑ سے ہوا جب زندگی کے بنیادی سالمے بنے۔

اب ہمین یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ بنیادی سالمے کون سے ہیں اور کم از کم وہ کون سے سالمے ہیں جن سے زندگی وجود پا سکتی ہے تمام زندگی چاہے اس کی شکل کوئی بھی کیوں نہ ہو بنیادی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور چار سالموں سے مل کر بنتی ہے یعنی

1. Carbohydrates (Glucose, Sucrose, Cellulose)

2. Lipids(Fats, Oils, phasolipids وغیرہ)

3. Proteins (Twenty amino acids)

4. (A,G,C,T,U) Nucleic Acids

جو زندگی وجود کی حد تک سادہ ترین ہے وہ وائرس (Virus) ہیں ان میں چار بنیادی اجزا میں سے صرف دو یعنی Nucleic acids اور Proteiens استعمال ہوتے ہیں۔ S.Miller نے 1958 میں ثابت کیا کہ یہ سالمے (Nucleic acids, Proteiens) تجربہ گاہ میں بھی بن سکتے ہیں بشرطیکہ مختلف (Gases) گیسیں موجود ہوں اور بجلی کی کڑک ہو اور بادل ہوں اس طرح زندگی کی ابتداء ہوئی (Nucleic acids) بنیادی طور پر وراثتی سالمے ہیں اوران میں Self Replicating کی صلاحیت ہوتی ہے اس Replication میں Proteine بطور Enzyme (Biocatalyst) استعمال ہوتی ہے چونکہ تمام Biological Process کیلئے Enzyme ایک ضروری جز ہے اور Enzymes بنیادی طور پر Proteine ہوتے ہیں اس لئے شروع میں خیال تھا کہ جب Proteine اور Nucleic acid بن گئے تو زندگی کی ابتدا کے بارے میں انسانی سمجھ میں ایک اور اضافہ ہوا جب یہ معلوم ہوا کہ Nucleic acids بھی Biocatalyst کے طور پر کام کر سکتا ہے اس طرح اگر S. Miller اور بعد کی ترقی کو ملا کر سمجھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زندگی کی ابتداء Nucleie acid کے سالمے بننے کے ساتھ ہی وجود میں آگئی تھی یہ سالمے ہیں Thymine, Adenine, Guamine

Uracil,- اور Cytosiney

باقی تمام زندگی ان ہی سالموں کی شعبدہ بازی سے وجود میں آئی۔

نیو کلیک ایسڈ کے اندر یہ خوبی پیدا ہوئی کہ اپنے آپ کا چربہ بنا لیا۔ یعنی Duplicate بنالیا اس طرح زندگی کا کارواں رواں دواں ہوا۔

"اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا"

ارتقاء کا عمل شروع ہوا مٹی میں اس طرح روئیدگی کا پیدا ہوجانا اللہ کے حکم سے ہوا نباتات کائی سے لے کر دیو ہیکل درختوں تک پھیل گئی اور اس میں (یک جہت) روح ڈال دی گئی اس کو روح نباتیہ کہتے ہیں اس کی بدولت نباتات اور اپنی خوراک حاصل کر سکتے ہیں ہضم کر سکتے ہیں بڑھتے اور نئی نسل کے لئے بیج تیار کرتے اور مرجاتے ہیں پانی میں نقل مکانی آسان تھی لیکن زمین پر نباتات جڑوں کی وجہ سے ایک جگہ مقید ہوگئی پھر ایسے جاندار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بننے شروع ہوئے جن کے اندر دو جہات والی روح ڈالی گئی یا پیدا ہوگئی ایک روح نباتات والی نومیہ نباتیہ اور دوسری جانوروں والی خیبہ حیوانیہ جس کی وجہ سے حواس خمسہ پیدا ہوئے پھر انسان نے وَاِذَا سَوَّیْتُہٗ والی منزل طے کر لی اور ونفخت فیہ من روحی کے مقام تک پہنچ گئی اور ان 3D تین جہات والی روح کی بدولت انسان بہترین یاد رکھنے والا' قوت متخیلہ کا مالک' شاعری' مصوری' سنگتراشی' عقل اور ذہانت کی بنا پر کائنات پر فتح حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی۔

اس دوسری زندگی کا اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں یوں فرماتا ہے۔ (الواقعہ 61, 62)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْاُوْلٰی فَلَوْ لَا تَذَکَّرُوْنَ .(الواقعة ٦١،٦٢)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

ترجمہ۔ " اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہارے ایسے اور لوگ بدل :الیں اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے اور تم نے پہلی پیدائش تو سمجھ ہی لی ہے (کہ ہم نے کی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔"

زندگی کا یہ دریا اللہ ہی سے شروع ہوتا ہے اور اللہ ہی میں جاکر ختم ہوجاتا ہے۔

قارئین کرام! اب انسان کی زندگی کے بارے میں کچھ حقائق پیش کئے جائیں جو علم نفسیات کی روشنی میں بیان ہوں گے۔

جب ماں کا بیضہ (Ovum) اور باپ کا نطفہ (Sperm) ملتے ہیں تو کروموسومز (Chromosomes) جو تعداد میں 46 ہوتے ہیں یعنی 23 ماں کی طرف سے اور 23 باپ کی طرف سے اور پھر 2 جنسی کروموسومز مل کر انسان کا جنین (Embryio)بناتے ہیں ان کروموسومز کے اوپر لاکھوں کی تعداد میں جینز (Genes) ہوتے ہیں جو وراثتی خوبیوں Hereditary Charactiristies کے حامل ہوتے ہیں اس جنین (Embryio) میں منتقل ہوجاتے ہیں اور عموماً" Law of Similarity کے تحت جنین والدین کے مشابہ ہوتا ہے لیکن یہ ہر دفعہ ضروری نہیں جنسی اختلاط کے موقع پر Hormones کی موجودگی ان جینز (Genes) کی منتقلی کا باعث بنتی ہے اور کبھی کبھی بچہ باپ اور ماں کے مشابہ نہیں ہوتا۔یوں بھی ہوتا ہے کہ ہارمونز Hormones کالی آنکھوں والے والدین کے نیلے جینز کو Trigger کر دیتے ہیں جو صدیوں سے ورثہ میں چلے آرہے ہیں اور بچہ نیلی آنکھوں والا پیدا ہوجاتا ہے وہ بچہ حلال زادہ ہے غلطی سے اسے حرام کا بچہ نہ سمجھیں۔ Genes لاکھوں سالوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف قسم کے وراثت کے خصائل Hereditary Charactistics کو لئے چلے آتے ہیں اور حمل قرار پاتے وقت ہارمونز کی موجودگی اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ کون سے جینز (Genes) جنین میں منتقل ہوئے ہیں۔ اور اس وقت ان جینز کی موجودگی کے مطابق ایک روح (مثالی جسم) Astral Body جنین میں داخل کر دی جاتی ہے یہ مثالی جسم Astral Body عین جوانی کے عالم میں ہوتی ہے۔ پھر جنین اسکی شکل اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ ماں کے (Ovum) انڈے اور باپ کے نطفہ (Sperm) سے قرار پایا ہوا جنین ماں کے پیٹ میں بڑھنا شروع ہوتا ہے اور ایک سے دو اور پھر لاکھوں خلیوں کا بچہ بن کر پیدا ہوتا ہے۔

لیکن مثالی جسم اسکے اندر عین جوانی کے عالم میں موجود ہوتا ہے اور انسان کا بچہ دودھ، مکھن، سبزی، گوشت، پھل اور مختلف اشیاء کھا کر بڑھنے لگتا ہے اور اس (Astral Body) مثالی جسم کی طرح ڈھلنا شروع ہوتا ہے حتیٰ کہ بچہ جوان ہو کر ایک لمحے کے لئے بالکل اس مثالی جسم کی طرح بن جاتا ہے اور پھر جوانی ڈھلنا شروع ہوتی ہے اور انسان بوڑھا ہو کر ازول العمر کیطرف لوٹ جاتا ہے نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت کبڑا ہو جاتا ہے آنکھوں کی بینائی اور تمام قوا کی توانائی کم ہو جاتی ہے اور پھر ایک دن مثالی جسم کے رہنے کی قابل نہیں رہتا اور مثالی جسم اس کو چھوڑ جاتا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ آدمی مر گیا ہے۔

دراصل یہ مادی جسم تو صرف آلو گوشت پھل اور دودھ وغیرہ کے کھانے پینے سے بنتا بگڑتا رہتا ہے۔ ہر لمحہ سینکڑوں خلیے (cells) ٹوٹتے ہیں اور ہزاروں نئے بنتے رہتے ہیں گویا یہ مادی جسم ہر لمحہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ جنین سے بچپن، بچپن سے لڑکپن، لڑکپن سے جوانی اور جوانی سے ادھیڑ عمر اور ادھیڑ عمر سے بڑھاپا اس مادی جسم کی مختلف حالتیں سب پر عیاں ہیں لیکن مثالی جسم پر امتداد زمانہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا وہ جنین کے ساتھ بھی عین عنفوان شباب میں ہوتا ہے اور جوانی میں بھی اور بڑھاپے میں بھی حتیٰ کہ مرتے دم تک وہ جوان اور ایک حالت میں برقرار رہتا ہے۔ جسم کی شکل بدلتی رہتی ہے یہ تبدیلی اس خوراک کی بدولت آتی ہے جو ہم آٹے چاول سبزی پھل گوشت دودھ اور گھی کی صورت میں کھاتے ہیں یہ خوراک بڑے پیچیدہ عمل سے گزر کر ہمارے جسم کی نشوونما کرتی ہے مادی جسم آٹا گھی چینی سبزیاں انڈے گوشت مچھلی اور پھلوں کی بدلی ہوئی شکل بنتی ہے جو مثالی جسم کی ہوتی ہے۔

مادی جسم وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے ہر لمحہ اس میں تبدیلی رونما ہو رہی ہوتی ہے لیکن یہ مثالی جسم (Astral Body) ہمیشہ ایک ہی حالت میں یعنی عنفوان شباب میں رہتا ہے مادی جسم چاہے بچپن میں ہو یا جوانی میں ادھیڑ عمر میں ہو کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھاپے میں یہ مثالی جسم (Astral body) ہمیشہ جوانی کے عالم میں اس کے اندر موجود رہتا ہے اور مادی جسم کے اندر حرکت، نمو، فہم و ادراک بولنا، سوچنا، سننا، چکھنا، سونگھنا۔ ہر چیز اسی کی وجہ سے ہیں اس مثالی جسم پر گناہ اور ثواب کے اثرات مرتب ہوتے ہیں یہی جسم فرحت محسوس کرتا ہے اور یہی اذیت برداشت کرتا ہے یہی غم و انبساط کی کیفیات سے گزرتا ہے اور جو عمل بھی ہم زندگی کے آغاز سے لے کر موت کے لمحے تک کرتے ہیں تمام کی فلم اسی مثالی جسم کے اندر بنتی ہے۔

مثالی جسم کو موت نہیں۔ یہ مادی جسم کی طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہوتا۔ موت مادی جسم کی اس حد تک ٹوٹ پھوٹ ہے کہ وہ اس مثالی جسم کے قابل نہیں رہتا۔ یعنی مادی جسم کی حالت اس قدر بگڑ جاتی ہے کہ مثالی جسم اس میں نہیں رہ سکتالہٰذا وہ الگ ہو جاتا ہے اور اسی کو ہم موت کہتے ہیں موت نفس پر وارد ہوتی ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ہمارا مثالی جسم بالکل صحیح حالت یعنی عین شباب کے عالم میں اس مردہ مادی جسم کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ تمام لوگوں کو روتے ہوئے دیکھتا ہے لیکن دوسرے لوگ اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ مثالی جسم ہر مادی شئے یعنی دیوار وغیرہ سے گزر جاتا ہے بلکہ کئی دفعہ تو دیکھتا ہے کہ آدمی اسکی طرف آرہا ہے اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدمی اسکو دیکھ نہیں رہا اور پھر یہ مثالی جسم کے اندر سے ہو کر گزر جاتا ہے لیکن اس آدمی کو کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ یہ مثالی جسم اپنی مردہ لاش پر منڈلاتا رہتا ہے تاوقتیکہ اس کو غسل کفن دیکر دفنا نہ دیا جائے یا جلانہ دیا جائے پھر یہ اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے یہ سفر آسمانوں کی طرف ہے اوپر اور اوپر غرضیکہ اتنا اوپر کہ سرمدی ہوائیں۔ فرشتوں کے مدھر نغمے، قوس و قزح کے رنگ نہ دھوپ نہ اندھیرا بے حد لطیف ماحول سرور ہی سرور نہ وقت نہ کوئی فاصلہ۔

یہ مثالی جسم اسی پر کیف حالت میں قیامت تک رہتا ہے۔ لیکن بعض مثالی اجسام سطح زمین سے بلند نہیں ہو پاتے۔ بڑی دقت اور کوشش سے معمولی رفعت حاصل کر سکتے ہیں بلکہ کثیف فضاؤں میں معلق ہو جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ دنیاوی زندگی میں ان کے اندر لالچ، حرص، طمع، کنجوسی، پست بنی اور دیگر صغیرہ اور کبیرہ گناہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہوتے ہیں۔اس مثالی جسم کو گناہ کی کثافتیں نیچے کی طرف کھینچتی ہیں اور وہ کثیف ماحول میں معلق ہو کر رہ جاتا ہے تاقیامت۔

قیامت کے دن جن کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے ان کے چہرے منور ہوں گے اور ان کو کوئی حزن وملال نہ ہوگا۔ وہ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے یہی مثالی اجسام جنت میں داخل ہونگے۔ یہاں ایک اور بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اس مثالی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسم (Astral Body) کا جسم ہے۔ سر ہے۔ آنکھیں ہیں۔ منہ ہے۔ پیٹ ہے انتڑیاں ہیں ٹانگیں ہیں بازو ہیں غرضیکہ ہر طرح سے ایک مکمل جسم ہے لیکن اس کی حیثیت مادی نہیں ہوتی۔

اس بات کو یوں واضح کیا جاسکتا ہے کہ نیند کی حالت میں خدا اس روح کو قبض کر لیتا ہے اور یہ روح سیر کرتی پھرتی ہے۔ (الانعام 60)

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَى أَجَلٌ مُسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (الانعام ٦٠)

ترجمہ۔ "اور وہ خدا وہی ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کرلیتا ہے اور دن میں جو کاروائی تم کر چکے ہو اسے بھی وہ جانتا ہے پھر تم کو اسی میں اٹھا بٹھاتا ہے کہ مقرر کیا ہوا وقت پورا ہو۔ پھر تمہاری بازگشت اسی کے حضور میں ہوگی پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس سے تم کو آگاہ کر دیگا" پھر فرماتا ہے (الذمو 42)

اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى، اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. (الزمر - ٤٢)

ترجمہ۔ "اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت لے لیتا ہے اور جو نہیں مرے ہیں ان کو سونے کے وقت (لے لیتا ہے) پس جن پر موت کا حکم صادر کر چکا ہے ان کو تو روک رکھتا ہے اور دوسرے کو ایک وقت معین تک کے لیے بھیج دیتا ہے بے شک ان میں لوگوں کے لئے نشانیاں موجود ہین جو غور و فکر کریں" موت اور نیند میں گہری مماثلت ہے ہم نیند میں دیکھتے ہیں کہ اپنے گھر چھٹی پر گئے ہیں۔ بیوی نے گرم گرم حلوہ جس سے سوندھی سوندھی خوشبو آرہی تھی سامنے رکھا ہم نے پیٹ بھر کر کھایا مزا لیا' ڈکاریں لیں جب صبح کو ہماری آنکھ کھلتی ہے تو پھر کراچی میں جہاں ہم متعین ہیں اور پیٹ بالکل خالی حلوے کا نام نشان نہیں۔

پھر خواب میں دیکھا کہ ایک خونخوار بلا نہایت بھیانک اور کریہہ شکل کی ہمارے تعاقب میں بھاگتی ہے۔ ہم آگے آگے بھاگتے ہیں حتیٰ کہ وہ ہمیں آن لیتی ہے اور اپنے خوفناک اور نوکیلے پنجے ہماری جلد میں بھونک دیتی ہے ہمیں جھنجھوڑ کے رکھ دیتی ہے ہماری کھال ادھیڑ ڈالتی ہے ہر طرف خون ہی خون بہتا ہے ہمیں سخت درد اور اذیت محسوس ہوتی ہے لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب صبح کو آنکھ کھلتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جسم پر ایک خراش تک نہیں ہوتی۔ زخم کا تو کہیں نام نشان نہیں ہم بالکل ٹھیک ٹھاک اٹھ کر دفتر چلے جاتے ہیں۔

اسی طرح آپ نے مختلف خواب دیکھے ہوں گے لیکن آنکھ کھلنے پر ان کا کوئی جسمانی اثر باقی نہیں رہتا حالانکہ خواب میں ہمیں کبھی احساس نہیں ہوتا کہ خواب ہے اصلیت نہیں حلوہ ہمیں گرم محسوس ہوتا ہے اس کی سوندھی سوندھی خوشبو ہمیں محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ بھر جاتا ہے ڈکاریں آتی ہیں اور اسی طرح اس بلا کے پنجے اور نوکیلے ناخن ہماری کھال کو ادھیڑ کے رکھ دیتے ہیں اور ہمیں درد ہوتا ہے خون بہتا ہے لیکن آنکھ کھلنے پر نہ پیٹ میں حلوہ ہوتا ہے نہ کھال پر معمولی سی خراش یا زخم۔

دراصل جب ہم سو جاتے ہیں تو یہ مثالی جسم ہمارے جسم سے الگ ہو جاتا ہے اور مختلف جگہوں کی سیر کرتا ہے بہت سے تجربات سے گزرتا ہے اسی لئے خواب میں ہمیں ہر چیز حقیقی معلوم ہوتی ہے دراصل یہ مثالی جسم ہی ہے جس پر گناہ۔ ثواب۔ فرحت و انبساط۔ کرب و اذیت کے اثرات مرتب ہوتے ہیں گویا محسوسات کی دنیا کا تعلق صرف اور صرف اسی مثالی جسم (Astral Body) سے ہے مادی جسم تو بیرونی دنیا کے اثرات کو میکانکی طریقے سے اس مثالی جسم تک منتقل کرتا ہے۔

سننے کیلئے کان کے تینوں حصے ایک میکانکی عمل کے ذریعے ہوا کے ارتعاش اندرونی کان تک پہنچاتے ہیں یعنی بیرونی کان۔ درمیانہ کان اور اندرونی کان تینوں اس میں حصہ لیتے ہیں ہوا کا ارتعاش بیرونی کان کے پردے سے ٹکرا کر اس میں ارتعاش پیدا کرتا ہے۔ درمیانی کان میں رکاب اور ہتھوڑی نما ہڈیاں اس ارتعاش کو بلند کر کے اندرونی کان جو ایک گھونگھے کی طرح ہوتا ہے اور اس کے اندر سیال مادہ اور بال ہوتے ہیں یہاں سے یہ ارتعاش برقی محرکات (Electrical Impulses) میں تبدیل ہو کر دماغ میں چلا جاتا ہے۔ دماغ ان کو سمجھتا ہے کیونکہ دماغ بھی بجلی سے چلتا ہے جو کیمیائی طریقے سے دماغ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح آنکھ بھی ایک آلہ ہے جو بیرونی دنیا سے جو روشنی منعکس ہو کر پتلی سے گزر کر قرنیہ اور پردہ شبکیہ پر پڑتی ہے۔ راڈز اور کونز (Rods and Cones) رنگوں کو اس پردہ شبکیہ پر منعکس کرتے ہیں یہ تمام رنگوں کو دیکھنے والے اعصاب تک منتقل کر دیتے ہیں۔ یہ اعصاب ان محرکات کو بجلی کی لہروں (Electrical Impulses) میں تبدیل کر دیتے ہیں ان برقی محرکات کو دماغ سمجھتا ہے اور اسے پتہ ہے کہ کیا دیکھ رہا ہے۔ بہ الفاظ دیگر ان برقی محرکات (Electrical Impulses) کو یہ مثالی جسم ہی سمجھتا ہے۔

اسی طرح ناک میں نتھنوں کے ذریعے خوشبو اور بدبو اندر جاتی ہے پھر (Olfactory Nerves) ان کو برقی محرکات میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اور یہ دماغ سمجھتا ہے کہ بدبو ہے یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو۔ یعنی مثالی جسم ہی تمام محسوسات کو سمجھنے کا مرکز ہے اسی طرح زبان کے اوپر سفید سفید سے ابھار ہیں یہ چکھنے کے بلب ہیں اور زبان کے مختلف حصوں میں مختلف ذائقوں کے بلب ہیں۔ کھٹے۔ میٹھے۔ کڑوے۔ کسیلے ذائقوں کے الگ الگ بلب (سفید ابھار) ہیں جونہی ہم مرچ منہ میں ڈالتے ہیں تو کڑواہٹ محسوس کرنے والے بلب کیمیاوی طور پر حرکت میں آتے اور ان محرکات کو چکھنے والے اعصاب تک پہنچاتے ہیں وہاں سے یہ برقی محرکات میں تبدیل ہو کر دماغ میں جاتے ہیں اور دماغ محسوس کرتا ہے کہ مرچیں منہ میں چلی گئی ہیں اسی طرح میٹھا۔ نمکین۔ ترش اور کسیلا ذائقہ دماغ تک پہنچتا ہے۔

غرضیکہ بیرونی دنیا سے مختلف محرکات ان پانچ آلوں سے ہو کر برقی محرکات (Impulses) (Electrical) میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور دماغ صرف انہی برقی محرکات (Impulses) (Electrical) کو ہی سمجھ سکتا ہے۔ ان بیرونی اعضا کا کام میکانکی ہے۔ سننا دیکھنا۔ چکھنا۔ سونگھنا دماغ کا کام ہے اور یہی مثالی جسم کے ساتھ ہوتا ہے

نیند میں یہ مثالی جسم اس مادی جسم کو بستر پر سوتا چھوڑ کر سیر کرتا ہے خوشی و انبساط غم و اندوہ۔ کرب و اذیت کے تمام اثرات اسی مثالی جسم پر مرتب ہوتے ہیں اور وہی ان تجربات سے گزرتا ہے کیونکہ محسوسات کی دنیا اسی مثالی جسم سے متعلق ہے۔ مادی جسم محسوسات سے عاری ہے جب انسان مرجاتا ہے تو یہ مثالی جسم مادی جسم سے ایسے ہی الگ ہو جاتا ہے جیساکہ نیند کے عالم میں الگ ہو جاتا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو نفس بھی ساتھ ہی مرجاتا ہے اسی نفس کے ساتھ دوران خون۔ دل کا دھڑکنا۔ کھانا ہضم ہونا۔ معدے کی حرکت سانس لینا۔ ڈایافرام کا اوپر نیچے ہونا پسینہ آنا۔ پیشاب آنا بول وبراز کا خراج ہونا غرضیکہ اور کافی اعمال جو ہم ارادی طور (Consciously) پر بجا نہیں لاتے دماغ کے اس اندرونی حصے سے منسلک ہوتے جسے عرف عام میں لاشعور (Unconscious) یا نفس کہتے ہیں یہ دماغ کی اندرونی تہوں میں محفوظ ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ زندگی کی ڈور بندھی ہوتی ہے ہم اسے قرآن کی زبان میں نفس کہتے ہیں۔

مثالی جسم (Astral Body) نہیں مرتا۔ وہ ویسے ہی عنفوان شباب میں قائم و دائم رہتا ہے جیسے وہ جنین کے ساتھ تھا۔ موت صرف نفس پر وارد ہوتی ہے (الانبیاء 35) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ○
تمام نفوس موت کا مزا چکھیں گے لیکن وہ روحانی یا مثالی جسم موت کی زد سے باہر ہے یہ وہی

وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي ○

ہے یہ غیر مادی ہے۔ یہ متشکل روحانی جسم ہے فرحت و انبساط۔ غم و اندوہ۔ کرب و اذیت غرضیکہ ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طرح کی کیفیت اسی پر طاری ہوتی ہے۔ اور یہی محسوسات کا اصل مرکز ہے بیرونی دنیا سے بذریعہ مادی جسم جڑا ہوتا ہے۔ حواس خمسہ کو ٹھیک حالت میں کام کرنے کیلئے ایک صحت مند مادی جسم کی ضرورت ہے اور یہی حواس خمسہ بیرونی دنیا کے اثرات کو میکانکی طریقے سے دماغ کے اس حصے تک پہنچاتے ہیں جو مرکز حیات ہے اور مثالی جسم کا ٹھکانا۔ اور گھر۔

موت تین طرح سے وارد ہوتی ہے (1) اللہ جان نکالتا ہے (2) (3) اور موت کے وقت دو قسم کے فرشتے انسان کی جان نکالتے ہیں۔ (النحل 28)

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ، بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (النحل - ٢٨)

ترجمہ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں یہ لوگ اپنے اوپر ستم ڈھاتے رہے تو اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو (اپنے خیال میں) کوئی برائی نہیں کرتے تھے (تو فرشتے کہتے ہیں) ہاں جو کچھ تمہاری کرتوتیں تھیں خدا اس سے خوب اچھی طرح واقف ہے (اچھا تو لو) جہنم کے دروازوں میں جا داخل ہو اور اس میں ہمیشہ رہو گے"

پھر فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ، يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ .

ترجمہ۔ وہ لوگ جن کی روحیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاست کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے ان سے (نہایت تپاک سے) کہتے ہیں سلام علیکم۔ جو نیکیاں تم دنیا میں کرتے تھے اس کے صلہ میں (بے تکلف) جنت میں چلے جاؤ"

پھر فرماتا ہے

ترجمہ۔ اللہ خود نفوس کا خاتمہ ان کی موت کے وقت کر دیتا ہے"

پھر فرماتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ.

ترجمہ۔ کہہ دو کہ ملک الموت جو تم پر تعین کیا گیا ہے وہ تمہارا خاتمہ کرتا ہے جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے"

قارئین کرام موت کا وارد ہونا یوں سمجھ لیجئے کہ اگر بستر میں موت واقع ہو رہی ہے تو سب سے پہلے پاؤں کے انگوٹھوں سے جان نکلنا شروع ہوتی ہے اور پھر اوپر آنکھوں تک آجاتی ہے اس وقت نزع کا عالم طاری ہو جاتا ہے اور ایک میٹھی نیند طاری ہو جاتی ہے انسان اپنے آپ کو ایک تاریک سرنگ میں داخل ہوتے محسوس کرتا ہے اس سرنگ میں اندھیرا ہوتا ہے لیکن اگلا سرا روشن ہوتا ہے تو انسان کافی تنگ و دو (بعض اوقات تڑپنا) کے بعد یہ تاریک سرنگ پار کر لیتا ہے اس کے استقبال کیلئے اس کے مرے ہوئے عزیز و اقارب آجاتے ہیں وہ لپک کر ان کے ساتھ ہو جاتا ہے اور ہوا میں معلق ہو کر تیرنے لگتا ہے۔

"ایک فرضی تمثیلہ"

ایک متقی آدمی تھا نہایت پرہیزگار اور پابند صوم و صلوٰۃ اور طہارت کا خیال رکھنے والا۔ وہ گاؤں سے باہر ایک کچے مکان میں رہتا تھا ایک دفعہ اسے پیچش لگ گئی وہ رفع حاجت کیلئے بار بار باہر جاتا اور استنجا کر کے طہارت کرتا۔ لیکن نقاہت اس قدر بڑھ گئی کہ وہ اٹھنے کے قابل نہ رہا اس نے اندر سے کنڈی لگا دی تاکہ اسے غلاظت میں لتھڑا ہوا کوئی نہ دیکھے نقاہت بہت بڑھ گئی حتکہ اس نے دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس ایک آدمی اندر آیا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے۔ جواب دیا بیمار ہوں۔ اس آدمی نے کہا میں تمہارے لئے ڈاکٹر لاتا ہوں وہ چلا گیا اور ایک سفید لباس میں ملبوس آدمی کو لے آیا اور کہا یہ ڈاکٹر ہیں کمزوری اور ناتوانی اپنی آخری حد کو پہنچ چکی تھی۔ اس ڈاکٹر نے پاؤں کے انگوٹھوں کو چھوا اور پوچھا یہاں درد ہے؟ اس نے کہا نہیں آرام آگیا ہے۔ پھر اس ڈاکٹر نے ٹانگوں کو چھوا اور کہا یہاں درد ہے؟ کہا نہیں آرام آگیا ہے پھر اس ڈاکٹر نے رانوں کو چھوا۔ کہا یہاں درد ہے؟ کہا نہیں آرام آگیا ہے پھر اس ڈاکٹر نے پیٹ کو چھو کر پوچھا یہاں درد ہوتا ہے؟ اس نے کہا نہیں اب آرام آگیا ہے غرضیکہ اوپر آتے آتے اس نے آنکھوں کو چھوا اور پوچھا یہاں تکلیف ہے؟ کہا نہیں بالکل آرام آگیا ہے اور اب مجھے کوئی تکلیف نہیں۔

کچھ دیر بعد باہر شور شروع ہو گیا اور گاؤں کے لوگوں کی آوازیں آنا شروع ہوئیں کہہ رہے تھے دروازہ کھولو۔ جب دروازہ نہ کھلا تو دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئے اور کہنے لگے افسوس یہ مرد مومن مر گیا ہے حالانکہ وہ وہیں اپنے بستر کے پاس کھڑا ان لوگوں کو کہہ رہا تھا کہ نہیں میں تو بالکل ٹھیک ہوں اور تمہارے سامنے کھڑا ہوں لیکن اس کی آواز کسی نے نہیں سنی اور ایسے لگتا تھا کہ وہ اس کو دیکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں رہے تھے کیونکہ کئی آدمی اس کے آرپار گزر گئے اور اس کو سامنے موجود نہ سمجھتے ہوئے سیدھے اس میں سے ہوتے ہوئے گزر گے وہ خود بھی بغیر رکلوٹ کے دیوار میں سے باہر چلا گیا۔ اور دیکھا کہ گاؤں کے لوگ ہجوم کر کے آ گئے ہیں اور اس کے کفن دفن کا بندوبست کرنے میں لگ گئے ہیں۔ جب جنازہ تیار ہوا تو اس نے بھی اپنے جنازے کو کندھا دیا لیکن حیران کن بات یہ تھی کہ کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا تھا کوئی اس کی آواز کو سن نہیں رہا تھا۔ گو وہ ان کو دیکھ رہا تھا اور ان کی باتیں سن رہا تھا وہ ان کے دماغوں میں آنے والے خیالات کو پڑھ سکتا تھا جو باتیں وہ اپنے دماغوں میں سوچ رہے ہوتے وہ سن لیتا گو ابھی تک وہ خیالات زبان پر نہیں آئے تھے وہ قبرستان پہنچے اور جنازہ پڑھنے کے بعد اس کی لاش کو قبر میں آتارنے لگے تو وہ ڈاکٹر اس سے کہنے لگا ذرا تم قبر میں لیٹ کر تو دیکھو کس قدر ٹھنڈی اور پر سکون ہے جب اس کے جنازے کو لحد میں اتار دیا گیا تو وہ بھی ساتھ لیٹ گیا۔ جونہی وہ لیٹا لوگوں نے اوپر سے مٹی ڈالنا شروع کر دی"

قارئین کرام پر واضح ہو گیا ہو گا کہ موت کیونکر اور کیسے وارد ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت اور دوزخ

یہی مثالی جسم جو دراصل فرستادہ روح ہے اسی کو جنت اور دوزخ میں داخل کیا جائیگا آگ سے ان کی کھالیں جلن محسوس اور سارا عذاب برداشت کریں گی لیکن جل کر راکھ نہیں ہوں گی ایسے ہی ان کا کھانا پینا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ رہا ہوگا لیکن انتڑیاں موجود رہیں گی۔ اس کے برعکس جنت میں وہ تمام نعمتیں موجود ہوں گی جس کی خواہش جنتی کریگا اور یوں ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

قارئین کرام یہ تھی ایک مختصر روئیداد زندگی اور موت کی آخر میں چند آیات پیش کی جاتی ہیں

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ، وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ . اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ . مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ . وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ، ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ . وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ، ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ.(ق ١٦ — ٢٠)

ترجمہ۔ اور بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں جب (وہ کوئی کام کرنے لگتا ہے) تو دو لکھنے والے (کراما" کاتبین) جو اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہیں لکھتے ہیں کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔ موت کی بے ہوشی یقینا" طاری ہوگی (تو ہم بتادیں گے) یہ یہی تو وہ (حالت) ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا"

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ موت کی بے ہوشی یقینا" طاری ہوگی اور جان کھینچ کر لبوں پر آجائیگی تو انسان اس چیز کو دیکھے گا جس کا وہ انکار کرتا رہا۔

یہ مادی جسم جو جنین (Embryio) سے شروع ہو کر بچپن لڑکپن۔ جوانی۔ ادھیڑ عمر اور بڑھاپے سے گزرتا ہوا ہر لحہ تبدیل ہوتا رہتا ہے موت اس کو توڑ پھوڑ دیگی اس کا گوشت اور ہڈیاں قبر کے اندر کیڑے کھا جائیں گے اور اگر وہ دفنایا نہیں گیا تو آگ جلا کر رکھ دے گی یا گدھوں اور دیگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانوروں کے پیٹ میں چلا جائیگا یا مچھلیاں کھا جائیں گی لیکن اس مثالی جسم (Astral Body) کو موت نہیں اور نہ ہی یہ تغیر پذیر ہے یہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہا اور ہر چیز کو محسوس کرتا رہا۔ مادی جسم محسوس کرنے والی کوئی چیز نہیں احساسات کا مرکز تو انسان کے اندرونی حصے میں ہے۔ مثال کے طور پر سن کرنے والا ٹیکہ لگا کر بازو۔ ٹانگ یا کسی اور حصے کا آپریشن کریں تو مریض کو قطعاً" درد محسوس نہیں ہوتا کیونکہ اس حصے کا رابطہ ٹیکے کے ذریعے دماغ کے اس حصے سے منقطع کر دیا جاتا ہے۔ اگر جسم میں محسوس کرنے کی صلاحیت ہوتی تو ضرور درد ہونا چاہے ٹیکہ لگا ہو یا نہ لگا ہو۔

قارئین کرام یہ مثالی جسم (Astral Body) ہی اصلی اور حقیقی جسم ہے جسے موت مادی جسم سے الگ کر لیتی ہے۔ یہ روح کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ موت نفس پر طاری ہوتی ہے مادی جسم تو آلو گوشت شلغم دودھ اور مٹھائیاں اور پھلوں کی بدلی ہوئی شکل ہے جو موت کے فوراً" بعد ٹوٹنے پھوٹنے (Disintegration) کے عمل سے دوچار ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اگر اسے جلدی دفن نہ کیا جائے تو گوشت گل سڑ جاتا ہے اور تعفن ناقبل برداشت ہو جاتا ہے۔

جنت میں یہی اصلی جسم یعنی مثالی جسم جائیگا جو جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو گا یا اگر وہ دنیا میں گناہوں میں لتھڑا رہا تو دوزخ میں اپنے کیے کی سزا پانے کے لئے دھکیل دیا جائیگا اور یہی جسم آگ میں جلے گا لیکن بھسم نہیں ہو گا البتہ کچھ مدت کے بعد کھال بدل دی جائیگی جلن محسوس ہو گی اور پیپ اور کھولتا ہوا پانی پیئے گا لیکن پیاس نہ بجھے گی جیسے خواب میں اس خوفناک بلا کے نوکیلے دانت آپ کی کھال ادھیڑ دیتے ہیں خون بہتا ہے اور آپ تمام اذیت محسوس کرتے ہیں صبح کو جب آپ کی آنکھ کھلتی ہے تو آپ کی جلد بالکل ٹھیک ہوتی ہے اور ایک خراش تک نہیں آئی ہوتی یہ تو سب کچھ اس مثالی جسم پر وارد ہوتا ہے۔ یہ مثالی جسم غیر مادی ہے زمان و مکان اس کے اندر سموئے ہوتے ہیں یہ جسم نہایت لطیف ہے یہی اصل جسم ہے اسکی ہڈیاں ہیں خون کی نالیاں ہیں۔ آنکھیں ہیں دل گردے پھیپھڑے ہیں غرضیکہ بالکل مادی جسم کی اس حالت کی طرح جب وہ عنفوان شباب میں ہوتا ہے لیکن یہ تمام اعضا غیر مادی ہیں۔ آپ کو کبھی محسوس نہ ہو گا کہ یہ آپ کا مادی جسم نہیں ہے۔ جیسے خواب میں آپ کو کبھی محسوس نہیں ہوتا کہ حلوہ آپ کے مادی معدہ میں نہیں جا رہا بلکہ مثالی جسم کے معدہ میں جا رہا ہے۔ محسوسات کی حد تک آپ کو حلوہ گرم بھی لگے گا اور اس کی خوشبو بھی آئے گی لیکن صبح اٹھتے ہی اپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کا پیٹ بالکل خالی ہے یہی وہ نقطہ ہے جو کفار مکہ کو سمجھ نہ آسکا کبھی وہ بوسیدہ ہڈیوں کو قبرستان سے لے آتے تھے اور ہاتھ سے چورا چورا کر کے حضور سے پوچھتے تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

قارئین کرام جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ جنت اور دوزخ میں بھی درجات ہیں سب لوگ اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اعمال کے لحاظ سے ان درجوں میں جائیں گے آخر میں یہ عرض کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا بھی دارلعمل ہے اور معاد بھی لوگ مختلف مدارج میں ترقی کرتے رہیں گے اور پھر 7D میں چند لوگ چلے جائیں گے تو پھر

فنافی اللہ یا بقایا اللہ ○

اور وہ لوگ ہوں گے جن کے بارے میں پروردگار فرماتا ہے۔

يَآَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ، ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً . فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ. وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ.

اے نفس مطمعنہ اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے خوش وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ .(الاعراف - ٥٤)

ترجمہ۔ "آگاہ رہو کہ خلق اور امر اسی کا ہے اللہ کل عالموں کی پرورش کرنے والے صاحب برکت ہے"

خلق کرنا اور تخلیق کی ہوئی کائنات میں اپنے قوانین نافذ کرنا اللہ ہی کا ہے۔
پھر فرماتا ہے۔ (الاعراف 54)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ، ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ، يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ.(الاعراف - ٥٤)

ترجمہ۔ "اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں خلق فرمایا پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا۔ دن کو رات سے ڈھانپ دیا سورج چاند اور ستاروں کو اپنے امر سے مسخر کیا"۔
اس آیت میں خلق اور امر الگ الگ استعمال ہوا ہے۔
پھر فرماتا ہے (یسین 82)

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ.(یس - ٨٢)

ترجمہ۔ "یہ اس کا امر ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے کہتا ہے کُن اور وہ ہو جاتی ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولی الامر (النساء 58)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ
(النساء - ۵۸)

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں سے صاحب امر ہیں"

قران حکیم کی اس آیت کو 1400 سال تک حکمرانوں نے کمال چا بکدستی سے غلط معانی پہنا کر اپنے حق میں استعمال کیا اور بنی امیہ بنی عباس اور عثمانیوں نے اولی الامر سے مراد اپنے آپ کو ٹھہرایا اور رعایا کو بیوقوف بنانے کے لئے قرآن کی اس آیت کا غلط مفہوم نکال کر اپنے سیاسی اقتدار کو دوام بخشنے کی راہ نکالی۔ انہوں نے مسلمان رعایا کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے انہیں یہ باور کرایا کہ جس طرح اللہ اور رسول کی اطاعت لازمی ہے اسی طرح ہماری اطاعت بھی لازمی ہے اور اس طرح اپنے آپ کو اولی الامر میں شامل کر لیا (یعنی حاکم وقت) اور اس طرح سادہ لوح مسلمانوں کو چودہ صدیوں تک اپنی غلامی میں جکڑے رکھا۔ خود فسق و فجور اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے رہے اور لوگوں کو یہ باور کرا دیا کہ ان کی اطاعت ایسے ہی کی جائے جیسے اللہ اور رسول کی یعنی وہ ظل اللہ بن بیٹھے۔

قارئین کرام اگر اولی الامر سے مراد حاکم وقت لی جائے تو مسلمان ملکوں میں کئی ایسے وقت بھی آئے جب کہ ان کے حاکم انگریز۔ فرانسیسی۔ ہالینڈ کے عیسائی ان پر حکمران رہے اور آجکل کروڑوں مسلمان ہندوستان میں ہندوؤں کے ماتحت ہیں تو کیا ان مسلمان کو عیسائیوں اور ہنود و یہود کی ایسی ہی اطاعت کرنی چاہیے جیسے اللہ اور رسول کی۔ ہرگز نہیں۔ ہنود۔ یہود۔ نصاریٰ ہرگز اولی الامر نہیں۔ آپ کہیں گے کہ آیت میں لفظ منکم ہے جس کا مطلب ہے۔ "تم میں سے" یعنی ایسے حاکم وقت کی اطاعت لازمی ہے جو تم میں سے یعنی ایسے حاکم وقت کی اطاعت لازمی ہے جو تم میں سے ہو یعنی مسلمان ہو۔ لہٰذا بنی امیہ۔ بنی عباس اور عثمانیوں کی اطاعت ایسے ہی لازم ہے جیسے اللہ اور رسولؐ کی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بنو امیہ۔ بنو عباس اور عثمانی حکمران اولی الامر کے معیار پر پورے اترتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا نہیں قرآن کی رو سے یہ لوگ صاحب امر ہرگز نہیں بلکہ یہ اولی الامر ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آج قارئین کی خدمت میں صدیوں سے ان دنیاوی مسلمان حکمرانوں کی عیاری کا پردہ چاک کر کے اولی الامر کی صحیح تفسیر پیش کی جائے گی۔ لہٰذا ان لوگوں کی سیاسی عیاری کے جال سے نکل کر آپ قرآن پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کہ ان خلفا میں سے اکثر شراب۔ زنا اور دیگر فواحشات کے مرتکب ہوتے رہے لیکن عام مسلمانوں کی مذہبی عقیدت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کمال عیاری سے اپنے آپ کو اولی الامر کہلواتے رہے اور چین کی بنسری بجاتے ہوئے عیاشی کرتے رہے۔

قرآن میں لفظ امر بہت دفعہ استعمال ہوا ہے۔ یہودیوں نے بالواسطہ حضور ختمی مرتبت سے روح کے بارے میں سوال کیا۔ (بنی اسرائیل 85)

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوْحِ، قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ.(بني اسرائيل – ٨٥)

ترجمہ۔ "لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے امر سے ہے۔" تو از روئے قرآن امر کا تعلق روح سے ہے۔ (الاعراف 54)

پھر فرماتا ہے۔

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ○

ترجمہ۔ " آگاہ رہو کہ خلق اور امر اسی کا ہے اللہ کل عالموں کی پرورش کرنے والے صاحب برکت ہے"

خلق کرنا اور تخلیق کی ہوئی کائنات میں اپنے قوانین نافذ کرنا اللہ ہی کا ہے۔

پھر فرماتا ہے۔ (الاعراف 54)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ○

ترجمہ۔ "اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں خلق فرمایا پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا۔ دن کو رات سے ڈھانپ دیا سورج چاند اور ستاروں کو اپنے امر سے مسخر کیا"۔

اس آیت میں خلق اور امر الگ الگ استعمال ہوا ہے۔

پھر فرماتا ہے (یٰسین 82)

اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ○

ترجمہ۔ " یہ اس کا امر ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے کہتا ہے کُن اور وہ ہو جاتی ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرماتا ہے۔(البقرہ116)

وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (البقرة - ١١٦)

ترجمہ۔ "اور جب کسی امر کو طے کرلیتا ہے تو فرماتا ہے کن اور وہ ہو جاتا ہے۔" اس آیت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے امر ہے اور بعد میں خلق جو کن کہنے سے ہوتا ہے۔"

پھر فرماتا ہے۔

حٰمٓ . وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ . اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ . فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ .(الدخان -٣-١)

ترجمہ۔ "واضح روشن کتاب (قرآن) کی قسم ہم نے اس کو مبارک رات (شب قدر) میں نازل کیا بے شک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے تھے اسی رات کو تمام دنیا کے حکمت و مصلحت کے (سال بھر کے) کام فیصل کیے جاتے ہیں یعنی ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔

پھر فرماتا ہے۔(الطلاق12)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ، يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .(الطلاق - ١٢)

ترجمہ۔ "اللہ وہی ہے جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور انہی کے برابر (مثل) زمین بھی۔ ان میں سے ہو کر امر نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ یقیناً" اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔"

اللہ کا امر ان آسمانوں سے ہو کر گزرتا ہے یعنی نازل ہوتا ہے آسمانوں کے فاصلے کئی ارب نوری سالوں کے ہیں ایک نوری سال 58656900000 میل کے برابر ہوتا ہے۔

اتنے طویل فاصلے آنکھ جھپکنے میں طے ہو جاتے ہیں۔

فرماتا ہے۔(القمر49)

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ .(القمر - ٤٩)

ترجمہ۔ "اور ہمارا امر نہیں ہے مگر جیسے ایک پلک کا جھپک جانا۔"

یہاں فرشتوں اور روح کے چڑھنے کا ذکر مناسب ہوگا تاکہ امر کی رفتار کا اندازہ ہو سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔
(المعارج - ٤)

ترجمہ۔ "فرشتے اور روح اسکی طرف چڑھتے ہیں ایک دن اتنا فاصلہ جو تمہارے پچاس ہزار سال کے برابر ہے طے کرتے ہیں۔ آئن شائن کے مطابق اس مادی کائنات میں آخری رفتار روشنی کی ہے جو ایک سیکنڈ میں 186000 میل ہے اس رفتار کو حاصل کرنے کے بعد کوئی بھی مادی شئے چاہے کتنی بڑی کیوں نہ ہو نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ لیکن امر مادی رفتار نہیں اسکی رفتار بہت تیز ہے یعنی عرش سے فرش تک پلک جھپکنے میں نازل ہوتا ہے یعنی پوری کائنات میں ایک ہی لمحے یا لمحے کے بھی کئی کروڑویں حصے میں۔"

قارئین کرام! امر کا تعلق روحانی دنیا سے ہے روح امر رب ہے اس سے اندازہ کریں کہ اس امر کے مالک یا صاحبان امر کون ہیں ہمارے جیسے لوگ جو فسق و فجور کے بھی مرتکب ہوتے ہوں یا جن پر روح امری نازل ہو۔

اب کچھ آیات امر کی مخالفت کرنے کی سزا کے طور پر پیش کی جارہی ہیں۔ (الطلاق 8)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا۔ (الطلاق - ٨)

ترجمہ۔ "اور کتنی ہی بستیوں نے اپنے پروردگار کے امر اور رسولوں کی سرکشی کی پھر ہم نے ان کا حساب بڑی سختی سے لیا اور ہم نے انہیں ایک ناآشنا سے عذاب سے معذب کیا" (الکہف 50)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۔ (الكهف - ٥٠)

ترجمہ۔ "جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ جنوں میں سے تھا پس اس نے (شیطان) اپنے رب کے امر میں فسق کیا۔"

تو گویا امر ربی سے بغاوت فرشتوں کے استاد عزازیل کو شیطان بنادیتی ہے اسی طرح اولی الامر کی حکم عدولی بھی انسان کو کافر بنادیتی ہے۔

اب آیئے ان تمام آیات قرآنی کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ علاوہ اور روحوں کے روح امری کا تذکرہ کن معانی میں ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَفِيعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ .(المومن - ١٥)

ترجمہ۔ "خدائے تعالیٰ بڑے درجوں والا ہے اور عرش کا مالک ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے روح امری القا کرتا ہے تاکہ وہ بندہ قیامت کے دن سے لوگوں کو ڈرائے۔"

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا، مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ .(الشوري - ٥٢)

ترجمہ۔ "اور اس طرح ہم نے اپنی روح امری آپؐ کی طرف وحی کی آپؐ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ ہی ایمان۔ لیکن ہم نے روح امری کو نور قرار دیا اور اس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور یقیناً" آپ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔

ان آیات میں روح امری کو ایک نور قرار دیا ہے جس کی بدولت پیغمبرؐ ہر چیز کو جاننے لگے کتاب بھی اور ایمان بھی۔ پھر فرمایا

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ، سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ . يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ .(النحل - ١)

ترجمہ۔ "اللہ کا حکم آیا (یعنی امر آیا) پس جلدی مت کرو وہ پاک ہے اور بلند ہے اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں فرشتوں کو روح امری دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نازل کرتا ہے تاکہ لوگوں کو جتا دے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

یہ روح امری فرشتے لے کر نازل ہوتے ہیں ان بندوں پر جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور کبھی ایک لحہ کیلئے بھی اس میں شک نہیں کیا۔

فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ .(حم سجدة - ٣٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ۔ "یقیناً" وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر وہ (اس قول پر) قائم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور اس جنت کی خوشخبری لو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا"۔

پھر ایک جگہ فرماتا ہے

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۔ سَلٰمٌ ۚ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔ (القدر - ٥-٤)

ترجمہ۔ "اس رات فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں اپنے اللہ کے حکم سے کل امر لیکر۔ سلامتی کی رات ہے یہاں تک طلوع فجر ہو"۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے چنیدہ بندوں پر روح امری نازل فرماتا ہے۔ یہ روح امری ایک نور ہے۔ اگرچہ انسان میں تین روحیں (نومیہ نباتیہ۔ حسیہ حیوانیہ۔ و نفخت فیہ من روحی) پہلے موجود ہوتی ہیں لیکن یہ چوتھی روح امری ہر انسان پر نازل نہیں ہوتی۔ یہ روح امری حضورؐ ختمی مرتبت پر نازل ہوئی۔ (شوریٰ 52)

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۔ (شوری - ٥٢)

اور اس طرح ہم نے اپنی روح امری آپؐ کی طرف وحی کی آپؐ کے بعد یکے بعد دیگرے آپ کے نائبین پر۔

پیشتر اس کے کہ روح امری کے اوصاف بتائے جائیں انسان کی تین روحوں کا تذکرہ ضروری ہے۔ تاکہ قارئین موازنہ کر سکیں کہ یہ ارواح درجہ بدرجہ بلندی کی طرف لے جاتی ہیں سب سے پہلی روح (ا) روح نامیہ نباتیہ ہے۔ یہ روح البدن ہے جو صرف نباتات میں ہوتی ہے اس روح کی بدولت نباتات میں یہ پانچ قوتیں آجاتی ہیں (ا) ماسکہ (ب) جاذبہ (ج) ہاضمہ (د) دافعہ (ر) مربیہ

(2) روح حسیہ حیوانیہ۔ یہ روح تمام جانوروں میں علاوہ روح نامیہ نباتیہ موجود ہوتی ہے اور اس کی بدولت جانوروں میں یہ پانچ قوتیں آجاتی ہیں (ا) سننا (ب) سونگھنا (ج) دیکھنا (د) چکھنا (ر) چھونا یعنی حواس خمسہ۔

(3) ناطقہ قدسیہ یہ وہ روح ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا تھا

وَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

"جب میں انسان کو سنوار چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تم سجدہ میں گر پڑنا۔ اس روح کی بدولت انسان فرشتوں سے اعلیٰ قرار پایا اور اس میں علاوہ روح نامیہ نباتیہ اور حسیہ حیوانیہ کے تیسری روح کی بدولت یہ پانچ قوتیں انسان میں پیدا ہوتی ہیں۔ (ا) علم (ب) حلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) فکر (د) ذکر (ر) نباہت۔

اس مختصر سے خلاصے کے بعد ہم اس روح کلیہ الہیہ یا روح امری کا جائزہ لیں گے کہ اس کی بدولت کیا ملتا ہے اور کونسی طاقتیں انسان میں آجاتی ہیں۔

(i) ہر بلا میں صبر کرنا۔

(ii) کچھ نہ ملنے کو بہتر سمجھنا۔

(iii) حالت ذلت کو عزت سمجھنا۔

(iv) فنا کی حالت میں باقی رہنا۔

(v) باوجود غنی ہونے کے فقیر رہنا۔

سورہ شوریٰ میں اس روح کو نور قرار دیا ہے۔

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا

لیکن ہم نے روح امری کو نور قرار دیا یا بنایا تو آیئے ایک جھلک اس نور کی حضرت علی کی زبانی سن لیجئے۔ فرماتے ہیں کہ اس روح کی بدولت ہمیں زمان و مکان کی قیود سے آزادی مل جاتی ہے ہمارہ لئے حال، ماضی اور مستقبل سب برابر ہو جاتے ہیں۔ یہاں وہاں سب ختم ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ خدائے متعال القا کرتا ہے روح امری کو جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں سے۔ پس روح امری ایک روح ہے جس کا تعلق براہ راست خدا سے ہے نہیں دیتا اور نہ القا کرتا ہے اس کو مگر ملک مقرب یا نبی مرسل پر یا وصی منتخب پر۔ پس جس کو خدائے منان یہ روح القا کرتا ہے تو اس کو تمام لوگوں سے ممتاز فرما دیتا ہے۔ اور اپنی قدرت اس کو سونپ دیتا ہے اور بمطابق قرآن (رعد 31)----------

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى

(الرعد - ۳)

"ایسے انسان کو یہ قدرت نصیب ہو جاتی ہے کہ پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کرے۔ زمین کو قطع کرے اور مردوں سے باتیں کرے"۔

پس وہ شخص اس روح کے ذریعے سے زندہ کرے مردوں کو اور جاننے لگے تمام گزشتہ اور آئندہ چیزوں کو۔ اور مشرق سے مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک چشم زدن میں سیر کرتا ہے اور جاننے لگتا ہے دلوں کی باتوں کو۔ اور جو کچھ زمین و آسمان پر ہے اور جو کچھ ان میں ہے یہ سب کو جاننے لگتا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو زمین و آسمان جنت و نار کو شگافتہ کریں اور عروج کریں اس کے ذریعے (روح امری) سے آسمانوں پر (معراج) اور نازل ہوں زمین پر۔ اور مشرق و مغرب میں جائیں اور اس کے ذریعے عرش پر پہنچیں اور خدا کے حضور بیٹھیں اور اس عالم امکان کی ہر شئے ہماری اطاعت کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ کہ آسمان و زمین اور شمس و قمر' اور سیارے اور پہاڑ' درخت اور حیوانات اور دریا' جنت اور دوزخ وغیرہ سب کچھ خداوند عالم نے ہمیں اختیار دیا ہے۔ یہ روح امری خاص ہم ہی پر نازل کی اور محض ہمارے ساتھ ہی مخصوص فرمایا۔ باوجود ان تمام باتوں کے ہم کھاتے ہیں پیتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں۔ اور ان تمام چیزوں کو ہم اپنے رب کے حکم سے کرتے ہیں اور ہم ہی وہ بندگان خدا اکرم و معظم ہیں جو اپنے قول و فعل سے ہرگز اس پر سبقت نہیں کرتے اور محض اسی کے امر کی اطاعت کرتے ہیں اور ہم کو خدائے منان نے تمام مخلوقات میں معصومین اور مطہرین بنایا ہے"۔

اس بارے میں حضرت مجدد الف ثانی قیوم کی تعریف میں لکھتے ہیں "اس شخص (قیوم) کے ماتحت اسماء وصفات شیونات اعتبارات اور اصول ہوتے ہیں اور تمام گزشتہ اور آیندہ مخلوقات کے عالم موجودات۔ انسان۔ وحوش۔ پرند۔ نبات۔ ہرذی روح۔ پتھر۔ بحروبر کی ہر شے عرش۔ کرسی۔ لوح۔ قلم۔ ستارہ۔ ثوابت۔ سورج۔ چاند آسمان بروج سب اس کے سائے میں ہوں۔ افلاک و بروج کی حرکت و سکون۔ سمندروں کی لہروں کی حرکت و سکون۔ درختوں کے پتوں کا ہلنا۔ بارش کے قطروں کا گرنا۔ پھلوں کا پکنا۔ پرندوں کا چونچ پھیلانا۔ دن رات کا پیدا ہونا اور گردش کنندہ آسمان کی موافق یا ناموافق رفتار سب کچھ اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بارش کا ایک قطرہ ایسا نہیں جو اس کی (قیوم) اطلاع کے بغیر گرتا ہو۔ زمین پر حرکت وسکون اس کی مرضی کے بغیر ممکن نہیں۔ جو آرام و خوشی اور بے چینی اور رنج اہل زمین کو ہوتا ہے اس کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا۔ کوئی گھڑی کوئی دن کوئی ہفتہ کوئی مہینہ کوئی سال ایسا نہیں جو اس کے حکم کے بغیر اپنے آپ میں نیکی بدی کا تصرف کر سکے۔ غلہ کی پیدائش۔ نباتات کا اگنا غرض جو کچھ بھی خیال میں آسکتا ہے وہ اس کی مرضی اور حکم کے بغیر ظہور میں نہیں آتا۔ روئے زمین پر جس قدر زاہد' عابد' ابرار اور مقرب۔ تسبیح۔ ذکر۔ فکر۔ تقدیس اور تزویہ میں عبادتگاہوں جھونپڑوں۔ کنیوں۔ پہاڑ کی کھوہ۔ دریا کے کنارے۔ زبان۔ قلب روح۔ سر خفی اور نفسی سے شاغل اور معتکف ہیں اور حق تعالیٰ کی راہ میں مصروف ہیں سب اسی کی مرضی سے مشغول ہیں گو انہیں اس بات کا علم نہ ہو اور جب تک ان کی عبادت اولی الامر (قیوم) کے ہاں قبول نہ ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتی۔

(روضتہ القیومیہ جلد اول صفحہ 94)

اس مختصر سے تعارف کے بعد قارئین کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہو گا کہ اولی الامر حاکم وقت کو نہیں کہتے بلکہ یہ وہ بندگان خدا ہیں جن پر روح امری ان تمام خوبیوں کے ساتھ نازل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس بھیجی ہوئی روح امری کی وجہ سے وہ بندہ خدا قضاوقدر کے امور کو جاننے لگتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اولی الامر کی اطاعت بھی واجب قرار دی۔ حاکم وقت اللہ اور رسول کی بریکٹ میں ہرگز نہیں آسکتے وہ محض دنیاوی حکمران ہیں جو کبھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی فسق و فجور میں بھی مبتلا رہتے ہیں۔ ان کی اطاعت اللہ اور رسول کی بریکٹ میں ہرگز نہیں آ سکتے وہ محض دنیاوی حکمران میں جو کبھی کبھی فسق و فجور میں بھی مبتلا رہتے ہیں۔ ان کی اطاعت اللہ اور رسول کی اطاعت کے زمرے میں نہیں آتی۔ یہ تو بنو امیہ۔ بنو عباس اور عثمانیوں کی چالاکی تھی کہ انہوں نے دنیاوی جاہ و حشم اور لشکر و سپاہ کی طاقت کے بل بوتے پر اپنے آپ کو اولی الامر کے زمرے میں شامل کروا لیا اور 1400 سالوں تک خوش عقیدہ مسلمانوں کو مذہب کی آڑ میں بیوقوف بنائے رکھا۔ اور مسلمانوں کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں اپنی اطاعت پر مجبور کیا اور اپنے تمام افعال اور بدکاریوں پر پردہ ڈالے رکھا اپنے آپ کو خلیفہ رسول کہلوایا اور کسی مسلمان کو یہ جرائت نہ ہوئی کہ ان کے اعمال شنیع کا محاسبہ کرے۔ ایک ابوذر غفاری نے ایسا کیا اور اسی کے نتیجہ میں ربذہ کے ریگستان میں بے کجاوہ اونٹ پر رانوں کا گوشت الگ ہو گیا اور بیکسی کی موت نصیب ہوئی۔

اولی الامر حجت خدا ہے اور ہر زمانے میں وہ کرہ ارض پر موجود ہوتا ہے اور لیلتہ القدر جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس رات کو فرشتے اور روح اس حجت خدا پر تمام سال کے قضاو قدر کے مسائل لے کر نازل ہوتے ہیں۔

قرآن حکیم میں امران قوانین کا نام ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی کائنات کو کنٹرول کئے ہوئے ہے (الاحزاب 38)

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا .(الاحزاب – ٣٨)

اور خدا نے امر کو ٹھیک اندازے سے مقرر کیا ہوا ہے"۔ پھر فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ.

اور الله اپنے ہر امر پر غالب ہے پھر فرماتا ہے

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا .

(حم سجدة – ١٢)

ترجمہ۔ پس ہم نے دو یوم میں سات آسمانوں کو تخلیق کا حکم دیا اور ہر آسمان میں اس کے نظم اصول کو وحی کر دیا" پر فرمایا

اِنَّ رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ .(حم السجدة – ١١)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو سات دنوں میں خلق فرمایا پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا دن کو رات سے ڈھاپ دیا سورج چاند اور ستاروں کو اپنے امر سے مسخر کیا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ .(الحج - ٦٥)

ترجمہ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ زمین میں جو کچھ ہے اللہ نے اس کو تمہارا مطیع کر دیا ہے اور کشتی سمندر میں اسی کے امر سے چلتی ہے اور وہ آسمان کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ بغیر اس کے حکم کے زمین پر گر پڑے"

کشتی کا سمندر میں چلنا بھی اللہ کے امر کی وجہ سے ہے۔ گویا ایک قانون ہے۔ یہ قانون یہ ہے کہ اگر کسی چیز کو پانی میں ڈبو دیا جائے تو کچھ پانی باہر گرے گا۔ اگر اس پانی کا وزن اس چیز سے زیادہ ہو تو وہ چیز تیرتی رہے گی اور اگر پانی کا وزن اس چیز سے کم ہو تو وہ چیز پانی میں ڈوب جائیگی یہ اللہ کا بتایا ہوا ایک قانون یا امر ہے اسی طرح پوری کائنات میں کئی قوانین جاری و ساری ہیں جن کی وجہ سے کائنات حرکت پذیر ہے اور ارتقائی عمل سے گذر رہی ہے انہیں قوانین کے نام قرآن کی زبان میں امر ہے۔ انہیں قوانین نے ایک ایٹم (atom) کے 100 ویں (Subatomic particle) سے لیکر بہت بڑے بڑے (Cosars) اور (Pulsars) تک ایک مربوط نظام میں جکڑا ہوا ہے اور مجال ہے کہ سورج۔ چاند۔ زحل یا کوئی دوسری کہکشاں بال برابر بھی اپنے راستے سے ہٹ سکے تمام کائینات کو کچھ قوانین نے بڑی مضبوطی سے جکڑا ہوا ہے اور ان تمام قوانین کے مجموعے کا نام امر ہے۔ یہ قوانین کائینات میں موجود ہیں لیکن غیر مرئی ہیں انہیں کی وجہ سے کائینات مسخر ہے کوئی سائنسدان نہیں بتا سکتا کہ ان کی وجہ کیا ہے۔ یہ چار ہیں وہ چاروں طاقتیں یہ ہیں۔

(1) کشش ثقل (Gravitation)

(2) الیکٹرو میگنیٹک فورس (Electromagnetic force)

(3) ہر ایٹم کے اندر (Strong force)

(4) ہر ایٹم کے اندر (Weak force)

ان غیر مرائی چاروں طاقتوں نے اس وسیع و عریض کائنات کو ایک نہایت مربوط نظام میں جکڑا ہوا ہے اور ساری کائنات کی حرکت و سکون انہیں چار طاقتوں کی مرحون منت ہے اس لئے اولی الامر حاکم وقت کو نہیں کہتے بلکہ وہ بندگان خدا ہیں جو ان طاقتوں پر تصرف رکھتا ہو۔ اور کنٹرول کر سکتا ہو۔ سورج اپنے راستے پر چل رہا ہے لیکن اگر کسی صاحب امر کی نماز قضا ہو جائے اور سورج ڈوب جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ صاحب امر بندہ سورج کو واپس لوٹا دے۔ اور اپنی نماز ادا کرلے۔ اس بارے میں اقبال کا ایک شعر عرض ہے

ہر کہ در آفاق گردد بو تراب۔ باز گرداند ز مغرب آفتاب

اسی لئے اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور اسی صاحب امر کے بارے میں فرمایا

وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۚ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا .(النساء - ۸۳)

ترجمہ۔ اور جس وقت ان کو امن یا خوف کی کوئی بات معلوم ہو جاتی ہے تو اس کو افشا کر دیتے ہیں اور اگر وہ اس کو اپنے رسول اور والیان امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو بات کہ تہ تک پہنچ جانے والے ہیں وہ اس کی (حقیقت) کو سمجھ لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو سوائے تھوڑے لوگوں کے سب شیطان کے پیرو ہو گئے ہوتے"۔

قارئین کرام! اولی الامر وہ ہستیاں ہیں جن پر روح امری نازل ہوتی ہے جو ایک نور ہے وہی ہستیاں قابل اطاعت ہیں نہ حاکم وقت۔ یہ الگ بات ہے کہ بنوامیہ۔ بنو عباس اور عثمانیوں نے کمال چابکدستی سے اپنے آپ کو زبردستی اولی الامر کہلوایا نہ تو ان پر روح امری نازل ہوئی اور نہ وہ کائینات کو مسخر کرنیوالے تھے بہ جبرواکراہ لوگوں کو اپنی اطاعت پر مجبور کیا ورنہ وہ کسی صورت میں اولی الامر کے زمرے میں نہیں آتے اور نہ ان کے اعمال اس بات کے متقاضی ہیں کہ ان کی اطاعت ایسے ہی کہ جائے جیسے اللہ اور رسول کی۔

اولی الامر حجت خدا ہوتا ہے اور ہر زمانے میں اس کرہ ارض پر موجود رہتا ہے۔ اور اسی پر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات کو روح اور فرشتے پورے سال کے قضاو قدر کے مسائل لیکر نازل ہوتے ہیں یہ بات تمام مسلمانوں کو معلوم ہے اسی لئے وہ مساجد میں ان طاق راتوں کو شبینے منعقد کرتے ہیں اور شب بیداری اور عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ ان راتوں میں سے ایک رات کو روح اور فرشتے اس پر نازل ہوتے ہیں یہ اولی الامر ہیں حاکم وقت ہرگز نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نور

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، مَثَلُ نُوْرِهٖ ....

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ، اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ، اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ، يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ، يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ، وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (النور ۳۵)

ترجمہ۔ اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک طاق کی ہے جس میں ایک روشن چراغ ہو وہ چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہو۔ وہ قندیل ایک چمکدار ستارے کی طرح ہے جس کو پاک زیتون کے تیل سے روشن کیا گیا ہو جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی کہ جس کا تیل اتنا چمکدار اور شفاف ہے کہ وہ خود بخود جل اٹھے۔ گو آگ اسے نہ بھی چھوئے نور علی نور۔ اللہ اس نور سے جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اللہ ان مثالوں کے ذریعے بیان کرتا ہے کیونکہ اللہ سب چیزوں کا جاننے والا ہے"

(النور 35) اکثر مفسرین نے نور کو روشنی قرار دیا قارئین کرام کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہے کہ روشنی کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ (Photon) کہلاتا ہے اس لئے اگر نور کو اس طرح کی روشنی مانیں جیسے سورج چاند۔ ستارے۔ بجلی کے بلب۔ لالٹین۔ موم بتی اور دیئے سے نکلتی ہے تو اللہ ایک مادی چیز بن جائیگا جو محال ہے نور سے مراد روشنی صرف اس صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ روشنی بھی چیزوں پر پڑتی ہے اور منعکس ہو کر ہماری آنکھوں تک پہنچتی ہے اور اس طرح اشیا کو دیکھنے میں روشنی ممد معاون ثابت ہوتی ہے اس طرح ایمانی طاقت اور روحانی طاقت سے انسان ان غیر مرئی اشیا کا ادراک کرتا ہے جنکو ہماری مادی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ یہ طاقت بھی نور ہے اور اسی معنی میں استعمال ہوا ہے آسمانوں اور زمین کا نور ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ روحانیت کا بحر بے کراں ہے تمام کائنات خواہ وہ مادی ہو یا غیر مادی سب کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰات

اس کی کرسی تمام آسمانوں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

نور سے مراد باطنی اور روحانی روشنی ہے جس سے غیر مادی اشیا کا ادراک ہوتا ہے۔ اہل باطن اس بات کو خوب سمجھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند آیات ملاحظہ ہوں

قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ...

ترجمہ۔ یقیناً" تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آگئی ہے۔ اللہ اس کے ذریعے سے ان لوگوں کو جو اس کی رضامندی کی پیروی کرتے ہیں سلامتی کے راستے دکھاتا ہے اور ان کو اپنے حکم سے (کفر کی) تاریکی سے (ایمان کے) نور کی طرف نکال لاتا ہے" پھر فرماتا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيهَا هُدًى وَّنُوْرٌ. (المائدة - ٤٤)

ترجمہ۔ یقیناً" ہم نے توریت نازل کی اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پھر فرمایا

وَآتَيْنٰهُ الْإِنْجِيلَ فِيْهِ هُدًى وَ نُوْرٌ (المائدة - ٤٤)

ترجمہ۔ اور ہم نے انہیں انجیل دی اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پھر فرمایا

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ. (الزمر - ٢٢)

ترجمہ۔ تو کیا وہ شخص جس کے سینے کو خدا نے اسلام کے لئے (کھول) کشادہ کر دیا ہے تو وہ اپنے پروردگار کے نور پر ہے۔" پھر فرمایا

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَاه نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَاؕ. (الانعام - ١٢٢)

ترجمہ۔ کیا وہ شخص جو مردہ تھا پس ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہو جن سے وہ نکل ہی نہ سکے۔ پھر فرمایا

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ، نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا .

ترجمہ۔ اس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ذلیل نہ کریگا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں ہاتھ چلے گا وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو ہمارے لئے ہمارا نور کامل کر دے اور ہمیں بخش دے نور سے مراد یہاں ایمان کی روشنی ہے یہ روحانی قوت باطنی چیزوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاننے اور پہچاننے میں مدد دیتی ہے۔ مادی اشیا کو جاننے اور پہچاننے میں سورج اور بلب کی روشنی مدد دیتی ہے۔ لیکن جو چیز غیر مادی ہے اس کو جاننے کے لئے یہ باطنی ایمانی نور ہی کام آتا ہے۔ بظاہر تو حضور ہماری طرح کے ایک بشر نظر آتے ہیں لیکن ایمان کی روشنی میں دیکھنے سے آپ کا مقام قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰي. تک دکھائی دیتا ہے۔ جنہوں نے حضور کو نور ایمان سے دیکھا انہوں نے کبھی ایک لمحے کیلئے بھی حضورؐ کی سرتابی نہیں کی اور جو ظاہری آنکھ سے دیکھتے رہے وہ حضورؐ کو ہذیان کے طعنے دینے سے بھی نہ چوکے۔

جنگ احد میں جب لوگ بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور علیؓ پروانہ وار حضورؐ کی حفاظت کرتے ہوئے کفار کے ساتھ جہاد میں مصروف رہے تو حضورؐ نے بعد میں پوچھا۔ اے علی جب سب بھاگ گئے تو تم کیوں نہیں بھاگے؟ عرض کیا مولا کیا ایمان لانے کے بعد کافر ہو جاتا۔ یہ تھی معرفت رسول ایمان کی روشنی میں۔ اور اس لئے کہ جہاد میں پیٹھ پھیرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے بِئْسَ الْمِهَادِ جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے یہ ہے ایمانی آنکھ سے دیکھنا یہ ہے نور ایمان یہی نور مومنوں کے داہنے ہاتھ چل رہا ہو گا قیامت کے دن۔ اور ان کو جنت کے ان درجات تک رہنمائی کریگا جس درجے کے وہ مستحق ہیں۔

قارئین کرام اب ذرا ایک اور نقطے کی طرف آیئے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کی عقل نے خدا کو سمجھ لیا ہے؟ کیا آپ کے تصور میں خدا آگیا ہے؟ کیا اپ کے ذہن میں خدا کی کوئی واضح تصویر (Perception) ہے کیا کوئی (Conception) ہے کیا آپ نے خدا کو اپنی ذہنی قوتوں سے سمجھ لیا ہے؟ تو جواب آپ کا نفی میں ہوگا۔ اور "یقینا" ہر آدمی کا جواب نفی میں ہوگا۔ کیونکہ خدا نے موسیٰ کو فرمایا لَنْ تَرَانِی اے موسیٰ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ پھر فرمایا۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ اسکی مثل کوئی شے نہیں پھر فرمایا لَا يُدْرِكُهُ الْاَبْصَار آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں

آج تک دنیا کے کسی فلاسفر، سائنسدان، عالم نے یہ نہیں کہا کہ وہ خدا کو جان گیا ہے۔ خدا کو بن دیکھے ماننا اور چیز ہے لیکن کیا ماننا اور چیز ہے۔

پھر وہ فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ.

ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا"

حضرات! عبادت بغیر معرفت کے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ تو ایک طرف خدا کی معرفت ضروری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تاکہ اسکی عبادت معرفت کے ساتھ کی جائے اور دوسری طرف یہ مشکل ہے کہ خدا کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہے۔ کہاں ہے۔ وغیرہ وغیرہ اس مشکل کو خدا نے خود ہی حل فرمادیا ہے اور مندرجہ بالا آیات میں اپنی مثل (Simlitude) مثل نہیں فرمایا۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ، يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (النور ٣٦)

اسی نور سے تمام کائینات منور ہے اسی نور سے معرفت الہی ہوتی ہے ورنہ اللہ تو ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آتا۔

آخری آیت میں فرماتا ہے کہ یہ چراغ ان گھروں میں روشن ہے جن کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔

ترجمہ۔ وہ قندیل ان گھروں میں روشن ہے جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے جن میں صبح و شام وہ لوگ تسبیح کیا کرتے ہیں جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکواۃ ادا کرنے سے نہ تو تجارت ہی غافل کر سکتی ہے نہ (خریدو) فروخت (کا معاملہ کیونکہ) وہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں (خوف کے مارے) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی (اس کی عبادت اس لئے کرتے ہیں) تاکہ خدا انھیں ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے کچھ اور زیادہ بھی دے اور خدا تو جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔"

قارئین کرام! یہ روشنی (نور) ان گھروں میں ہے جن کو اللہ نے بلند کیا جن پر خدا اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو بھی حکم ہے کہ ان پر درود بھیجیں۔ اسی لئے ہم سب مسلمان محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

ترجمہ۔ یہ گھر محمدؐ و آل محمدؐ کا ہے۔ انہیں کی معرفت خدا کی معرفت ہے یہی شجرہ طیبہ ہے اسی گھر میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اسی گھر میں اللہ کے نور کا چراغ روشن ہے اسی گھر سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے اسی گھر سے اہل معرفت نے فیض حاصل کیا اور کرتے ہیں۔ صوفیائے کرام اسی گھر کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کا مرکز سمجھتے ہیں اس گھر سے منہ موڑلینا۔ جہنم میں لے جاتا ہے اور گمراہی کے اندھے کنوئیں میں گرا دیتا ہے یہی وہ گھر ہے جس میں شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں ہیں اور شاخیں آسمان کو چھوتی ہیں اسی گھر کے دروازے پر سلمانؓ فارسی اپنی سفید ریش سے جھاڑو دیا کرتے تھے۔

تو قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی ان آیات میں یہ بات سمجھادی ہے کہ میرا نور اسی گھر سے ساطع ہوتا ہے اللہ کی معرفت اسی گھر کے مکینوں کی معرفت ہے علماسو کے آستانے نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی کی اقسام

قرآن حکیم کی کچھ آیات وحی کے بارے میں اور وہ کن معانی میں استعمال ہوئیں سلسلہ وار اور درجہ واریوں ہیں:۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا .

ترجمہ۔ اس دن زمین اپنی خبریں اس طرح بیان کرنے لگے گی جیسے خدا نے اس پر وحی نازل کی ہو۔ یہ ہے زمین پر وحی

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ (الانعام - ١٢١)

ترجمہ۔ اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے کانوں میں پھونکتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے لڑیں اور اگر تم ان کی بات مان لوگے تو یقیناً" تم مشرک ہو جاؤ گے" یہ ہے شیاطین کی وحی جو وہ اپنے مریدوں کے کانوں میں ان کو گمراہ کرنے کے لیے کرتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا.(الانعام - ١١٢)

ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے شریر آدمیوں اور جنوں کو دشمن قرار دیا جو دھوکا دینے کیلئے ایک دوسرے کو بناوٹی باتیں وحی کرتے رہتے ہیں اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کرتے پس تم ان کو اور ان چیزوں کو بھی جو وہ افترا کرتے ہیں چھوڑ دو"

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ.(النحل - ٦٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ۔ اور تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ تو پہاڑوں میں گھر بنالے اور درختوں میں اور ان اونچے اونچے چھتوں میں بھی جو لوگ بناتے ہیں۔"

یہ وحی جبلت (Instinctive Behaviour) کے معانی میں ہے جبلت وہ پیدائشی خصوصیت ہے جو کسی جانور کو کہیں سے سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی مثلاً بطخ کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں تیرنے لگے گا کہیں سے پیراکی کا کورس کرکے نہیں آتا۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيِّنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَ بِرَسُوْلِيْ

ترجمہ۔ اور جبکہ میں نے (اللہ) حواریوں کی طرف وحی کی تم مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے حواری پیغمبر نہیں تھے ان کو وحی القا کے معنی میں ہے

وَ اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى اَنْ اَرْضِعِيْهِ (القصص ـ ٧)

ترجمہ۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ وہ موسیٰ کو دودھ پلائیں۔ (القصص 7) موسیٰ کی والدہ بھی پیغمبر نہیں تھیں یہاں وحی مامتا کے معانی میں لی جارہی ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنَ ۔(الانبیاء ـ ٢٥)

ترجمہ۔ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی کرتے رہے کہ یقیناً "میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم میری عبادت کرو" یہ دیگر انبیا کی وحی ہے۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ، وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۔(النسآء ـ ١٦٣)

ترجمہ۔ بیشک ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی کی جس طرح کہ ہم نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی اور اس کے بعد نبیوں کو کی۔ اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور اسباط علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی"

ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ .(آل عمران - ٤٤)

ترجمہ۔ (اے رسول) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں۔ یہ علم الغیب کی وحی کے بارے میں ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر حضرت محمدؐ مصطفےٰ کو غیب کا علم نہیں تھا وہ ہوش کے ناخن لیں قرآن میں سورہ جن میں بھی اسی طرح غیب کی خبروں کا حضور پر وحی کرنے کا ذکر ہے

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ.(الانعام - ٥٠)

ترجمہ۔ میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں جو کچھ میری طرف وحی کیا جاتا ہے ۔

قارئین کرام! اب اس کے بعد ایک ایسی وحی کا ذکر آتا ہے جس کے بارے میں تمام مفسرین کی ایک ہی رائے ہے کہ اس وحی کے وقت جبرئیل علیہ السلام موجود نہ تھے وہ سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے تھے اور حضور حتمی مرتبت اللہ کے حضور میں تھے تب یہ سلسلہ وحی شروع ہوا

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ(النجم - ١٠)

ترجمہ۔ (پس اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے کی طرف وحی کی جو کچھ کہ وحی کی کچھ مفسرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ دس قرآنوں کے برابر وحی ہے جو براہ راست بغیر جبرئیل کے وسیلے کے حضورؐ کو ہوئی

اب آیئے دیکھیں کہ انسان کو علم کن ذرائع سے حاصل ہوتا ہے ایک تو ان کے حواس خمسہ ہیں جن کی مدد سے وہ علم حاصل کرتا ہے۔ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ کانوں سے سنتا ہے۔ زبان سے چکھتا ہے۔ ناک سے سونگھتا ہے اور ہاتھوں سے چھوتا ہے لیکن حواس خمسہ سے حاصل کیا ہوا علم نامکمل اور ادھورا ہوتا ہے مثلاً ہماری آنکھ بڑی محدود سی روشنی کو دیکھتی ہے یعنی بنفشی شعاعوں (ultra violet rays) سے سرخ شعاعوں (Infra red rays) تک حالانکہ ان دونوں روشنیوں کے ادھر اور ادھر بہت سی شعاعیں اور بھی ہیں x-rays روزمرہ کا مشاہدہ ہے جسم کے مختلف حصوں کی فوٹو فلم پر تو آجاتی ہے لیکن (x-Ray) شعاعوں کو جسم سے گزرتا ہوا نہیں دیکھ سکتے اسی طرح گاما (Gamma) کاسمک (Cosmic) شعاعیں بنفشی شعاعوں کے اس طرف اور ریڈار۔ ٹی وی۔ ریڈیو کی وغیرہ کے سرخ شعاعوں تک اس طرف موجود ہیں لیکن ہماری آنکھیں انہیں دیکھ نہیں سکتیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کائینات میں موجود اشیا کا مشاہدہ بہت ہی کم (Spectrum) میں کرتی ہیں۔ اس لئے جن چیزوں کا مشاہدہ ہماری آنکھ نہیں کر سکتی ان کا انکار ایسے ہی نہیں کر سکتے اس طرح اس مادی کائینات کا بیشتر حصہ ہماری آنکھوں سے اوجھل رہتا ہے روحانی کائینات کی تو بات ہی اور ہے۔

دوسری حس ہمارے کان ہیں جن سے ہم صوتی لہروں کو سنتے ہیں لیکن یہاں بھی وہی مجبوری لاحق ہے۔ ہم ایک مخصوص frequency سے اوپر اور نیچے نہیں سن سکتے۔ مثال کے طور پر چمگادڑ اڑتے ہوئے ایک آواز (Sonar beam) نکالتی ہے۔ یہ آواز ہمارے کان نہیں سنتے یہ 2000 سائیکل فی سیکنڈ سے اوپر کی آواز ہے یہ ultra Sonic آواز وہ مچھر اور بھنگے پکڑنے کیلئے نکالتی ہے یہ آواز سامنے والی چیز سے ٹکرا کر واپس آتی ہے تو چمگادڑ کو پتہ چل جاتا ہے کہ سامنے دیوار ہے اور کتنے فاصلے پر ہے یا بھنگا ہے اور کتنے فاصلے پر ہے۔ اسی طرح کائینات میں اور بھی آوازیں ہیں جن کو ہم نہیں سن سکتے۔ فرشتوں کی تسبیح۔ چیونٹی کا اپنی چیونٹیوں سے کہنا کہ اے چیونٹیوں! اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان کا لشکر تمہیں بے خبری میں پاؤں تلے کچل دے یہ آواز سوائے سلیمان کے کبھی نے نہیں سنی۔ وہ مسکرا دیئے

اسی طرح ہماری زبان بہت سے ذائقوں کو محسوس نہیں کرتی۔

یہی حال ہماری ناک کا ہے۔ ہم بہت سی خوشبوؤں اور بدبوؤں کو نہیں سونگھ سکتے۔ مگر کتے اور بلیاں اور دیگر جنگلی جانور سونگھ لیتے ہیں۔ چیونٹی بہت فاصلے سے گھی۔ تیل۔ مردہ چھپکلی کو سونگھ لیتی ہے۔ شکاری کتے چور کے کپڑے سونگھ کر اس کا تعاقب کرتے ہیں۔ بارود اور ہیروئن سونگھ لیتے ہیں غرضیکہ ہمارے حواس خمسہ کے ذریعے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہی قلیل ہے

وَمَآ اُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلًا (بني اسرائيل - ٨٥)

ترجمہ۔ اور بعض جانوروں کی حسوں سے بھی کم۔

اب آیئے علم حاصل کرنے کے دوسرے ذرائع دیکھیں ہمارا مشاہدہ ہے کہ بطخ کے بچے کسی تیراکی کے استاد سے کسی تالاب میں تیراکی سیکھنے نہیں جاتے بلکہ تیراکی علم انہیں پیدائیشی طور پر ملتا ہے جونہی وہ انڈے سے نکلتے ہیں آپ انہیں پانی میں چھوڑ دیں وہ فوراً" تیرنا شروع کر دیں گے۔ شہد کی مکھی کسی ڈرائینگ ماسٹر سے مسطر اور پنسل سے شش پہلو خانوں والا چھتہ بنانا نہیں سیکھتی بلکہ یہ علم انہیں پیدائیشی طور پر ہوتا ہے۔ غرضیکہ تمام جاندار چیزوں سمیت انسان تک کچھ علوم اور مہارتیں پیدائیشی طور پر موجود ہوتی ہیں اس طرح کے علم کو ہم جبلت (Instinct) کہتے ہیں ان علوم کو سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی پیدائیشی طور پر مختلف اقسام کی جبلات مختلف جانوروں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہوتی ہیں۔ جہد البقا میں یہی جبلات زندگی کی دوڑ میں کامیابی کا باعث ہوتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو نسلیں معدوم ہو جاتیں اس علم کو بھی خدا نے وحی کے ضمن میں رکھا ہے کہ ہم نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ وہ اپنا چھتہ درختوں اور اونچے اونچے مکانوں اور پہاڑوں میں بنائے۔ غرضیکہ ہر جاندار چیز کو ان جبلات سے نوازا ہے فرمایا ہم نے موسیٰ کو ماں کو وحی کی کہ موسیٰ کے دودھ پلائے یہ بھی وحی کے ضمن میں آیا ہے۔ حالانکہ یہ ماں کی مامتا ہے ہر جاندار اپنی وحی کے مطابق عمل کرتا ہے ان جبلات کی تعداد مختلف جانداروں میں مختلف ہے انسان کو چودہ جبلات سے نوازا گیا ہے۔ جو علم بھی جبلات کے تحت ملتا ہے اس کو بھی قرآن نے وحی کہا۔

اب آیئے علم کی ایک اور قسم کی طرف ایک جاندار خلئے (Living Cell) کے مرکز میں Dioxyribonuclic acid (DNA) ہوتا ہے اور خلئے میں کروموسومز (Chromosomes) ہوتے ہیں جن پر جینز (Genes) ہوتے ہیں یہ وراثت کے تمام تر خواص کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرنے کے بے حد پیچیدہ عمل کو سرانجام دیتے ہیں علم حیاتیات کا کہنا ہے کہ اس DNA میں اتنا علم اور ذہانت موجود ہے جو دس انسائیکلو پیڈیا بر ٹینکا میں بھی نہیں آسکتا اس سے ظاہر ہوا کہ ایک زندہ خلیہ میں جو بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے اتنا علم اور ذہانت موجود ہوتی ہے کہ زندگی کے اس کارواں کو رواں دواں رکھنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔ DNA کے اندر یہ قدرت طاقت۔ ذہانت اور مہارت رکھنے کو بھی خدا نے وحی کے لفظ سے موسوم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کو اس کا وظیفہ حیات ودیعت کر دیا ہے یعنی وحی کر دیا ہے اس وحی کے مطابق وہ خود بخود عمل کرتے ہیں۔

اب آیئے پیغمبروں کی وحی کی طرف۔ یہ رویا یعنی سچی خوابوں واضح طور پر جبرائیل یا اللہ کی آواز کو سنتے ہیں۔ اس میں لطیف اشارہ۔ خواب میں حکم ملنا جیسے حضرت ابراہیم کو حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کے بارے میں تین راتیں متواتر ایک ہی خواب دیکھنا درخت کا آگ میں ہونا اور نہ جلنا اور پھر موسیٰ کو آواز کا آنا کہ میں تمہارا رب تعالیٰ ہوں۔ اے موسیٰ اپنے جوتے اتار دے یہ پاک طویٰ کی وادی ہے۔ کسی چیز کا یک بہ یک سوجھ جانا اور کسی عقدہ کا حل ذہن میں آجانا یہ بھی القا کی مختلف اقسام ہیں۔ پیغمبروں کی وحی اور الہام کی نوعیت ان سے بلند ہے جونہی وہ 40 راتوں کا اعتکاف مکمل کر لیتے ہیں ان کا شعور (Consciousness) کائناتی شعور (Cosmic Consciousness) سے ہم آہنگ ہو جاتا ہے اور پھر ایک ہی frequency پر ہونے کے باعث تمام احکامات الہیہ کو سنتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِقرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الاِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقرَاْ وَ رَبُّکَ الاَکْرَمُ
(العلق - ۲)

(العلق 2) ترجمہ (اے رسول) پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا کریم ہے"

لیکن نزول وحی کوئی آسان امر نہیں جب آنحضرت پر وحی نازل ہونا شروع ہوتی تھی تو آپ کی حالت بدل جاتی تھی ایک دفعہ ایک ناقہ پر سوار تھے تو نزول وحی کی وجہ سے ناقہ کی ناف زمین کو جا لگی۔ نزول وحی کوئی آسان امر نہیں اس لئے جب وحی نازل ہو رہی ہوتی اگر کوئی آدمی اس وقت سوال پوچھ لیتا تو اس کا جواب مل جاتا تھا اور اسی لئے منع کیا گیا تھا کہ ایسے سوال مت پوچھو کہ اگر ان کے جواب دیئے جائیں تو تمہیں پسند نہیں آئیں گے

یَاَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ اَشْیَآءَ اِن تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ ، وَاِن تَسْئَلُوا عَنْهَا حِینَ یُنَزَّلُ الْقُرآنُ تُبدَلَکُمْ ، عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ، وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِیمٌ۔(المائدة - ۱۰۱)

ترجمہ۔ اے ایمان والوں ایسی چیزوں کے بارے میں (رسول) سے نہ پوچھا کرو کہ اگر تم کو معلوم ہو جائیں تو تمہیں بری معلوم ہوں۔ اور اگر ان کے بارے میں قرآن نازل ہونے کے وقت پوچھ بیٹھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی (مگر تم کو برا لگے گا جو سوالات تم کر چکے) خدا نے ان سے در گزر کی اور خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے"

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب وحی نازل ہو رہی ہوتی تو کبھی کبھی شیطان اس میں رخنہ پیدا کرتا وہ سورہ حج کی آیت کا سہارا لیتے ہیں (حج 52)

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُولٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْکِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ (الحج - ۵۲)

ترجمہ۔ اور ہم نے تم سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ کوئی نبی مگر یہ کہ جب اس نے تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں (کچھ) القا کر دیا پس جو شیطان القا کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو محکم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا بڑی حکمت والا ہے تاکہ شیطان نے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ القا کیا ہے اسے ان لوگوں کیلئے آزمائش قرار دے جن کے دلوں میں مرض ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور یقیناً ظالم پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں"

ایک دوسری آیت کا بھی سہارا لیا جاتا ہے (الانعام 112)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (الانعام - ١١٢)

ترجمہ۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے شریر آدمیوں اور شیاطین کو دشمن قرار دیا جو دھوکا دینے کے لئے ایک دوسرے کو القا کرتے ہیں بناوٹی باتیں اور اگر تمہارا پروردگار نہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے پس تم ان کو اور ان چیزوں کو بھی جو وہ افترا کرتے ہیں چھوڑ دو"

اسی طرح (النجم 19)

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى .(النجم - ١٩)

کے بارے میں کچھ لوگوں نے لکھا ہے کہ جب آنحضورؐ یہاں تک پہنچے تو شیطان نے آپؐ کی زبان پر یہ جاری کر دیا کہ "ان کی سفارش بھی اللہ کے ہاں منظور ہے" اور اس پر قریش بڑے خوش ہوئے لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسکو میٹ اور آیت کو اس حالت میں محکم کر دیا جس طرح یہ قرآن میں ابھی موجود ہے۔ تو قارئین کرام۔ یہاں ایک باریک نکتہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ ابہام دور ہو جائے پیغمبر کی طینت پاک ہوتی ہے۔ اس پر غلبہ شیطان نہیں ہوتا اعلان نبوت تو حضورؐ نے 40 سال کی عمر میں کیا تھا لیکن اس سے پہلے بھی آپؐ کو امین اور صدیق کے القابوں سے یاد کیا جاتا تھا کیونکہ نبی نبی ہی ہوتا ہے۔ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور دوسرے قرآن پاک میں

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔

اس آیہ مبارکہ کی رو سے رجس شیطان سے آپؐ کو پاک کیا گیا ہے

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ .(الشعرا ء - ٢١٠)

ترجمہ۔ یہ قرآن شیاطین لیکر نازل نہیں ہوئے اور یہ کام نہ تو ان کے لئے مناسب تھا اور نہ وہ کر سکتے تھے بلکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے محروم ہیں"

پیغمبر اور عام آدمی جب 40 دنوں کا چلہ کھینچتے ہیں تو دونوں میں نمایاں فرق یہ ہوتا ہے کہ پیغمبر پر الہام و وحی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جب کہ عام آدمی اپنی سفلی طبیعت اور طینت کی وجہ سے شیاطین اور جنات سے (Connect) ہو جاتا ہے یعنی اس کا رابطہ اللہ سے نہیں ہوتا۔ یہ تمام عامل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفلی علم کے ماہر ہوتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ. (الشعراء - ۲۲۱)

ترجمہ۔ کیا میں تمہیں بتادوں کہ شیاطین کن پر نازل ہوا کرتے ہیں (لو سنو) وہ لوگ ہر جھوٹے۔ بدکردار پر نازل ہوا کرتے ہیں جو (فرشتوں کی باتوں پر) کان لگائے رہتے ہیں (کہ کچھ سن پائیں) حالانکہ ان میں اکثر تو (بالکل) جھوٹے ہیں۔ یہ عامل (Physchic Field) میں کام کرتے ہیں جبکہ پیغمبر روحانی فیوض سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور یہ روحانی دنیا (Spirtual Field) میں کام کرتے ہیں۔ اس لئے قارئین کرام اس قرآن کو جبرائیل امین کے ذریعے سے حضورؐ تک پہنچایا گیا اس میں دخل شیطان کی قطعی کوئی گنجائش نہیں بلکہ قرآن میں تو یہاں تک ہے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ، اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۔ فاذا قرأناه فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ، ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ. (القيمة - ۱۶)

ترجمہ۔ آپؐ اس (قرآن) کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں تاکہ آپؐ اس کے ساتھ جلدی کریں۔ یقیناً اس قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے ذمے ہے۔ پس جب ہم اسے پڑھادیں پھر آپؐ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں پھر یقیناً ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان کرنا۔

پھر فرمایا

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ، تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ . وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ، لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ، ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ
(الحاقة - ۴۲)

ترجمہ۔ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے تم لوگ جو نصیحت حاصل کرتے ہو وہ نہایت تھوڑی ہے تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اس کا اتارا جاتا ہے اور اگر یہ (محمدؐ) ہم پر بعض باتوں کا افترا کرتا تو ہم ضرور اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر ہم ضرور اسکی شہ رگ کاٹ دیتے۔

قارئین آپ نے دیکھا قرآن میں افترا کی سزا کتنی سخت ہے۔

پھر فرمایا (الواقعہ 77)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ، فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ، لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ، تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ .(الواقعة - ۷۷)

ترجمہ۔ یقیناً" وہ عزت والا قرآن ہے جو پوشیدہ کتاب میں ہے (اسکا) اتارا جانا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔

قرآن میں تحریف و تصریف ناممکن ہے جیسا کہ اوپر کی آیت سے ظاہر ہے اس لئے قارئین کرام! آپ کے ذہن میں شک نہیں رہنا چاہیے۔ یہ وحی کے ذریعے آپؐ پر نازل ہوا اور اس مین سر مو رخنہ یا تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ سارا بندوبست خود خدا نے کیا نہ یہ شاعر کا کلام ہے نہ کاہن کا نہ مجنوں کا اور نہ سحرزدہ کا

میں کچھ چشم دید واقعات اس ضمن میں پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ کاہن اور سحرزدہ کے بارے میں آپ کو معلوم ہو سکے۔ ہمارے گاؤں میں ایک گھر میں ایسے لوگ آئے ہوئے تھے جو جن بھوت کا عمل کر کے لوگوں کی بیماریوں کا علاج کرتے تھے۔ میں بھی تجسس میں وہاں چلا گیا یہ عمل انہوں نے رات کو کیا۔ ایک گھڑے پر کانسی کا تھال الٹا رکھ کر دو چھڑیوں سے بجانا شروع کیا دوسرا آدمی ڈھولک بجا رہا تھا ایک دیا جلا کر دائیرے میں رکھا ہوا تھا۔ چھت سے ایک رسا لٹک رہا تھا۔ جب تھال کی آواز تیز ہوئی تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور دیئے کو سلام کرنے کے بعد رسے کو پکڑ کر گھومنا شروع کیا جوں جوں تھال کی آواز تیز ہوتی گئی وہ آدمی بھی لٹو کی طرح گھومنے لگا حتکہ وہ پاؤں کے ایک انگوٹھے پر گھومنا شروع ہو گیا۔ میرے لئے یہ سب کچھ حیران کن تھا اب وہ آدمی وجد (Trance) کی حالت میں چلا گیا۔ چند لوگوں نے اپنے مریضوں کے کپڑے اندر پھینک دیئے۔ جن کو باری باری سونگھ کر اس نے ان کے حالات اور بیماریوں کی نوعیت بتا دی وہ باتیں بعد میں درست ثابت ہوئیں سوائے چند ایک کے۔

دوسرا واقعہ اس وقت پیش آیا جب میں فوج میں میجر تھا اور سرکاری ڈیوٹی کیلئے سکردو جا رہا تھا موسم کی خرابی کی وجہ سے پرواز منسوخ (Cancel) ہو گئی۔ ہوائی اڈے سے واپس آتے ہوئے لنڈن بکڈپو کے نزدیک ایک تماشا دیکھا میں بھی کھڑا ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ بھیڑ کے درمیان ایک آدمی چادر کے نیچے لیٹا ہوا ہے اور دوسرا عامل اس سے مختلف سوال پوچھ رہا ہے۔ میں نے ایک گذرتی ہوئی ٹیکسی کا نمبر بتانے کو کہا۔ عامل نے معمول سے پوچھا۔ اس نے چادر کے نیچے لیٹے ہوئے ٹیکسی کا نمبر بتا دیا۔ میرے ہاتھ میں ایک روپے کے نوٹ کا نمبر پڑھ دیا۔ اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کے سوالوں کے جواب چادر کے نیچے لیٹے بتا دیئے حالانکہ وہ سوال ان آدمیوں نے عامل کے کان میں بتلائے تھے۔ لیکن جواب معمول دے رہا تھا۔ قارئین پہلا آدمی عامل کے ہپناٹک اثر کے تحت لیٹا ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی frequency پر کام کر رہا تھا جو frequency عامل کے دماغ کی تھی۔ گویا جو عامل سوچتا وہی معمول سوچتا۔ عامل بذریعہ (Thought Conveyance) بتا دیتا بغیر منہ ہلائے۔

ان دو مثالوں (جو چشم دید ہیں) سے واضح ہو گیا کہ چوکی چڑھنا ہپناٹک اثر کے تحت کام کرنا الہام اور وحی سے کوسوں دور ہے یہ تمام شعبدہ بازیاں اور کرشمے یعنی پیش بینی (fore Seeing) پس بینی (Back Seeing) خیالات کا پڑھ لینا (Thought Reading) خیالات کا منتقل کرنا (Thought Conveyance) ٹیلی پیتھی (Telepathy) اور اس طرح کے دوسرے شعبدے نفسیاتی دائرہ کار میں آتے ہیں لیکن وحی اور الہام روحانی دائرہ کار میں آتے ہیں Psychic اور Spiritual دو الگ الگ دائرہ کار ہیں۔ اس لئے کاہن۔ ساحر۔ شعبدہ باز اور پیغمبر میں بہت فرق ہے یہ لوگ پیغمبر کی گرد کو بھی نہیں چھو سکتے۔ بلکہ ان کا آپس میں موازنہ کرنا بھی درست نہیں۔

جب فرعون نے اپنے ساحروں کو موسیٰ کے مقابلے میں بلایا تو انہوں نے رسیاں اور لکڑیاں میدان میں پھینکیں جو ان سے سحر کی وجہ سے رینگنے لگیں۔ موسیٰ نے اپنا عصا کو زمین پر ڈال دیا وہ ایک اژدہ بن گیا اور ان رسیوں اور لکڑیوں جو ناظرین کو نظر بندی کیوجہ سے سانپوں کی طرح لہراتی ہوئی نظر آ رہی تھیں ہڑپ کر گیا ساحر فوراً" سمجھ گئے کہ یہ نظر بندی یا جادو نہیں یہ کوئی اور چیز ہے کیونکہ وہ خود ماہر جادوگر تھے فرق فوراً" سمجھ گئے انہوں نے فوراً" کہا کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لائے اور سجدہ ریز ہو گئے۔ فرعون بڑا ناراض ہوا کہ میرے حکم کے بغیر ہی تم موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لے آئے معلوم ہوتا ہے یہ تم سب کا استاد جادوگر ہے میں مخالف طرف سے تمہاری ٹانگیں اور بازوں کٹوا کر سولی دونگا۔ انہوں نے کہا اب جو تمہارے جی میں آئے کرو ہم حق دیکھ چکے ہیں۔ فرعون یہ بات سمجھنے سے قاصر تھا کیونکہ وہ سحر اور معجزہ میں فرق نہیں سمجھ سکتا تھا ساحر اس فرق کو خوب سمجھ گئے تھے۔

قارئین وحی۔ الہام اور معجزہ اللہ کی طرف سے منتخب بندوں کیلئے ہیں۔ ہر کس و ناکس کسبی طور (Through Practice) پر اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ وہبی چیزیں ہیں اور اللہ کی طرف سے مصطفے بندوں کیلئے ہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک بندہ علم حاصل کرتا جائے اور عبادت کرتا جائے تو آخر کار وہ پیغمبر بن جائیگا یہ مرتبہ کسبی طور پر نہیں وہبی طور پر حاصل ہوتا ہے شیطان لاکھوں برس کی عبادت کے بعد رجیم ٹھہرا۔

وحی کا لفظ مختلف معانی میں قرآن میں آیا ہے۔ زمین پر وحی۔ شیاطین کی آپس میں وحی۔ شہد کی مکھی پر وحی۔ عیسیٰ کے حواریوں پر وحی۔ موسیٰ کی والدہ پر وحی۔ پیغمبروں پر وحی جبرائیل کے ذریعے اور بغیر جبرائیل کے۔ کہیں یہ لفظ جبلت (Instinct) کے معنی ہیں کہیں طینت کے معنی ہیں کہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وحی اور الہام کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ قارئین پیغمبر خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے وہ کسی یونیورسٹی کا فارغ التحصیل نہیں ہوتا۔ آنحضورؐ نے کبھی کسی سکول میں نہیں پڑھا۔ لیکن قرآن آپ پر نازل ہوا۔ یہ وہ کلام ہے جس کے بارے میں عرب کے فصاحت و بلاغت کے ماہر عاجز آگئے اور کہہ اٹھے یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ ان کو چیلنج کیا گیا کہ اگر تم کہتے ہو یہ رسول نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے تو ایک قرآن ایسا بنا لاؤ اور تمام جنوں و انس کو اپنی مدد کیلئے بلا لو جب ان سے یہ نہ ہو سکا تو کہا (ھود 13)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ، قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ.(ھود - ۱۳)

ترجمہ۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس شخص نے اس (قرآن کو) اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے تو تم کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو ایسے دس سورے اپنی طرف سے گڑھ کر لے آؤ۔ اور خدا کے علاوہ جس کو چاہو تمہیں بلاتے بن پڑے مدد کے واسطے بلا لو۔

پھر جب وہ نہ کر سکے تو کہا کہ ایسا ایک سورہ بنا کر لے آؤ اس میں بھی وہ ناکام ہو گئے تو کہہ اٹھے کہ یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ وہ بہترین جج تھے کیونکہ فصاحت و بلاغت ان کے گھر کی لونڈی تھی وہ اپنے آپ کو بولنے والا اور دوسری دنیا کو عجمی یعنی گونگا کہتے تھے۔ جس طرح فرعون کے ساحر سمجھ گئے تھے یہ موسیٰؑ کا عصا جادو سے بلند چیز ہے اسی طرح عرب کے فصاحت و بلاغت کے ماہرین نے اس کلام کو سنا تو دنگ رہ گئے وہ بے ساختہ کہہ اٹھے یہ ہرگز بشر کا کلام نہیں۔ یہ قرآن سراسر معجزہ ہے اور وحی کے ذریعے جناب رسالتماب پر نازل ہوا اس کے لئے یہاں تھوڑی سی وضاحت کر دی جائے کہ

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ.

میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ، اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ .(الشوری ۵۱)

ترجمہ۔ یہ کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اللہ سے براہ راست گفتگو کرے سوائے وحی کے یا پس پردہ سے یا مرسل کے ذریعہ سے تاکہ جیسا چاہے اپنے حکم سے وحی کرے وہ بہت بلند اور عقلمند ہے"

تو اس سے ثابت ہوا کہ بشر تو ہم سب ہی ہیں تو کیا ہمارے اوپر وحی نازل ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے میں ایک مکمل ٹی وی (TV) اور ایک خالی کھوکھے کی کیبنٹ Cabinet ایک جیسی نظر آئیں گی لیکن ٹی وی (TV) ٹرانسمشن صرف اسی سیٹ (Set) میں موصول ہوں گی جس کے اندر تمام کل پرزے اور ٹیوبیں (Tubes) ہوں خالی کھوکھے سے کچھ نظر نہیں آئیگا اور نہ سنا جائیگا حالانکہ دونوں کی کیبنٹ (Cabinets) ایک ہی جیسی ہیں۔ حضورؐ کو اپنے جیسا صرف ظاہربین آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپؐ ایک والد حضرت عبداللہ اور والدہ حضرت آمنہ کی اولاد تھے اور ہماری طرح کھاتے پیتے تھے اور بازاروں میں گھومتے تھے اور جنگ میں زخموں سے خون بھی نکلا تھا اور دانت بھی شہید ہوئے تھے بھوک سے پیٹ پر پتھر بھی باندھے تھے بیماری کی وجہ سے کمزور اور نحیف ہو گئے تھے لیکن ان تمام بشری تقاضوں کے باوجود اپ کی طنیت علیین سے تھی اور وحی الہی کا مقام۔ جیسے ایک ٹی وی کو چلایا جائے تو تصاویر اور آواز آنا شروع ہو جائیں گی۔ اسی طرح وحی والہام خود بخود ہونا شروع ہو جاتا تھا جب خدا کی طرف سے ٹرانسمشن (Transmission) شروع ہوتی ظاہر بین آنکھیں حضور کو بشری لباس میں دیکھ کر یہ کہتی تھیں کہ یہ بھی ہماری طرح کا ایک بشر ہے لیکن وہ اندر کی طنیت کو نہیں جانتے تھے جو ایک مکمل ٹی وی (TV) سیٹ Set کیسطرح پیغام الہی وصول کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ ہر کس و ناکس اس قابل نہیں کہ وہ پیغام الہی سن سکے۔

حال پاکاں راقیاس از خود مگیر
یکساں باشد در نوشتن شیرو شیر
مولانا روم

معراج میں آپؐ نے براہ راست خدا سے گفتگو کی جبکہ بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا سے براہ راست گفتگو کرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضاوقدر

یہ ایک دلچسپ موضوع ہے جس کے بارے میں مختلف زمانوں میں سوالات پوچھے گئے اور عموماً" جوابات تسلی بخش نہ تھے یا اس قدر مبہم اور پیچیدہ کہ کسی کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ مثلاً" ایک سائل سوال کرتا ہے کہ اگر اللہ نے ہماری قسمت میں یہ لکھ دیا ہے کہ ہم نے قتل یا چوری کرنا ہے تو' پھر اس میں ہمارا کیا قصور ہے اور اگر' اللہ کو اس بات کا پتہ نہ ہو کہ میں نے کیا کرنا ہے' تو اللہ عالم نہ ہوا گویا یہ ایک معمے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور پھر پورا قرآن پڑھ لیجئے یہی لکھا ہے کہ اگر تم نیک اعمال بجالاؤ گے تو تم کو جنت ملے گی اور اگر اعمال بد کے مرتکب ہوئے تو دوزخ میں جھونک دیئے جاؤ گے۔

آیئے اس دلیل کے پہلے حصے کو دیکھیں (توبہ 51)

قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا، هُوَ مَوْلَىٰنَا، وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. التوبة - ٥١

ترجمہ۔(اے رسول) تم کہہ دو کہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت نہیں آسکتی مگر وہی جو خدا نے ہمارے لئے (ہماری تقدیر میں) لکھ دیا ہے وہی ہمارا' مالک ہے اور ایمانداروں کو چاہئے بھی کہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔"

اس آیت کو پڑھنے سے ایسا لگتا ہے کہ مصیبتیں ہماری تقدیر میں لکھی ہوئی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

و انا الوارادشیئا ان یقولہ کن فیکون

ترجمہ۔ جب اللہ تعالے کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کن تو وہ ہو جاتی ہے۔"

یعنی جس چیز کے کرنے میں اللہ کا ارادہ شامل ہو اس میں بندوں کا کوئی اختیار نہیں۔ بندوں کے ذاتی اعمال میں اللہ کا ارادہ شامل نہیں ہوتا۔ بندے اپنے فعل میں مختار ہیں چاہے وہ ایک فعل کو کریں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا نہ کریں۔ یہ بات ان کے احاطہ اختیار میں ہے۔ اللہ کا ارادہ ہرگز اس میں شامل نہیں ہوتا یعنی قتل، زنا اور چوری وغیرہ خدا نہیں کراتا بندہ خود اپنی مرضی اور اختیار سے کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات بندوں کے اردے ٹوٹ جاتے ہیں ایک چیز کا ارادہ کیا لیکن وہ نہ کر پائے اس طرح بندوں کے ارادے ٹوٹنے سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

اب رہا علم پروردگار۔ چونکہ خدا علیم ہے اس لئے اس کے علم میں ہوتا ہے کہ کوئی بندہ کتنے گناہ کریگا اور کتنی نیکیاں۔ اللہ کے علم میں ازل سے ابد تک ہر ذرے تک کا علم ہے۔

علم ہونا اور چیز ہے اور کسی کو کسی عمل پر مجبور کرنا دوسری بات اس لئے علم خدا اور ارادہ خدا میں فرق ہے یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ انسانوں کو اپنے اعمال بجالانے میں ارادہ خدا ہرگز ان میں شامل نہیں ہوتا اس لئے جو فعل ہم کرتے ہیں ان کے ہم خود ذمہ دار ہیں جزا سزا۔ جنت دوزخ اس لئے بنائی گئی ہیں اب کوئی بندہ یہ آڑ نہیں لے سکتا کہ چونکہ کو اسی بات کا علم تھا کہ وہ قتل کریگا اس لئے اللہ ذمہ دار ہے رہ گیا معاملہ مصیبت کا تو سنئے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ۔ (الحدید - ۲۲)

ترجمہ جتنی مصیبتیں روئے زمین پر اور خود تم لوگوں پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب) قبل اس کے کہ ہم انہیں پیدا کریں کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوتی) ہے بیشک یہ خدا پر آسان ہے۔

تو ناظرین یہ ہے علم خدا۔ ازل سے ابد تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اور اللہ کا ارادہ انسانوں کے اعمال پر حاوی نہیں یعنی شامل نہیں۔ انسان فعل مختار ہے۔

تو مختصر الفاظ میں علم خدا اور ہے ارادہ خدا اور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ

ترجمہ۔ میں بشری لباس میں تمہاری طرح ہوں مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے قارئین کرام! اس آیت سے اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رسول بھی ہماری طرح ہیں۔ ہماری طرح سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے کہ ہم میں اور رسول میں کوئی فرق نہیں۔ لہٰذا وہ اعتراض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ کہنا کفر ہے حتکہ حاجیوں کو حضور کے روضہ اقدس کے اندر دیکھنے نہیں دیتے اور دور دراز سے آئے ہوئے حاجیوں کو دھکے دیتے ہیں کہ یہ شرک ہے۔ اس ابہام کو دور کرنا ضروری ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ وَ اَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ، هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ، اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ .(الانبياء - ٣)

ترجمہ اور یہ ظالم چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں) یہ رسول ہے ہی کیا تم ہی جیسا تو آدمی ہے کیا تم کھلی آنکھوں جادو کے پاس آتے ہو"

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ . وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ.

ترجمہ۔ اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا کہ ان کے پاس وحی بھیجا کرتے تھے اور اگر تم لوگ خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ دیکھو اور ہم نے ان پیغمبروں کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے"

پھر فرمایا

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ .(ابراهيم - ١١)

ترجمہ۔ ان کے پیغمبروں نے ان کے جواب میں کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے اور رسالت عطا فرماتا ہے۔"

کفار یہ کہتے تھے کہ یہ رسول ہے ہی کیا؟ تم ہی جیسا تو آدمی ہے کیا تم کھلی آنکھوں جادو کے پاس آتے ہو۔ یہ بات تو کفار نے کہی تھی اور رسول اللہ کے اوپر اس اعتراض سے حملہ آور ہوئے تھے کہ رسول تو کچھ بھی نہیں ہمارے جیسا انسان ہے کیوں اس کی مطابعت کرتے ہو۔ اگر اللہ کو رسول بنانا ہوتا تو ہم سرداروں میں سے کسی کو بناتا۔ یا اس رسول کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہوتے یا اس کے بہت سارے باغات ہوتے جن میں چشمے بہہ رہے ہوتے یا فرشتے اس کے ساتھ نازل کئے جاتے۔ وہ کفار قریش ظاہر بین تھے وہ دنیا کے جاہ و حشم کو پیغمبری کیلئے ضروری سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے رسول کو اپنا جیسا آدمی کہہ کر ماننے سے انکار کر دیا۔ آج بھی اگر کوئی شخص یہ کہہ کر اعتراض کرے تو اس میں اور کفار میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ چاہے وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کیوں نہ کہے۔

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ
(المومنون - ۲۳)

ترجمہ۔ اور ان میں سے جو کافر تھے ان کے سرداروں نے کہا کہ یہ (نوحؑ) کچھ بھی نہیں مگر تم ہی جیسا آدمی۔ چاہتا یہ ہے کہ تم سے افضل ہو جائے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتار تا۔ ہم نے تو اپنے باپ داداؤں میں پہلے ایسی بات نہیں سنی"

گویا کفار کے سرداروں نے حضرت نوحؑ پر بھی یہی اعتراض کر کے پیغمبر کا انکار کیا اور کافر رہے۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ. (ابرھیم - ۱۱)

ترجمہ۔ ان کے پیغمبروں نے ان کے جواب میں کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی سے آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ (اور رسالت عطا فرماتا ہے)

کفار ہدایت کیلئے فرشتوں کی انتظار میں رہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں تمہاری ہدایت کیلئے فرشتے بھی اتارتا تو وہ بھی انسانی شکل میں ہوتے۔ اسی لئے ہادی کو بھی انہیں انسانی حدود میں رکھ کر دوسرے انسانوں کے لئے مشعل راہ بنایا جاتا ہے وہ انسانی حدود (Human Limitations) میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہوئے زندگی گزارتا ہے۔ وہ ایک ماں اور باپ سے جنم لیتا ہے وہ بچپن۔ لڑکپن جوانی اور بڑھاپے کی منزلوں سے اسی طرح گزرتا ہے جیسے دوسرے لوگ۔ وہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتا ہے۔ وہ جنگ میں زخمی ہوتا ہے۔ اسے بخار آتا ہے۔ جب طائف کے لوگ اس کو پتھر مارتے ہیں تو خون بہ کر ایڑیوں تک آجاتا ہے غرض دوسرے لوگ اس کو فرشتہ سمجھ کر ایمان نہیں لاتے بلکہ وحی الٰہی (قرآن) کو خدا کا کلام سمجھ کر اور معجزہ مان کر حضورؐ کو امین اور صدیق جانتے ہوئے ایمان لاتے ہیں۔ ان کو خدا کا فرستادہ پیغمبر مان کر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۔ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ. (المومنون - ۳۳)

ترجمہ۔ اور ان کو قوم کے چند سرداروں نے جو کافر تھے اور (روز) آخرت کی حاضری کو بھی جھٹلاتے تھے اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی میں ہم نے انہیں ثروت بھی دے رکھی تھی آپس میں کہنے لگے (ارے) یہ تو بس تمہارا ہی سا آدمی ہے جو چیزیں تم کھاتے ہو وہی یہ بھی کھاتا ہے اور جو چیزیں تم پیتے ہو ان ہی میں سے یہ بھی پیتا ہے" یہ باتیں قوم صالح نے کیں۔ یہ کفار حضرت صالحؑ کو اس لئے پیغمبر ماننے سے انکار کرتے تھے کہ پیغمبر بھی وہی کھانا کھاتا ہے جو وہ کھاتے ہیں وہ وہی کچھ پیتا ہے جو کفار پیتے تھے گویا ان کے ذہنوں میں پیغمبر کا مافوق البشر ہونا چاہئے جو نہ کھانا کھاتا ہو نہ پانی پیتا ہو نہ بول و براز کرتا ہو نہ اس کا جسم ہو اگر شلوار کا آزار بند باندھے تو ہوا میں گرہ لگ جائے یعنی کمر ہی نہ ہو اور نہ اس کا سایہ ہو۔ غرضیکہ وہ جسم وہ جسمانیت سے مبرا ہو۔ نہ کچھ کھائے نہ پیئے کفار کی دلیل کتنی بودی ہے ایک ایسا ہادی جس کا نہ کوئی جسم ہو نہ وہ کھائے نہ پیئے نہ بول و براز کرے۔ وہ تمام انسانی قیود (Human Limitations) سے مبرا ہو تو وہ انسانوں کا ہادی نہیں ہو سکتا کسی مافوق البشر مخلوق کا ہادی ہو سکتا ہے۔ یہ اعتراض کرنے والے کفار جہلا کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انسانوں کے ہادی جن اور فرشتے نہیں انسانی ہیولے میں ہی ہوں گے۔

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ. (المومنون - ۴۷)

ترجمہ۔ (بڑے سرکش لوگ) آپس میں کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی ایسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان دونوں (موسیٰؑ اور ہارون) کی قوم ہماری خدمتگاری کرتی ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی فرعون کے لوگوں نے یہی اعتراض کیا کہ ہم اپنے ہی جیسے دو آدمیوں پر ایمان لائیں اور دوسری بات یہ کہی کہ اسرائیلی قبطیوں کے ماتحت ہیں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ماتحت' اور محکوم قوم کے دو افراد کو وہ اپنا پیغمبر مان لیں غرض یہ اعتراض سب انبیا پر ہوا۔ ظاہر بین لوگ نور ایمان کو تو دیکھ نہیں سکتے تھے وہ پیغمبروں کو اپنے ہی ایسا آدمی سمجھ کر اور دنیاوی حیثیت میں اپنے سے کمتر دیکھ کر ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ یہی بات حضورؐ کو بھی کفار قریش نے کہی وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ حضورؐ اس انسانی لباس میں ایک نور ہیں۔ اللہ نے اس نور کو سب سے پہلے خلق فرمایا جب آدم مٹی اور پانی کی حالت میں تھے۔ انسانی لبادہ اس لئے اڑھا دیا گیا تھا کہ انسان انؐ سے مانوس ہو کر استفادہ کر سکیں ورنہ انسان آپؐ سے ہدایت حاصل نہ کر سکتے۔ حضورؐ اللہ کے نور سے ہیں اور اسی نور کی وجہ سے لوگ آپ پر ایمان لائے آپؐ کے منہ سے نکلا ہوا کلام خدا کا کلام کہلاتا ہے۔ قرآن حضورؐ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا کلام ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ قران ہے اور ہم نے مان لیا کہ یہ قرآن ہے چونکہ آپ صدیق ہیں۔ قریش اگر عاجز آئے تو قرآن کے معجزے سے اب آیئے یُوحٰی اِلَیّ کی طرف۔ پچھلے باب میں وحی کے بارے میں تفصیلی بحث ہو چکی ہے صرف یہاں حضورؐ کی ایسی وحی کا ذکر کرنا ضروری ہے جو شب معراج آپؐ پر بغیر کسی وسیلے کے ہوئی۔

فاوُحٰی الیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوحٰیؕ (النجم - ۹)

ترجمہ۔ خدا نے اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی سو بھیجی۔ کچھ مفسرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ دس قرآنوں کے برابر وحی ہے۔ جو بغیر جبرائیل کی وساطت سے براہ راست حضورؐ پر ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۤءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاۤءُ. (الشوری - ۵۱)

ترجمہ۔ اور کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا سے براہ راست بات کرے مگر وحی کے ذریعے سے (جیسے داوُدؑ) یا پردہ کے پیچھے سے جیسے (موسیٰؑ) یا کوئی فرشتہ بھیج دے غرض وہ اپنا اختیار سے جو چاہتا ہے پیغام بھیجتا ہے بیشک وہ عالیشان حکمت والا ہے"

قارئین کرام! ذرا غور فرمائیے کہ بشر کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ براہ راست خدا سے ہمکلام ہو جیسا کہ اوپر والی آیت سے ظاہر ہے لیکن حضورؐ پر نور کیسے بشر ہیں کہ براہ راست خدا سے ہمکلام ہوئے معراج کی شب۔

تو آپ کی سمجھ میں آگیا ہو گا کہ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ کا کیا مطلب ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متشابہات

قرآن حکیم کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:-

(ا) محکمات

(ب) مقطعات

(ج) متشابہات

قارئین کرام! محکمات تو وہ آیات ہیں جو بالکل واضح ہیں۔ یعنی نماز قائم کرو۔ زکواۃ دو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ تکبر نہ کرو وغیرہ وغیرہ مقطعات وہ حروف ہیں جو کچھ سورتوں کے آغاز میں لکھے ہوئے ہیں جیسے

الٓمٓ . الٓمٓرٰ . الٓمٓصٓ . صٓ . كٓهٰيٰعٓصٓ . طٰهٰ . طٰسٓمٓ يٰسٓ

وغیرہ یہ حروف مقطعات کہلاتے ہیں اور ان کے بارے میں مفسرین کی مختلف آرا ہیں جن کو بعد میں پیش کیا جائیگا۔ پہلے متشابہات کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

آپ کے لئے چند آیات پیش کی جاتی ہیں بمع ترجمہ تاکہ آپ دیکھ سکیں کہ اگر ان آیت کا لفظی ترجمہ کیا جائے تو صورت حال کیا بنتی ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ . وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ .

(الرحمن - ۲۵-۲۶)

ترجمہ۔ سب جو اس (زمین) پر ہیں فنا ہونے والے ہیں اور باقی رہیگا اللہ ذوالجلال والاکرام کا چہرہ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ . (البقرۃ - ۲۱۰)

ترجمہ۔ کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کے سایہ میں ان کے پاس آئے اور فرشتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں اور سب معاملہ کا فیصلہ ہو جائے"

پھر فرمایا۔

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.(آل عمران - ٧٦)

ترجمہ۔ اور نہ خدا ان سے بات کریگا اور نہ ان کی طرف نظر بھر کر قیامت کے دن دیکھے گا۔"

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ، اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ.(ص - ٧٥)

ترجمہ۔ اللہ نے فرمایا اے ابلیس اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس نے منع کیا جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا آیا تو نے خود سے بڑائی چاہی یا تو عالین سے ہے؟"

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ .

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ.(الزمر - ٦٧)

ترجمہ قیامت کے دن ساری زمین اسی کی ملکیت ہو گی اور آسمان اس کے دہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے"

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ.(القلم - ٤٢)

ترجمہ۔ قیامت کے دن خدا کی پنڈلی کھول دی جائے گی۔

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا .(الفجر - ٢٢)

ترجمہ۔ تمہارا رب آئیگا اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ.(القيمة - ٢٢)

ترجمہ۔ اس (قیامت) دن اکثر چہرے چمکتے ہونگے اور اپنے خدا کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ.(الرعد - ۲)

ترجمہ۔ پھر چڑھ گیا خدا عرش پر"

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى . (النجم - ۹)

ترجمہ۔ جب رہ گیا دو کمانوں کا فاصلہ یا اس سے بھی کم۔

قارئین کرام! ان آیات کا ترجمہ من وعن اردو میں کر دیا گیا ہے اور اگر یہی ترجمہ درست مان لیا جائے تو پھر خدا کی پنڈلی۔ خدا کا دایاں ہاتھ۔ خدا کے دونوں ہاتھ۔ خدا کا چہرہ۔ خدا کا عرش پر چڑھنا لوگوں کا خدا کی طرف دیکھنا۔ رب کا آنا فرشتوں کے ساتھ۔ خدا سے دو کمانوں کا فاصلہ یا اس سے بھی کم۔ خدا کے دونوں ہاتھ کھلے ہونا کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کوئی مجسم چیز ہے اور اس کی شکل انسان کی طرح ہے۔ اس کا چہرہ ہے۔ دو ہاتھ ہیں وہ چڑھتا اور اترتا ہے اور آتا ہے۔ دو کمانوں کا فاصلہ یا اس سے بھی کم خدا کو ایک جگہ پر ٹھہرا ہو ظاہر کرتا ہے۔

اب کچھ اور آیات ملاحظہ ہوں

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا .(طه - ٨٤)

ترجمہ۔ جس دن پرہیزگاروں کو (خدائے) رحمن اپنے سامنے مہمانوں کی طرح جمع کریں گے۔"

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

(البقرة - ١٧٤)

ترجمہ۔ اور قیامت کے دن خدا ان سے بات تک تو کریگا نہیں اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کریگا اور انہیں کیلئے دردناک عذاب ہے"

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ.(القصص - ٨٨)

ترجمہ۔ اس کے چہرے کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے"

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيْمًا.(النساء - ١٦٤)

ترجمہ۔ اور خدا نے موسیٰ سے (بہت سی) باتیں کیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ .(المائدة - ۱۱۶)

ترجمہ۔ کیونکہ تو میرے دل کی (سب بات) جانتا ہے ہاں البتہ میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ .(الانعام - ۱۰۵)

ترجمہ۔ یہ لوگ صرف اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار خود (تمہارے پاس) آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں"

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا، فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ.(الملك - ۱۶)

ترجمہ۔ یا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ جو آسمان میں ہے کہ تم پر پتھر بھری آندھی چلائے اور تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا۔

قارئین کرام! اگر یہی ترجمہ مان لیا جائے تو خدا محدود ہو کر رہ جائیگا جسے قابو کر لینا کوئی بڑی بات نہ ہوگی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان آیات کو جو گول گول ہیں متشابہات کہتے ہیں جن کے صحیح معنی صرف خدا۔ رسول اور وہ جو راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں۔ قرآن میں اور بھی متشابہات ہیں طوالت کی وجہ سے ان کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ ایک آیت میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ سارا قرآن متشابہات ہے (ان کے لئے جو کافر ہو گئے ہیں) اور ایک جگہ یہ لکھا ہے کہ سارا قرآن محکمات ہے (ان کے لئے جن پر قران نازل ہوا) (ھود I)

الٓرٰ، كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ.(هود - ۱)

ترجمہ۔ الر۔ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں۔　　اب آیئے حروف مقطعات کی طرف۔ ان کی ترتیب قرآن حکیم سے یوں ہے

الٓمّٓ - الٓمّٓ - الٓمّٓصٓ - الٓرٰ - الٓرٰ - الٓرٰ - الٓرٰ - الٓرٰ - كٓهٰيٰعٓصٓ - طٰهٰ
طٰسٓمّٓ - طٰسٓ - طٰسٓمّٓ الٓمّٓ - الٓمّٓ - الٓمّٓ - الٓمّٓ - الٓمّٓ - يٰسٓ - صٓ -
حٰمٓ - حٰمٓ - حٰمٓ - عٓسٓقٓ - حٰمٓ - حٰمٓ - حٰمٓ - حٰمٓ - قٓ - نٓ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل مقطعات تیرہ ہیں ان میں سے کچھ کو دہرایا گیا ہے۔ اور ان کی مجموعی تعداد 29 بنتی ہے۔ ان حروف مقطعات کے بارے میں ایک عالم دین نے اپنی تفسیر میں یہ لکھا ہے۔ یہ مہمل اور بے معنی الفاظ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عرب میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی اہم بات یا تقریر کرنی ہوتی تو کچھ الفاظ یا جملے مہمل اور بے معنی کہا کرتے تھے۔ قارئین کرام! دیکھا آپ نے اس مفسر کی رائے۔ بجائے اپنی جہالت کا اظہار کرنے کے قرآن کو مہمل اور بے معنی کہہ دیا۔ ان کو یہ علم نہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے نعوذ باللہ مہمل اور بے معنی کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا کیا جائے کچھ لوگوں کو اپنی قرآن فہمی کے بارے میں بہت غلط فہمی ہے۔ وہ تفسیر بالرائے کرنے کے عادی ہیں۔ خیر چھوڑیئے اس بات کو اب ہم دیکھیں گے کہ یہ حروف مقطعات جو قرآن حکیم کا جزو ہیں۔ ان کے معانی عوام الناس کو کیوں معلوم نہیں۔ یقیناً" جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو ضرور لوگوں نے ان کے معانی پوچھے ہوں گے۔ اور اگر پوچھے تھے تو حضورؐ نے کیا معنی بتائے تھے۔

قارئین کرام! یہ بامعنی الفاظ ہیں یہ قرآن کے Codes ہیں یہ ہر کس و ناکس کے لئے نہیں۔ ان کے معانی خدا جانتا ہے رسول جانتے ہیں اور وہ جانتے ہیں جن کے بارے میں فرمایا

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

ترجمہ۔ پھر ہم نے وارث بنا دیا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفیٰ بنایا" ان حروف کے معنی قرآن کے وارثوں کو معلوم ہیں۔ ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو نہیں۔
آپ کہیں گے کہ قرآن تو سب کیلئے ہدایت کی کتاب ہے تو پھر اس میں ایسی ہدایات کیوں ہیں جن کو سوائے خدا۔ رسول اور قرآن کے وارثوں کے کوئی نہیں جانتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن میں ایک آیت یہ بھی ہے۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى.
(الرعد - ۳۱)

ترجمہ۔ اور اگر کوئی قرآن ایسا (نازل ہوا) ہوتا جس کی برکت سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) چل کھڑے ہوتے یا اس کی وجہ سے زمین (کی مسافت) طے کی جاتی اور اس کی برکت سے مردے بول اٹھتے بلکہ سب کام کا اختیار خدا کو ہی ہے"

جب قرآن کا یہ دعوی ہے تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی مسلمان قاری پہاڑ تو درکنار پتھر کا ایک معمولی سا ٹکڑا نہیں چلا سکتا رمضان میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے لیکن زمین قطع ہوتے نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھی اور نہ ہی کسی قاری کو مردوں سے ہمکلام ہوتے دیکھا ہے۔ بلکہ یہ ضرور دیکھا ہے کہ جب کسی پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو سورہ یٰسین اس کے پاس اس لئے پڑھی جاتی ہے کہ اس کی جان جلدی نکل جائے۔

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کے مندرجہ بالا دعوے یا تو نعوذ باللہ غلط ہیں یا پھر آیات قرآنی کو کسی خاص ترتیب سے پڑھا جائے تو مندرجہ بالا اثرات مرتب ہوتے ہیں ورنہ نہیں۔ آپ کو یہ بات ایک مثال سے واضح کی جاتی ہے۔ فوج میں سگنل کور کا ایک میجر ہوتا ہے جسے (CryptoOfficer) کہتے ہیں۔ اس کی سیکیورٹی کلیرنس بڑی سختی سے کی جاتی ہے کیونکہ اس آفسر کے پاس (Code Slidex) ہوتا ہے اور جب بھی GHQ سے کوئی خفیہ پیغام وائرلیس پر دیا جاتا ہے تو اس پیغام کو ہر وائرلیس سیٹ پر سنا جاسکتا ہے حتیٰ دشمن بھی سن لیتا ہے لیکن اس پیغام کو صرف وہ افسر ہی سمجھ سکتا ہے وہ (Sidex Code) اس پیغام پر رکھتا ہے اور اپنے جرنیل کو بتاتا ہے کہ C-IN-C نے کہا ہے کہ دائیں سے حملہ کرو وغیرہ وغیرہ

قارئین کرام! اگر یہ پیغام صاف صاف کھلی زبان میں ہوتا تو دشمن کو پتہ چل جاتا کہ ابھی دائیں سے حملہ ہوگا تو ملک کا نقصان ہوتا لڑائی کا نقشہ بدل جاتا۔ تو Code کی ضرورت اس لئے ہے کہ راز افشا نہ ہو۔ یہ Code صرف ایک چنیدہ میجر کو دیئے جاتے ہیں جس کے بارے میں یقین کرلیا جاتا ہے کہ وہ کسی قیمت پر بھی راز افشا نہیں کریگا بتایا جاتا ہے یہی حال قرآن کے حروف مقطعات کا ہے۔ جن کی مدد سے وہ سارے کام سرانجام دیئے جاسکتے ہیں جن کا دعویٰ قرآن نے سورہ رعد کی 30 آیت میں کیا ہے۔ جب موسیٰ 70 ہزار میں سے 70 چنیدہ متقیوں کو لے کر کوہ طور پر گئے تو ایک تجلی سے موسیٰ بےہوش ہوگئے اور وہ آدمی مرگئے۔ ان کو پھر زندہ کیا گیا۔ مردے زندہ ہوئے۔

آصف بن برخیہ جو حضرت سلیمان کے وزیر تھے ان کے پاس عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ یعنی کتاب کے علم سے کچھ علم انہوں نے کہا میں ملکہ سبا کے تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آتا ہوں اور واقعی تخت وہاں آگیا۔ واقعی سلیمان کے دربار اور تخت کے درمیان سے زمین قطع ہوئی اور پلک جھپکنے میں تخت وہاں موجود تھا۔ اگر یہ Codes ہر کسی وناکس کو بتا دیئے جائیں تو تمام کائنات کا نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے۔ اس لئے یہ حروف مقطعات قرآن کے (Codes) ہیں اور (Crypto Officer) کی طرح صرف رسول اور نائب رسول کو بتائے گئے ہیں جن پر روح امری نازل ہوتی ہے جن کی ہر شیطان سے حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ ہستیاں ان Codes کا غلط استعمال نہیں کرتیں اللہ فرماتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الَّذِيٓ اَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ، فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاوِيْلِهٖ ، وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ، وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ، كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ.

(آل عمران - ۷)

ترجمہ۔ (اے رسول) وہی وہ خدا ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی اس میں کی بعض آیتیں تو محکم (بہت صریح) ہیں وہی اصل کتاب ہیں اور کچھ متشابہ (گول گول جس کے معنی میں سے پہلو نکل سکتے ہیں) پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ انہیں آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ فساد برپا کریں اور اس خیال سے کہ انہیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں بڑے پایہ پر فائز ہیں ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے یہ سب (محکم ہو یا متشابہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور عقل والے ہی سمجھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں"۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ راسخون فی العلم کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے ہاتھ نیکی کن زبان سچی۔ دل مستقیم ہوں اور جو حرام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہوں اور یہ ظاہر کہ یہ صفات حضرت رسول اللہ اور آئمہ معصومین کے سوا کسی میں نہ پاؤ گے۔ کیونکہ ان کے سوا اس امت میں کوئی ایسا نہیں کہ جن کے ہاتھ نیکی کے سوا ظلم - زبان نے سچ کے سوا جھوٹ۔ دل نے استقامت کے سوا کجی - اور پیٹ اور فرج نے حلال کے سوا حرام اختیار ہی نہ کیا ہو (تفسیر در منثور جلد 2 صفحہ 7 مطبوعہ مصر)

دیکھئے قرآن نے ان معصومین کی گواہی دی۔ ان کی نیکی کیلئے پڑھیں۔ سچائی کیلئے پڑھیں قل تعالو (آیت مباہلہ) جب نجران کے عیسائیوں نے حضورؐ کے ساتھ مباہلہ کیا تو آنحضور کی صداقت کی گواہی کچھ بچوں نے دی یعنی حضرت علی - فاطمۃ الزہرا۔ حسن اور حسین نے نے۔ اور استقامت کیلئے پڑھیں

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

حم السجدۃ - ۳۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ۔ یقیناً" وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر وہ (اس قول پر) قائم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ تم خوف کرو اور نہ غم کھاؤ اور اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

تو قارئین کرام! متشابہات کے معانی اللہ جانتا اور دوسرے راسخون فی العلم جانتے ہیں رسول اللہ بھی انہیں راسخون فی العلم میں شامل ہیں جیسا کہ آل عمران کی ساتویں آیت سے ظاہر ہے قارئین ہر کس و ناکس راسخون فی العلم میں داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ ان متشابہات کے معانی یا اللہ جانتا ہے یا راسخون فی العلم اس سے صاف ظاہر ہے کہ راسخوان فی العلم مالک بن انس کی روائت کے مطابق آل محمدؐ ہیں اور کوئی نہیں اور مقطعات کے Codes بھی انہیں کو معلوم ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید

قارئین کرام! اب سب سے مشکل مسئلہ بیان کیا جاتا ہے یہ ہے مسئلہ توحید۔ خدا کے بارے میں فلسفے۔ سائنس اور مذہب نے جو جوابات دیئے ہیں مقدور بھر کوشش کی جائیگی کہ ان تمام جوابات کو آپ کے سامنے پیش کیا جائے اور دیکھتے ہیں کہ ہم خدا کو جانتے ہیں کہاں تک کامیاب ہوتے ہیں۔
سب سے پہلے یہ بتادینا ضروری ہے کہ <جاننا> سے کیا مراد ہے میں نے ایک میز دیکھی تو جان لیا کہ یہ کیا ہے میز کی شکل ضورت آنکھوں سے دیکھی۔ ہاتھوں سے اسے چھوا تو میز کی ماہیت معلوم ہوئی۔ سائنس اس طرح کے جاننے کو مانتی ہے۔ سائنس خدا کو بھی اس طرح جاننا چاہتی ہے۔ اگر خدا کوئی مادی شے ہے تو ہماری آنکھیں ضرور اسے دیکھ لیں گی۔ ہم اسے چھو کر محسوس کر لیں گے۔ لیکن اگر ایسا نہیں تو پھر خدا کو نہیں جان سکتے۔ جس طرح پانی گزوں سے نہیں ناپا جاتا اس طرح خدا حواس خمسہ کی گرفت سے باہر ہے۔

عقل۔ قوت متخیلہ۔ اور دیگر ذہنی قوا خدا کا احاطہ نہیں کر سکتے خدا مادے کا خالق ہے۔ اس لئے مادی قیود اور پیمانوں سے اسے نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہاں یہ بات ہے کہ مخلوق کو سمجھنے سے خالق کی صناعی کی معرفت ضرور ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک کار۔ جہاز۔ اور کمپیوٹر کو دیکھنے سے ان کے موجدوں کی صلاحیتوں کا اندازہ ہو جاتا ہے اسی طرح مادے کو جاننے سے مادے کے خالق کی صناعی کا اندازہ ہو جاتا ہے تو آیئے پہلے یہی راستہ اپناتے ہیں اور دیکھیں کہ مادہ کیا ہے اور اس کی ماہیت کیا ہے اور کن قوانین کے تحت وہ کام کرتا ہے مادہ کے 109 عناصر ہیں اور اسکی چھوٹی سے چھوٹی شکل ایک ایٹم (Atom) ہے ہر عنصر الیکٹران۔ پروٹانز اور نیوٹران کی مختلف تعداد سے بنتا ہے۔ مثلاً" ہائیڈروجن میں سب سے کم الیکٹران (Electrons) ہوتے ہیں یعنی ایک الیکٹران اور ایک پروٹان ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا عنصر ہیلیم (Halium) ہے اور اسی طرح یورینیم (Uranium) میں 92 الیکٹران اور 92 پروٹانز ہوتے ہیں۔ یعنی ایٹم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کروڑوں مرکبات اور اشیا بناتے ہیں مثلاً" H_2O پانی کا مالیکول ہے جس میں ہائیڈروجن کے دو ایٹم اور آکسیجن کا ایک ایٹم ہوتا ہے۔

جب کچھ نہ تھا تو خدا تھا۔ اللہ تعالیٰ۔ نے اپنی کمال حکمت سے غیر مادہ سے مادہ تخلیق کیا۔ جسے آج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مادہ کو توانائی میں تبدیل کرنے سے مادے اور توانائی کی نسبت $E=mc^2$ ہے۔ کائنات ایک نقطہ تھی۔ جب غیر مادہ ایک زبردست دھماکے سے پھٹا تو کھربوں کھربوں ٹن مادہ وجود میں آگیا۔ اس دھماکے کو سائنسدان (Big Bang) کہتے ہیں۔ پوری کائنات ہائیڈروجن سے معمور ہو گئی اور پھر fission اور Fusion کی وجہ سے مختلف عناصر بن گئے اور ان عناصر سے بے شمار کہکشائیں بن گئیں اور لاکھوں نظامہائے شمسی بن گئے۔ یہ سب مادی کائنات ایک مربوط نظام میں جکڑی ہوئی ہے نہ سورج کی مجال کہ اپنا راستہ بدل دے۔ نہ چاند اپنا مدار بدلتا ہے۔ زحل۔ مریخ اور پلوٹو وغیرہ اپنے اپنے مداروں میں چکر لگا رہے ہیں

وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۝

ان کی رفتار ان کی کمیت اور ان کے ایک دوسرے سے فاصلے بہت نپے تلے ہیں۔ یہ تمام کرے اپنے فاصلوں کو قائم رکھے ہوئے فضاؤں میں معلق ہیں۔ یہ تمام اپنے اپنے مداروں میں بغیر ایک دوسرے سے ٹکرائے ہوئے تیر رہے ہیں اور قوت ثقل (Gravitation) تمام کو ایک مربوط نظام میں جکڑے ہوئے ہے کشش ثقل کا فارمولا یہ ہے

$$F_c \ \alpha \ \frac{m_1 m_2}{d_2}$$

یعنی دونوں مادی اجسام کی کمیت کا حاصل ضرب تقسیم ان دونوں کے درمیانی فاصلے کا مربع آپس میں متناسب معکوس ہیں یہ اللہ ہی ہے جس نے کمال مہارت سے اربوں نظامہائے شمسی مختلف کہکشاؤں میں معلق کئے ہوئے مسلسل گردش میں رکھے ہوئے ہیں یہ تمام مادی کائنات جس کی وسعت اربوں نوری سال ہے چار طاقتوں کے تحت حرکت پذیر ہے ان چاروں طاقتوں نے پوری کائنات کو اپنی گرفت میں لیا ہوا ہے۔

microcosom سے لیکر Macrocosm تک۔ ایک ایٹم کے 100 حصے سے لے کر Coasaurs Pulsars اور Black Holes تک سبھی ان چکر طاقتوں کے ماتحت کام کر رہے ہیں اللہ کا امر انہیں چاروں طاقتوں کا مجموعہ ہے (گو اب ڈاکٹر عبدالسلام اور ان کے ساتھی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مادہ تین قوتوں کے تحت کام کرتا ہے اور کہا کہ Weak Force اور (Electro magnatic Force) الیکٹرو میگنیٹک فورس ایک ہی قوت ہے)

یہ قوتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(1) ایٹم کے اندر Weak force

(2) ایٹم کے اندر Strong force

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) الیکٹرو میگنیٹک طاقت (Electromagnetic force)

(4) کشش ثقل (Gravitation)

ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام یافتہ سے جب پوچھا گیا کہ آپ کے ذہن میں یہ کیسے خیال آیا یہ چار نہیں تین طاقتیں ہیں تو کہنے لگے مسلمان ہونے کے ناطے مجھے معلوم تھا کہ اس کائنات کا خالق خدا ہے اور وہ واحد ہے اور یہ بظاہر جو چار نظر آرہی ہیں دراصل ایک ہی قوت واحدہ ہے جس کے چار پرتو ہیں۔ ہم ان چاروں طاقتیں کو ان کے اثرات کی وجہ سے جانتے ہیں کھلی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے۔ کشش ثقل کو محسوس تو کر سکتے ہیں لیکن کھلی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے۔ اسی طرح force Strong اور Weak force کو ہم دیکھ نہیں سکتے ہر ایٹم کے مرکز میں پروٹانز اور نیوٹرانز ہوتے ہیں۔ قارئین آپ کو معلوم ہے کہ ایک جیسے چارج (Similar Charges) ایک دوسرے کو دھکیلتے (Repel) ہیں جسے North Pole دوسرے North Pole کو دھکیلتا (Repel) ہے اور مختلف چارج ایک دوسرے کو کھینچتے (Attract) کرتے ہیں جسے North Pole, South Pole کو اپنی طرف کھینچتا (Attract) ہے لیکن آپ حیران ہوں گے کہ ایٹم کے مرکز میں مثبت چارج والے پروٹانز (Protons) مرکز کے اندر آپس میں جڑے رہتے ہیں اور مرکز کے ارد گرد منفی چارج والے الیکٹران (Electrons) چکر لگاتے رہتے ہیں اور پروٹانز (Protons) ایک جیسے (Similar Charge) ہونے کی وجہ ایک دوسرے کو دھکیلتے ہیں اور اس طرح ایٹم کے مرکز کو پھٹ جانا چاہئے لیکن وہ مرکز کے اندر ایک زبردست طاقت جو انہیں جوڑے رکھتی ہے مرکز میں جڑے رہتے ہیں یہ طاقت ہر ایٹم میں موجود ہے اسے قوت کے جو غیر مرئی ہے (Strong Force) کہتے ہیں (2) دوسری طاقت بھی ایٹم کے اندر ہی موجود ہوتی ہے ہم جانتے ہیں کہ الیکٹران پر منفی بار (Negative Charge) ہوتا ہے اور وہ مرکز کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں حالانکہ انہیں مرکز میں موجود پروٹانز (Protons) جن پر مثبت بار (Positive Charge) ہوتا ہے کے ساتھ مل جانا چاہئے اور الیکٹرانز کو ایٹم کے مرکز میں گر جانا چاہیے کیونکہ مخالف بار (Opposite Charge) ایک دوسرے کو کھینچتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوتا اور وہ مسلسل ایک غیر مرئی طاقت کی وجہ سے ایٹم کے چاروں طرف چکر لگاتے رہتے ہیں۔

اس طاقت کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ روزمرہ کی زندگی میں بسا اوقات اس غیر مرئی طاقت سے دو چار ہوتے رہتے ہیں۔ بجلی پیدا کرنے کیلئے یہی برقی مقناطیسی ٹربائن استعمال ہوتے اور روز مرہ ہم مقناطیس کے ٹکڑے سے بچوں کو کیل اور لوہے چون کو کھینچتے دیکھتے ہیں یہ غیر مرئی طاقت لوہے اور کوبالٹ وغیرہ کو کھینچتی ہے اگر پیتل یا تانبہ اس کے قریب کریں تو نہیں کھینچتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برقی مقناطیس بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی لوہے کی کیل پر بجلی کی تار لپیٹ دیں اور پھر اس تار میں بجلی چھوڑ دیں وہ کیل مقناطیس بن جائیگی اور جب تک تار سے بجلی گزرتی رہے گی وہ مقناطیس کا کام کرے گی اگر کرنٹ (Current) بند کر دیں تو وہ کیل پھر کیل بن جائیگی اور مقناطیس نہیں رہیگی۔ برقی گھنٹی کے اندر اب ایسا ہی ہوتا ہے اور منگلا اور تربیلا کے بجلی گھروں میں بھی الیکٹرو میگنیٹک (Electromagnetic) یعنی برقی مقناطیس ہی بجلی بنانے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

(4) قوت ثقل (Gravitation) ہر مادی جسم دوسرے مادی جسم کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ دراصل ہر مادی جسم سے غیر مرئی لطیف ذرے (Gravitons) نکل کر دوسرے مادی جسم تک جاتے ہیں اور واپس آتے ہیں اس طرح نظر نہ آنے والا رابطہ دو مادی اجسام کے درمیان قائم ہو جاتا ہے اگر دو مادی اجسام ایک خاص فاصلے سے نزدیک ہو جائیں تو دونوں جڑ جائیں گے۔ اگر ہماری زمین 9 کروڑ کی بجائے 6 کروڑ میل کے فاصلے پر آجائے تو سورج کی کشش ثقل اس کو اپنے اندر کھینچ لے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر زمین کی کمیت (mass) موجود کمیت سے کم ہو جائے تو بھی سورج اسکو اپنی طرف کھینچ لے گا اور تیسری بات رفتار کی ہے اگر زمین کی سالانہ گردش 20 میل فی سیکنڈ سے گھٹ کر 15 میل فی سیکنڈ رہ جائے تو بھی یہ سورج میں جا گرے گی اور اگر اسکے برعکس زمین کی کمیت بڑھ جائے تو وہ سورج کی کشش ثقل سے آزاد ہو کر فضا میں گم ہو جائیگی دوسری بات اگر اسکی رفتار 20 میل فی سیکنڈ سے بڑھ جائے تو بھی یہ سورج کی کشش ثقل سے نکل کر فضا میں گم ہو جائیگی اور اس طرح فاصلہ سورج سے 9 کروڑ کی بجائے 11 کروڑ میل ہو جائے تو بھی فضا میں گم ہو جائے گی۔ غرض قوت ثقل کا دارومدار تین باتوں پر ہے۔ فاصلہ۔ رفتار اور کمیت اور اگر آپ اس کا فارمولا جاننا چاہیں تو وہ مندرجہ ذیل ہے

$$Fc \; \alpha \; \frac{m1 \quad m2}{d2}$$

یعنی دونوں مادی اجسام m1 m2 کی کمیت کا حاصل ضرب۔ تقسیم ان دونوں کے درمیانی فاصلے کا مربع۔ آپس میں تناسب معکوس ہیں۔ یہ طاقت بھی غیر مرئی ہے لیکن پوری کائنات کو ایک مربوط نظام میں جکڑنے میں دوسری تینوں طاقتوں کے ساتھ کار فرما ہے۔

تو قارئین کرام یہ چاروں قوتیں کیا ہیں۔ کیوں ہیں کوئی نہیں جانتا لیکن پوری کائنات کو حرکت میں رکھنے اور مربوط کرنے میں یہی چاروں طاقتیں کار فرما ہیں۔ چونکہ روح اور مادہ اللہ تعالیٰ کی جڑواں مظاہر (Twin Exponents) ہیں اس لئے مادے کے بارے میں سائنسی نقطہ نگاہ اس لئے پیش کیا گیا کہ آپ کو معرفت خدا ہو۔

دوسری سعی فلسفہ کی ہے۔ تو آج تک فلسفے نے اس ابدی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی ہے وہ آپ کی پیش خدمت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب زمین پر زندگی شروع ہوئی اور ارتقائی منازل کو طے کرتے کرتے انسانی زندگی کا آغاز ہوا یعنی انسان میں روح پھونک دی گئی انسان ایک " انا " (Ego) ہے اسی انا کی ترقی ارتقا کا مقصد وحید ہے کیونکہ اللہ کی " انا " اور انسان کی " انا " ہم آہنگ ہیں یعنی بہت قریب ہیں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اپنے نفس کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

اللہ تعالیٰ انائے مطلق ہے جس کا ادراک مشکل ہے اور انسان کی " انا " اللہ کی " انا " سے کیونکر ہم آہنگ ہے چند نکات آپ کی خدمت میں فلسفیانہ رنگ میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(1) تمام کائنات کا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہے یعنی ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا۔ کُنْ کہا اور فَیَکُوْن وہ ہو گئی۔ خلق اور امر اللہ کے لیے ہیں۔

(2) تمام حیات و کائنات توحید کی مظہر ہے مخلوق خالق کی عظمت پر دلیل ہے۔ اس حیات و کائنات کی ماہیت نہ مادی ہے اور نہ نفسی (کیونکہ مادی توانائی (Energy) میں تبدیل ہو جاتا ہے گویا یہ جمی ہوئی توانائی ہے) اس کی کنہ حیات ابدی ہے جو خالق اور ارتقا کوش ہے۔ مادہ اور نفس حیات کے مظہر ہیں اور اسی نفس کی معرفت خدا کی معرفت ہے۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔

(3) حقیقت مطلقہ خدا ہے جو حی و قیوم اور ازلی و ابدی ہے سورہ اخلاص میں ہے اللہ احد ہے بے نیاز ہے نہ کسی سے پیدا ہوا نہ کوئی اس سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا کفو ہے۔ خدا کی ذات ازلی اور ابدی طور پر خلاق ہے۔ اس کی خلقت اور تجلی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ اضافہ نقص سے کمال کی طرف نہیں بلکہ لامتناہی اور مسلسل خلاقی کمال ہی کمال ہے تجلی میں تکرار نہیں اور خدا اپنی آفرینش میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔

(4) مادی عالم خود حیات سرمدی کی پیداوار ہے مادی عالم کی اپنی کوئی مستقل حقیقت نہیں ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں پھر وضاحت کیلئے پڑھئے کارل مارکس کی مادی جدلیات (Dialecties Material) مادی عالم مسلسل حرکت میں ہے۔ وہ فقط ان معنوں میں حقیقی ہے کہ وہ زندگی کا ایک مظہر ہے۔ مادی عالم باطل نہیں بلکہ حق کا ایک پہلو ہے۔ اسی کی طرف قرآن میں ذکر ہے۔ نفس اور روح اسی سے مملو ہیں۔

(5) زمان و مکان (Time and Space) کی بھی کوئی مستقل حقیقت نہیں۔ یہ مادے کی چوتھی جہت ہے۔ طول عرض اور گہرائی کے علاوہ۔ یہ خاص مراحل میں زندگی کے اپنے پیدا کردہ زاویہ نگاہ ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عالم میں ادراک ان سانچوں میں ڈھل جاتا ہے۔ جیسے مادے کی کوئی مستقل حقیقت نہیں مادے کی چوتھی جہت ہونے کے ناطے زمان و مکان کی بھی کوئی مستقل حقیقت نہیں۔ مادی عالم میں ہمارا ادراک ان سانچوں میں ڈھل جاتا ہے۔

(6) خدا فرد مطلق ہے اور اسے ایک مقصد کوش نفس تصور کر سکتے ہیں۔ اگرچہ فرد مطلق اور نفس خلقہ کی ماہیت ادراک میں نہیں آ سکتی۔ خدا انا مطلق ہے۔

(7) تمام مخلوقات خدا کی ہستی مطلق میں سے سرزد ہوئی ہے۔ ہمہ اوست اور ہمازوست کو سمجھنے۔ لیکن چونکہ خدا خود ایک "انا" ہے اس لئے وہ "اناؤں" (Egos) کا خالق ہے۔ تمام کائنات نفوس پر مشتمل ہے جو مختلف مدارج ارتقا میں ہیں۔ انسان نے اور بھی ارتقائی منازل طے کرنی ہیں۔ قربت الٰہی کی انتہائی منزل دو کمانوں کا فاصلہ یا اس سے بھی کم۔

فَنَافِی اللّٰہ یا بقا باللّٰہ ○

(8) نفوس کے عالم میں نفوس انسانی درجہ ارتقا میں سب سے افضل ہیں فرشتوں نے سجدہ کیا۔ سب سے زیادہ انسانوں کی خودی خدا سے ہم آہنگ ہے۔ یہ نکتہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے بوجہ طوالت دوبارہ نہیں لکھ رہا ہوں۔

(9) قرآن حکیم میں حضرت آدم کا تصور اس حقیقت کا انکشاف ہے کہ حیات ابدی کے تمام ممکنات کو مسلسل معرض وجود میں لاتا ہے (غافل انسان ہوش کر) انسان کو ارتقائی منازل سے گزر کر اس مقام کو حاصل کرنا ہے کہ وہ ایسی کئی کائناتیں کن کہہ کر تخلیق کر سکے۔

(10) تمام ارتقا کا مدار آرزو اور جستجو پر ہے اور اگر جستجو نہ ہو تو سکوت ہے جو موت ہے۔ آرزو کی شدت کا نام عشق ہے۔

(11) خدا کی ذات اور انسان کی خودی نت نئے عوالم پیدا کرتی ہے خدا ارادہ کرتا ہے اور انسان کی <خودی> کن کہتی ہے اور نئے عوالم پیدا ہوتے رہتے ہیں انسان اسی لحاظ سے خدا کا نائب یا خلیفہ ہے اس کا وظیفہ حیات بھی نئی کہکشائیں اور نئے عوالم پیدا کرنا اور مسخر کرنا ہے (ہوش کر غافل انسان)۔

(12) تکمیل اور ارتقائے حیات کیلئے عقل ایک اعلے درجے کا وسیلہ ہے۔ عقل کا مقصود کلیت حیات کا احاطہ کرنا ہے مگر استدلالی عقل جزوی حقائق میں الجھ جاتی ہے اور جز کو کل سمجھنے لگتی ہے۔ عقل جزوی محسوس پرست اور ہوس پرست ہو جاتی ہے لیکن عقل اپنی پوری قوت اور وسعت سے کام لے تو وہ بھی کافی حد تک حقیقت رس ہو سکتی ہے۔ عقل اجزائے حیات کا تجزیہ کر کے ان کے روابط تلاش کرتی رہتی ہے۔ اور جزئیات کو استقرا اور استخراج (Inductive and Diductive logic) سے کلیات کے تحت لانے سے کوشاں رہتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(13) عقل کے مقابلے میں انسان کے اندر براہ راست بھی ماہیت حیات کی وجدان ہے جس میں نہ زمان و مکان کو دخل ہے اور نہ منطقی استدلال کو۔ اسی وجدان سے عشق پیدا ہوتا ہے جو عقل سے زیادہ منکشف ماہیت حیات ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمورد میں عشق

عقل ہے محو تماشہ لب بام ابھی

یہی عشق الٰہی نبیؐ امی کو قاب قوسین کی منزل تک لے جاتا ہے۔ زمان و مکان کی لاتناہی اسی عشق میں غرق ہے اس کی وحدت اجزا سے مرکب نہیں۔ ایک دوسرے سے خارج اجسام و اجزا مکانیت کے تصور کی پیداوار ہیں۔

(14) عشق اور وجدان اگرچہ باطن حیات کے چشمے ہیں لیکن عقل کو بر طرف کر کے وہ بھی تکمیل حیات کا باعث نہیں بن سکتے عقل کی ضرورت یہاں بھی ہے ورنہ عشق اور وجدان سے حاصل شدہ آگہی زندگی کے گیسوؤں کو شانہ نہیں کر سکتے۔ اور ارتقا انسانی میں صرف ایک لہر پیدا کر کے ختم ہو جاتے ہیں۔ زندگی کا تقاضا عقل اور عشق کی ہم آغوشی ہے نکھار دونوں کی یک جہتی سے پیدا ہوتا ہے ورنہ عشق اور وجدان دیوانے کی بڑ سے زیادہ نہیں۔

(15) جسم اور نفس کی کوئی الگ الگ مستقل حیثیت نہیں یہ بحث ایک سابقہ باب میں کر دی گئی ہے۔ زندگی کو ڈور نفس کے ساتھ بندھی ہوتی ہے۔ روح تمام بدن نفس اور مثالی جسم (Astral Body) کو حرکت اور روشنی بخشتی ہے روح جسم کے اندر اس طرح نہیں جس طرح کوئی طائر قفس میں بند ہو۔ جسم اور نفس دونوں حیات کے توام مظاہر (Exponents) (Twin) ہیں۔ خودی کا مقام ان دونوں سے عمیق تر ہے۔ حیات ابدی کی ماہیت خودی کے اندر ہے جن کی خودی خدا کی خودی سے ہم آہنگ ہو گئی وہ حیات ابدی کے مستحق ہیں ورنہ کندہ جہنم۔

(16) خدا کے سامنے ازل سے ابد تک کی حیات و کائنات کا تفصیلی نقشہ نہیں۔ وہ کسی پہلے سے بنے ہوئے (Blue Print) نقشے کی نقالی نہیں کرتا بلکہ وہ

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ

حقیقت یہ نہیں ہے کہ سرمدیت میں تمام حوادث لوح محفوظ پر ثبت ہیں اور مرور ایام میں یکے بعد دیگرے معرض شہود پر آتے ہیں خدا کی خلاقی آزاد ہے

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ

وہ پہلے سے بنے ہوئے خاکوں کے مطابق عمل نہیں کرتا اگر ایسا ہوتا تو خدا آزاد نہ ہوتا بلکہ پابند ہوتا ایک بات یاد رکھیں اللہ Perfect ہے اسی لئے جو چیز بھی تخلیق کرتا ہے وہ (Trial and Error)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہیں بلکہ پہلی بار ہی صحیح اور درست ہوتی ہے ارتقا کا مطلب یہ نہیں جو عام آدمی سمجھتے ہیں۔

(17) مسلمانوں نے عام طور پر تقدیر کا مفہوم غلط سمجھا۔ خدا صاحب اختیار ہستی ہے۔ انسان جو حیات الٰہی کا بہترین مظہر ہے احسن تقویم ہے وہ بھی اختیار سے بہرہ اندوز ہے۔ اختیار کے بغیر زندگی ایک میکانکی (Machinical) چیز ہے جبر کا تصور مادیت کی پیداوار ہے۔ مادی جدلیات میں اس کی ایک جھلک ہے۔ انسان کی ممکنات کے آئندہ مظاہر ہر انسان کی خودی کے ارتقا میں سے سرزد ہوں گے جب تک وہ وجود میں آجائیں تب تک انسان کے علم میں نہیں آسکتے انسان نائب خدا ہونے کے ناطے ان ممکنات کو ظہور میں لے آیگا جو ابھی اس کی خودی نامکمل ہونے کے باعث اس کی جبین نیاز میں تڑپ رہے ہیں۔

(18) حیات ابدی خود اپنی ارتقا کے لئے مزاحم قوتیں پیدا کرتی ہے جن میں سے ایک شیطان بھی ہے۔ ارتقا کیلئے شیطان کی خلقت نہائت ضروری تھی۔ کیونکہ رکاوٹوں پر غالب آنے اور عمل تسخیر ہی سے زندگی ترقی کر سکتی ہے۔ اس لحاظ سے ابلیس جو نفی اور انکار کا ایک تمثیلی تصور ہے۔ تکمیل حیات کیلئے ایک لابدی حقیقت ہے۔ ترقی کا ہر قدم نفی سے اثبات کی طرف اٹھتا ہے اور پھر آگے بڑھنے کیلئے اس اثبات کی نفی کرنا لازم ہوتا ہے یہی کارل مارکس کی مادی جدلیات (Dialectics Material) کی روح ہے۔ مادی جدلیات مادے کا عمیق اور سائنٹیفک تجزیہ ہے۔ مسلسل فنا کے بغیر زندگی بقا کوش نہیں رہتی۔ مقصود و منزل سے فراق ہی زندگی کا تازیانہ ہے۔ قوت نفی کا مجسمہ ابلیس ارتقائے حیات کیلئے معاون ہے لیکن اگر نفی اور انکار کا پہلو غالب ہو جائے تو زندگی جامد ہو کر رہ جائیگی اور Stagnate کریگی۔

(19) جنت متہائے مومنین ہے جہاں عشرت دوام ہے۔ دودھ اور شہد کی نہریں۔ حور و غلمان۔ اطلس کے ملبوسات۔ چاندی کے کنٹروں میں شراب طہور ہے۔ سکون جنت جس میں عشرت دوام تو ہو لیکن محبوب نہ ہو تو آپ بتائیے وہ جنت کس کام کی۔ وہ جنت جس میں عشرت دوام ہو اور جس میں تمام جستجو اور آرزو ختم ہو جائے مقصود حیات نہیں ہو سکتی۔ عروج کوش زندگی کو بادہ و جام اور حور و خیام سے گذر جانا چاہئے۔ ایسے جہاں میں رہنے کا فائدہ جس میں محبوب نہ ہو جہاں جلوہ معشوق نہ ہو۔

ہر لحہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

اس مرحلہ شوق میں جستجو اور آرزو اور نفی اور انکار کے بغیر کوئی تگ و دو نہیں ہو سکتی۔ وہاں نفی اور انکار کی قوت ابلیس نہیں کچھ اور ہے۔ فقط دنیا ہی دارلعمل نہیں بلکہ آخرت بھی دارلعمل ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی اور عمل ایک ہی چیز ہیں زندگی کا مقصد ہر درجہ حیات سے آگے گزرتے رہنا ہے بقایا اللہ یا فنافی اللہ تک

(20) فرد کی خودی کے علاوہ ملت کی بھی ایک خودی ہے۔ فرد کی رہبانی تنہائی میں محض خدائے واحد کی طرف رجوع کرکے ترقی نہیں کرسکتی اس لئے اسلام نے رہبانیت کو ممنوع قرار دیا۔

(21) اللہ تعالیٰ اسلام کی تلقین سے ایک نصب العینی ملت کو وجود میں لانا چاہتا ہے جو مذکورہ صدرہ حیات سے آشنا ہو کر تمام نوع انسان کیلئے نمونہ بن سکے۔ یہ نصب العینی ملت شاید ابھی وجود میں نہیں آئی۔ انقلاب ایران سے امید بندھی تھی کہ شاید یہی وہ نصب العینی ملت ہے جو بنی نوع انسان کے لئے ایک نمونہ بنے گی لیکن ایسا کہنا ابھی قبل ازوقت ہے۔ کیونکہ

(22) اس ملت کی امتیازی خصوصیت یہ ہوگی کہ وہ رموز توحید کی عارف ہو کر زندگی کی کثرت کو وحدت میں منسلک کریگی اور نسلی لسانی اور جغرافیائی ٹکڑوں میں بٹی ہوئی نوع کو ایک وحدت میں تبدیل کریگی۔

(23) نوع انسان از روے قرآن ایک نفس واحدہ کے شجر کی شاخوں پر مشتمل ہے۔ انسانی بھیڑیوں نے جغرافیائی نسلی لسانی اور قبائلی قومیتوں کو معبود بنا کر نوع انسان کی وحدت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے اس وجہ سے اخوت اور محبت عالمگیر نہیں بن سکتی۔ اس وحدت آفرینی کی واضح تعلیم اسلام میں ملتی ہے جس کو معرض وجود میں لانے کیلئے ایک جھلک طلوع اسلام میں ملتی ہے رفتہ رفتہ مسلمان خود اس حقیقت سے غافل ہو گئے۔ قوموں اور فرقوں میں بٹ گئے اور فرنگ کی تقلید میں نسلی اور لسانی قومیتوں کے شعار اختیار کرنے لگے۔

(24) مومنوں کی جو ملت خدا کو مقصود ہے وہ اس وقت (سوائے ایران کے) کہیں نظر نہیں آتی۔ لیکن اگر اسلام کی تعلیم صفحہ ہستی سے مٹ نہ جائے تو اسی تعلیم کی بدولت ایک نصب العینی ملت وجود میں آسکتی ہے (شاید ایران میں) خدا اسلام کا خود کفیل اور محافظ ہے اسی لئے اس گری ہوئی ملت اسلامیہ پر موجودہ حالت کی وجہ سے مایوسی طاری نہیں ہونی چاہئے۔ تمام اقوام کے صالح مفکرین اور مدبرین کا رخ اس وقت انہیں حقائق کی طرف پھر رہا ہے جو تعلیم اسلامی کا جزو تھے۔

(25) اس وقت مسلمانوں کو خالص قرآنی اسلام اور اہل بیت کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے یہاں ایک حدیث کا ذکر ضروری ہے۔

انی تاریکم فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اھلبیتی

اس حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کو قرآن اور اہلبیت کی طرف رجوع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ کسی تہذیب و تمدن کی کورانا اور اندھی تقلید اور کسی انداز فکر کی نقل سے وہ دوبارہ زندگی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل نہیں کر سکتے روحانیت کے لحاظ سے مغرب بھی مردہ ہے اور مشرق بھی مردہ ہے (ایران میں ایک کرن پھوٹی ہے) اس وقت امت وسطی اور ملت بیضانہ مشرق کی جامد زندگی کی تقلید سے پیدا ہو سکتی ہے اور نہ مغرب کی نقالی اور کورانہ تقلید سے۔

بگذر از خاور افسونی افرنگ مشو

کہ نیرزد بجوے ایں ہمہ دیرینہ و نو

(26) اسلامی شریعت کی اساسی چیزیں لازوال حقائق ہیں ان سے سرمو تجاوز ممکن نہیں ورنہ جادہ حق سے بھٹکنے کا اندیشہ لاحق ہو گا۔ یہ حقائق ہر دور میں تمام انسانوں کے لئے سرچشمہ حیات بن سکتے ہیں لیکن فقہ کا تمام دفتر نظر ثانی کا محتاج ہے فقہ جعفریہ اس سے مستثنٰی ہے۔ زندگی کے سانچے بہت بدل گئے ہیں۔ دور حاضر میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے زندگی کو نہایت پیچیدہ بنا دیا ہے اور نت نئے مسائل اٹھ رہے ہیں جو فقہ جعفریہ کے علاوہ باقی چاروں فقہ کے تمام دفتر پر نظر ثانی کرنے کیلئے چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں۔ فقہی مسائل میں سے بعض مسائل اب بھی دیگر اقوام کی شریعتوں اور قوانین سے افضل ہیں لیکن ایک حصہ ایسا بھی ہے جسے کچھ بدلتی ہوئی زندگی نے منسوخ کر دیا ہے تشکیل فقہ جدید کا کام بہت ضروری ہے۔ لیکن اس مشکل کام کیلئے اسلام کی روح سے مملو مجتہدین کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے تعصب اور فرقہ ورانہ زہر سے آلودہ علما کچھ نہیں کر سکتے وہی علما جو اسلامی شریعت کی روح سے بخوبی آشنا ہونے کے ساتھ ساتھ موجودہ تہذیب و تمدن سیاست و معاشرت سے بھی اچھی طرح واقف ہوں۔ افسوس کہ اس کام کے اہل لوگ کہیں نظر نہیں آتے۔ جناب خمینی صاحب مرحوم نے اس کار خیر کی داغ بیل ڈال دی ہے۔ امت مسلمہ کو رجوع کرنا چاہئے جو لوگ اس وقت رہنمائی پر مامور ہیں یا تو وہ کلیتہ مغرب سے مرعوب ہیں اور اسلامی شریعت سے منحرف۔ یا مغربی سائنس اور ٹیکنالوجی سے نابلد کنوئیں کے مینڈک اور سستے فتوے بیچنے والے۔

(27) فقہ کے علاوہ اسلام کے بنیادی عقائد اور نظریات حیات کو بھی قدیم فلسفی اور علم الکلام کے انداز میں پیش کرنا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ زمانے کا عقلی مزاج بدل گیا ہے مغرب کے طبعی علوم (Physical Sciences) اور فلسفے نے مسائل کا رخ بدل دیا ہے۔ خود اہل مغرب میں بعض مفکرین میں گہری بصیرت پیدا ہو گئی ہے جس سے مسلمان بھی استدلال میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مغرب کی ہر چیز سے گریز کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خود ان کی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) میں اسلامی افکار کے محرکات موجود تھے انہوں نے اسلامی علوم سے استفادہ کیا تھا اور موجودہ ترقی کی اساس وہی اسلامی علوم سے استفادہ ہے۔ تجربی سائنس کی ابتدا مسلمانوں نے کی اور جس عادلانہ معیشت کیلئے مغرب میں جمہور جدوجہد کر رہے ہیں اس کے بہت سے عناصر اسلامی ہیں۔ کورانہ تقلید فرنگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یقیناً" نفع سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہو گی لیکن علم کے معاملے میں مسلمانوں کا رویہ ہونا چاہئے خود مغرب کی زندگی میں اسلامی محرکات بھی موجود ہیں بلکہ شنید ہے کہ اسرائیل اور مغرب کے مفکرین قرآن حکیم کا خفیہ مطالعہ جاری رکھے ہوئے ہیں اور خود روس نے صدر گورباچوف کے زمانے میں 5 لاکھ قرآن حکیم کے نسخے در آمد کئے۔

(28) محض نقالی سے فرد اور ملت دونوں کی زندگی بے روح ہو جاتی ہے۔ اسلام کا ایک مخصوص اور جامع نظریہ حیات ہے وہی مومن کی خودی اور خودداری کو استوار کر سکتا ہے۔ آج تک کوئی بلند پایہ ملت محض نقالی کی بدولت نہیں ہوئی۔ بیج اسلام کا ہو اور کھاد مغرب کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی تو پودا بار آور ہو گا۔ ملت اسلامی کا احیا اسی سے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی خودی میں غوطہ زن ہو اور زندگی کو دوسروں کی نگاہ سے نہ پرکھے علامہ اقبال نے یہی فلسفہ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے آگے معلوم نہیں ہم یہ راستہ اپناتے ہیں یا نہیں۔ یا رسومات کی اندھی تقلید میں غرق رہتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مسلمان توحید کا سبق پھر پڑھیں۔ یہی نجات کا راستہ ہے ورنہ دیگر امم کی طرح جنہوں نے مریم و عیسیٰؑ کے بت پوجے یا وشنو رام اور کالی کے بت پوجے۔ اسی طرح اگر مسلمانوں نے بھی خدا کو مجسم مان لیا تو ان میں اور دوسری قوموں میں کیا فرق رہ جائیگا بت پرست سبھی ہوں گے فرق بتوں کا ہو گا۔

مسلمان علما سے درخواست ہے کہ وہ اپنا وہ مذہبی لٹریچر تلف کر دیں جس میں خدا کو مجسم بنا دیا گیا ہے۔ کہیں اللہ کی ٹانگ دوزخ میں ڈالی جاتی ہے تو کہیں کرسی اللہ کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔ کہیں اللہ اوپر سے کھوکھلا اور نیچے سے ٹھوس اور کہیں وہ نر کہا جاتا ہے غرضیکہ یہ خرافات اسلامی لٹریچر پر ایک ملحدانہ داغ ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ جہلا کا ایک طبقہ اس خرافات کا مرتکب ہوا ہے۔ یہ اس لئے کہ دوسری مادی اشیا کا ادراک حواس خمسہ سے ہوتا ہے لہٰذا انسان کا متلاشی ذہن یہ کرشمہ سازی اس لئے دکھاتا ہے کہ خدا کو بھی مادی شکل میں دیکھنا چاہتا ہے لہٰذا بت پرست بنتا ہے چاہے طلوع اسلام سے پہلے کی امتیں ہوں یا مابعد۔

قارئین کرام سائنس اور فلسفے کی رو سے توحید کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی اب آخری کوشش مذہب کی زبان میں کی جائے گی تاکہ توحید کے بارے میں کچھ بتایا جائے۔

مذہبی پہلو

• قرآن حکیم میں جابجا توحید پر زور دیا گیا ہے سورہ اخلاص میں اللہ کی ذات کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ان سب حوالوں کے علاوہ قرآن میں سورہ نور میں اللہ نے اپنی مثل (Simlitude) (مثل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں) بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ، اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ، اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ، يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ، يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ، وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ . فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ.(النور ٣٥)

ترجمہ۔ اللہ سارے آسمانوں اور زمین کا نور ہے اسکے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق جس میں ایک روشن چراغ ہو اور چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہو قندیل گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ (وہ چراغ) زیتون کے ایک مبارک درخت کے (تیل) سے روشن کیا جائے جو نہ پورب کی طرف ہو نہ پچھم کی طرف۔ اس کا تیل اگرچہ آگ اسے نہ بھی چھوئے تاہم ایسا معلوم ہو کہ آپ ہی روشن ہو جائیگا وہ نور بالائے نور ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی راہ پر لگا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ یہ نور ان گھروں میں ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان میں اسکے نام کا ذکر کیا جائے وہ مرد ہیں جو ان گھروں میں صبح اور شام اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ انہیں خدا کی یاد اور نماز کے قیام اور زکواۃ کی ادائیگی سے نہ تو تجارت ہی غافل کرتی ہے اور نہ ہی کوئی خرید و فروخت وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے اللہ تعالیٰ نے تمام قرآن میں صرف یہاں ہی اپنی مثل (Simlitude) بیان کر کے اپنے نور کے چراغ کو ان گھروں میں بتایا جن کی تعظیم کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے دیا اور بتایا کہ ان گھروں میں وہ مرد ہیں جو صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ نماز اور زکواۃ کی ادائیگی سے انہیں تجارت اور خرید و فروخت غافل نہیں کرتے۔ قارئین مختصر بات یہ ہے کہ اللہ نے اپنی مثل بیان کر کے کچھ گھروں کی نشاندہی کر دی کہ چونکہ میں نظر آنے والی چیز نہیں اور نہ کوئی چیز میری مثل (Like) ہے تم لوگ میری معرفت حاصل کرنے کیلئے ان گھروں کے اندر ان مردوں کی معرفت حاصل کرو اور ان کی معرفت ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری معرفت ہے۔

قارئین کرام اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت خاص سے ہم گنہگاروں کیلئے یہ بات آسان کردی کہ ہم اللہ کی معرفت کیسے حاصل کریں۔

قارئین! یہ گھر انبیاء کے گھر ہیں۔ یہ گھر محمدؐ و آل محمدؐ کا گھر ہے یہ فاطمہ الزہرا کا گھر ہے یہ پنجتن پاک کا گھر ہے۔ یہیں سے اللہ کا نور ساطع ہوتا ہے اس مکان کے مکینوں کی معرفت ہی خدا کی معرفت ہے۔ یہ حقیقت عارفین سے ڈھکی چھپی نہیں علماسو کی بات چھوڑیں۔

یہاں چند آیات ان مکینوں کے بارے میں ملاحظہ فرمائیے

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ. (المائدة - ٥٤)

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے انہیں نے نماز کو قائم کیا اور رکوع میں زکواۃ دی" یہاں اللہ اور رسول کے ساتھ علیؑ مومنوں کے ولی ہیں۔ دیکھیں علامہ زمخشری کی تفسیر کشاف۔ امام فخرالدین رازی کی تفسیر کبیر۔ ملا سعدالدین کی شرح مقاصد۔ علامہ قوشجی کی شرح تجرید۔ علامہ سیوطی کی تاریخ الخلفا۔ ثعلبی۔ واقدی بیہقی۔ نظیری۔ مشکواۃ۔ رکوع میں زکواۃ دینے والے صرف اور صرف حضرت علیؑ ہیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ. (النساء -　　)

اولی الامر کی وضاحت سابقہ باب میں کردی گئی ہے اللہ رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ یہ بات عارفین کو اچھی طرح معلوم ہے۔ پھر فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ. (البقرة - ٢٠٥)

ترجمہ۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو اپنی جانیں بیچ کر اللہ کی مرضیاں خرید لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

اس بات پر سبھی کو اتفاق ہے کہ شب ہجرت علیؑ نے بستر رسول پر سو کر اپنی جان کے عوض اللہ کی مرضات خرید لیں۔ پھر فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ. (البقرۃ ۲۷۴)

ترجمہ۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر (راہ خدا میں) صرف کرتے ہیں ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے" یہ آیت بھی حضرت علی کی شان میں ہے جن کے پاس چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا اور ان میں سے حضرت علیؓ ایک درہم رات کو ایک دن کو ایک درہم خفیہ اور ایک درہم اعلانیہ خیرات کر دیا کرتے تھے۔

قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ. (الرعد - ۴۳)

ترجمہ کہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیاں گواہی دینے کو ایک تو اللہ کافی ہے اور دوسرے وہ جس کے پاس اس کتاب کا پورا علم ہے" پوری کتاب کا عالم علیؓ کے سوا کوئی نہیں۔ حدیث نبوی ہے

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔

پنجتن پاک کا گھرانہ اللہ کی معرفت کا معدن ہے اس لئے ان گھر والوں (اہل بیت) کی شان میں (سورہ باحزاب 32) میں یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا.

(الاحزاب - ۳۲)

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے یمنی چادر کے نیچے (علیؓ فاطمہ، حسن ا حسین) کو لیکر آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یا اللہ یہ ہیں میرے اہل بیت۔

نجران کے عیسائیوں نے حضورؐ سے مباہلہ کیا تو حضور کی رسالت کی گواہی دینے کیلئے اور یہ کہ حضورؐ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں حضرت علیؓ جناب فاطمہ الزاہرا جناب حسنؓ اور جناب حسینؓ ساتھ گئے۔

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ. (آل عمران - ۶۱)

ترجمہ۔ کہ دیجئے کہ تم اپنے بیٹوں کو بلا لو ہم اپنے بیٹوں کو بلا لیتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلا لو ہم اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کو بلا لیتے ہیں تم اپنے نفسوں کو بلالو ہم اپنے نفسوں کو بلا لیتے ہیں پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کرتے ہیں۔

ازروے قرآن اس آیت مباہلہ کے مطابق یہ ہستیاں صدیق ہیں سچے ہیں اور رسالت کی صداقت کے گواہ۔

پھر فرمایا

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ، وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ. (الرعد - ۲۱، ۲۲)

ترجمہ۔ (یہ) وہ لوگ ہیں کہ خدا سے جو عہد کیا اسے پورا کرتے ہیں اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتے (یہ) وہ لوگ ہیں جن (تعلقات) قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (قیامت کے دن) بری طرح حساب لئے جانے سے خوف کھاتے ہیں اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے جو مصیبت آن پڑی اسے جھیل گئے اور پابندی سے نماز ادا کی اور جو کچھ ہم نے انہیں روزی دی تھی اس میں سے چھپا کر اور دکھلا کر (خدا کی راہ میں) خرچ کیا اور یہ لوگ برائی کو بھی بھلائی سے دفع کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کی خوبی مخصوص ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ آپ جائیں گے پھر فرمایا۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ، آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ. (النمل - ۵۹)

ترجمہ۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے زیبا ہے اور اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے مصطفیٰ (برگزیدہ) کر لیا ہے سلام ہے" (النمل 50) یہ مصطفیٰ بندے آل محمدؐ ہیں جن پر خدا درود بھیجتا ہے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ تم بھی ان پر درود بھیجو۔

قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى. (الشوری - ۲۲)۔

ترجمہ۔ اے رسول کہہ دیجئے کہ میں اس رسالت کا اجر تم سے نہیں مانگتا مگر میرے قریبیوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مودت۔" آل محمدؐ قربیٰ ہیں جن کی مودت اجر رسالت ہے۔ قارئین کرام! اس گھر میں فرشتے نازل ہوتے رہے۔ اسی گھر میں قرآن کا نزول ہوا۔ اسی گھر کی تعظیم و تکریم کا اللہ نے حکم دیا۔ انہی کی معرفت اللہ کی معرفت ہے۔ یہ اللہ کے مصطفیٰ۔ مجتبیٰ بندے ہیں ان پر اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو حکم دیا گیا کہ ان پر درود بھیجو چنانچہ تمام مسلمان نماز میں انہیں پر اس طرح درود بھیجتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اور اس درود کے نہ پڑھنے سے ہماری نماز قبول نہیں ہوتی کیونکہ یہ وہ کام ہے جسکو اللہ بھی کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔ کس قدر بلند ہے مقام آل محمدؐ کا کیونکہ یہی قرآن کے بھی وارث ٹھہرائے گئے ہیں

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۔(الفاطر - ۳۲)

ترجمہ۔ پھر ہم نے اس قرآن کے وارث بنا دیئے جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفیٰ کر لیا۔

قارئین کرام! یہ اللہ کے مصطفیٰ اور مجتبیٰ بندے ہیں انہیں پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اسی گھر میں اللہ کے نور والا چراغ ہے۔ اسی گھر میں فرشتوں کا نزول ہوتا رہا ان کی معرفت خدا کی معرفت ہے ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے یہ اللہ اور ہمارے درمیان ایک واسطہ ہیں ایک طرف اللہ سے جڑے ہوئے ایک طرف ہمارے ساتھ جڑے ہوئے۔ لوہا جب آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ سرخ ہو کر نار بن جاتا ہے اور وہی کام کرتا ہے جو آگ کرتی ہے یعنی جلا ڈالتا ہے۔ یہی حال آل محمدؐ کا ہے یہ لوہے کی طرح اللہ کے عشق میں ڈوبتے ہیں تو بظاہر خدا نظر آنے لگتے ہیں اور لوہے کی طرح ٹھنڈے ہوتے ہیں تو بشر نظر آنے لگتے ہیں یہ ہرگز خدا نہیں جیسے لوہا آگ نہیں آگ میں تپ کر آگ جیسا کام کرتا ہے۔ یہ بندگان خدا ہرگز خدا نہیں لیکن عشق الٰہی میں ڈوب کر کار خدائی کرتے نظر آتے ہیں۔ تبھی تو فرقہ نصیریہ وجود میں آیا۔

علامہ اقبال ایک منقبت میں لکھتے ہیں (علیؓ کی منقبت میں)

درہوش شدم مگر بیہوشم
ہوئی کہ نصیری خموشم

بندگان خدا اس راز کو سمجھنے کی کوشش کریں یہ محبت کا مسئلہ ہے اللہ کو

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں محمدؐ و آل محمدؐ کو تو دیکھ سکتی ہیں۔ ان کی معرفت حاصل کریں خدا کی معرفت حاصل ہو جائیگی۔ عارفین اس راز سے آگاہ ہیں۔

حضرت علیؓ اپنے ایک صحابی زعلب کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں "اے زعلب تجھ پر افسوس ہے میں کسی ایسے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں جس کو نہ دیکھا ہو عرض کی تو پھر آپؐ نے اسے (اللہ) کیونکر دیکھا ہے۔ فرمایا اے زعلب آنکھیں اس کو مثل اشیا کے نہیں دیکھتیں بلکہ دل اس کو حقائق ایمانی سے دیکھتے ہیں۔ اے زعلب میرا پروردگار لطیف ہے۔ لیکن ایسا لطیف کہ لفظ لطف سے اس کا وصف بیان نہیں ہو سکتا۔ میرا پروردگار عظیم ہے لیکن لفظ عظمت اسکی عظمت کے اظہار کیلئے کافی نہیں۔ میرا پروردگار کبیر ہے لیکن لفظ اکبر اسکی کبریائی کو نہیں بیان کر سکتا۔ میرا پروردگار جلیل ہے مگر اس کی جلالت کا بیان ممکن نہیں۔ وہ ہر شے سے مقدم ہے اور کسی شے کو اس سے قبل نہیں کہا جا سکتا۔ وہ ہر شے کے بعد رہیگا مگر اس کے لئے بعد کہنا بھی بے ادبی ہے۔ اس کے ارادے سے کل اشیا پیدا ہوئیں مگر کسی کے لئے اس کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں اس نے تجھ کو بھی پیدا کیا مگر کچھ انوکھا نہیں۔ وہ تمام اشیا میں موجود ہے مگر نہ کسی چیز میں ملا ہوا ہے اور نہ (کسی چیز سے) الگ ہے وہ غالب ہے مگر اس طرح نہیں کہ کسی چیز کو چھونے کی ضرورت ہو وجود اس کا روشن ہے۔ مگر دیکھنے پر موقوف نہیں۔ علیحدہ ہے مگر نہ قریب ہے نہ دور۔ لطیف ہے مگر نہ اس طرح کہ جسم کے ساتھ موجود ہو اور نہ اس طرح کہ معدوم ہونے کے بعد پیدا ہو گیا ہو۔ کام کرنے والا ہے مگر اضطرار اور اضطراب کے ساتھ نہیں۔ اشیا کا مقرر و مقدر کرنے والا ہے مگر کسی حرکت کے ساتھ نہیں۔ ارادہ فرمانے والا ہے مگر سوچ بچار کی ضرورت نہیں۔ بغیر کانوں کے سننے والا ہے اور بغیر آنکھوں کے دیکھنے والا ہے۔ نہ مکان اس کا احاطہ کرتا ہے اور نہ اوقات اس کے ساتھ ساتھ ہیں۔ نہ صفتیں اس کو عارض ہوتی ہیں اور نہ برسوں گزر جانے سے بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اس کی ہستی وقتوں کے معین ہونے سے مقدم ہے اور اس کا وجود عدم سے مقدم ہے اسکی ابتدا ازلی ہے اس کے شعور دلانے نے یہ بتلا دیا کہ اس کی ذات جوہر۔۔۔ بری ہے۔ چیزوں کے باہم ایک دوسرے کی ضد ہونے نے یہ سمجھایا کہ خود اس کی کوئی ضد نہیں۔ ہے (وہ ارتقا سے ماورا ہے) اور جن چیزوں میں باہمی میل جول ہے ان کے میل جول سے یہ سمجھ میں آیا کہ اس سے میل جول رکھنے کے قابل کوئی نہیں ہے اس نے روشنی کو تاریکی کا مدمقابل بنایا اور خشکی کو تری کا اور سردی کو گرمی کا دشمن اور مخالف چیزوں میں الفت پیدا کرنے والا وہی ہے اور متحد اور پاس رہنے والی چیزوں میں تفریق رکھنے والا وہی ہے (Strong and weak forces) جن چیزوں میں جدائی ہو گئی ہے وہ خود اس بات کو بتلانے والی ہیں کہ جدائی ڈالنے والا (To Repel) کون ہے اور جن چیزوں میں الفت پیدا (To attract) ہو گئی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بجائے خود بتلاتی ہیں کہ ان میں الفت پیدا کرنے والا (Gravitation) کون ہے۔

قارئین کرام! توحید کے بارے میں تینوں پہلوؤں یعنی (1) سائنس (2) فلسفہ (3) مذہب سے گفتگو کی گئی امید ہے آپ کو پسند آئی ہو گی۔ ایسے موضوع پر لکھنے سے پہلے قلم لرز لرز جاتا ہے لیکن حسب مقدور آپ کی خدمت میں یہ موضوع بھی پیش کر دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج

سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت

سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ، اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

(بني اسرائيل – ١)

ترجمہ۔ پاک ہے (ذات) اس (خدا) کی جس نے سیر کرائی اپنے بندے (محمدؐ رسول اللہ) کو رات کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ جس کا ماحول (ارد گرد) ہم نے مبارک بنایا تاکہ اس (بندے) کو کچھ نشانیاں دکھائیں یقیناً وہ بہت سننے والا دیکھنے والا ہے"

اگر مسجد حرام سے کعبہ مراد لیا جائے اور مسجد اقصیٰ سے بیت المقدس والی مسجد لی جائے تو اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ حضورؐ نے رات کے ایک حصے میں خانہ کعبہ سے مسجد اقصیٰ کا سفر کیا مسجد اقصیٰ کی تعریف قرآن یوں کر رہا ہے کہ اس کا ماحول بہت مبارک ہے اور اسی ماحول میں اللہ کی بہت بڑی بڑی نشانیاں ہیں قارئین کرام شروع ہی سے یہ بات واضح کر دی جاتی ہے کہ مسجد اقصیٰ خانہ کعبہ کے عین اوپر آسمانوں میں واقع ہے تاکہ آگے چل کر ابہام پیدا نہ ہو۔ آپ کی معراج کا واقعہ یہ ہے کہ ایک رات حضورؐ براق پر سوار ہو کر جبرائیلؑ کے ساتھ ساتوں آسمانوں کے ملکوت اور عجائبات کی سیر اور بہشت اور دوزخ کے نظارے کرتے ہوئے عرش معلی پر تشریف لے گئے جب واپس آئے تو دروازے کی زنجیر ہل رہی تھی اور بستر جس پر آپ استراحت فرما رہے تھے ویسا ہی گرم تھا اور پانی بھی چل رہا تھا۔ اس وجہ سے بعض مسلمان آپؐ کی جسمانی معراج کے قائل نہیں ان کا کہنا ہے کہ آپؐ نے یہ سب کچھ خواب میں دیکھا تھا مذہب اہلبیتؑ یہ ہے کہ آپؐ بجسد عنصری آسمانوں پر تشریف لے گئے چنانچہ ملا باقر مجلسی علیہ رحمتہ نے حیات القلوب میں لکھا ہے کہ "بہ آیات واحادیث متواترہ ثابت گردیدہ کہ حق تعالیٰ حضرت رسول اللہ را در یک شب از مکہ معظمہ سوئے مسجد اقصیٰ واز آنجا بہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانہا سدرہ المنتہی و عرش معلی سیر فرمود و احادیث متواترہ خاصہ و عامہ دلالت میکنند کہ عروج آنحضرت بہ بدن بود نہ روح بے بدن و در بیداری بود نہ در خواب" ترجمہ۔ احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ کو ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کو سدرہ المنتہی اور عرش معلی کی سیر کرائی اور یہ معراج بدن سے تھی نہ بے بدن روح سے تھی اور بیداری میں تھی نہ کہ خواب میں"

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ

ترجمہ۔ اور ہم نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کے میرے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ یہاں لفظ اسر ہے اور معراج والی آیت میں بھی اسر ہے حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو بہ نفیس نفس نکال کر لے گئے تھے بنی اسرائیل کے خواب میں سمندر پار نہیں کرایا گیا تھا۔ خواب کیلئے لفظ نوم ہے جو یہاں استعمال نہیں ہوا۔

اس واقعہ کی بہت سی تفاسیر میری نظر سے گزری ہیں یہ واقعہ لوگوں کی سمجھ میں اس لئے نہیں آرہا کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک انسان کسی طرح کروڑوں میلوں کا فاصلہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور پھر زمین سے آسمانوں تک سدرہ المنتہی تک اور پھر عرش معلی تک چشم زدن میں طے کر کے واپس آ جائے اور بستر بھی گرم ہو اور دروازے کی کنڈی بھی ہل رہی ہو اور پانی بھی چل رہا ہو۔

اس بحث میں پڑنے سے پہلے چند ضروری باتیں واضح کردی جائیں تو مسئلے کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

آئن شائن کے مطابق مادی اشیا کے سفر کرنے کی آخری حد روشنی کی رفتار ہے جو 186000 میل فی سیکنڈ ہے۔

دوسری رفتار قرآن حکیم نے امر کی بتائی ہے جو پلک جھپکنے میں پوری کائنات سے گزر جاتی ہے۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ روشنی کی رفتار سے بہت کم رفتار پر زمین پر آنے والے شہابیے ہوا کی رگڑ سے جل جاتے ہیں اور فضا ہی میں بھسم ہو جاتے ہیں تو پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ حضورؐ صحیح و سلامت اتنا طویل سفر پلک جھپکنے میں طے کر سکے۔ اسی لئے ان کے دماغوں میں یہ شک پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ معراج خواب میں ہوئی اور یہ کہ حضورؐ غنودگی کی حالت میں تھے اور پھر آنکھ لگ گئی اور یہ تمام واقعات عالم رویا میں آپؐ نے دیکھے یا روحانی سفر درپیش تھا۔ جسم کے ساتھ اتنے زیادہ فاصلوں کو لمحوں میں طے کرنا ان کی سمجھ سے باہر ہے۔ اسر کے معنی خواب کے نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمانی طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کیلئے ہیں۔
اب آیئے سائنس کے ان اصولوں کی طرف جن کی وجہ سے ہم جسمانی معراج کے منکر ہیں۔
اللہ نے مادے کی رفتار بھی مقرر کر دی ہے اور پھر امر کی رفتار بھی بتادی ہے

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ؕ

ترجمہ اور امر نہیں ہے مگر جیسے ایک پلک جھپک جانا سائنسدان جانتے ہیں کہ ایٹم کے بھی 100 چھوٹے چھوٹے ذرات ہیں (Sub Atomic Particles) ان میں سے ایک نیوٹرینو (Neutrino) ہے جو تمام کائنات کے مادے میں سے بغیر ٹکرائے گزر جاتا ہے مادہ اسکے لئے مزاحمت پیدا نہیں کرتا اور نہ ہی وہ کسی مادی شے سے رگڑ کھاتا ہے وہ بہت چھوٹا ذرہ ہے اور نہ ہی وہ رگڑ سے جلتا ہے کیونکہ رگڑ تو مادہ کی اس صورت میں پیدا ہو گی جبکہ وہ کم از کم ایٹم کی کیت کا ہو گا۔
ایک اور بات ایٹم (Atom) کے مرکز کے گرد الیکٹران (Electrons) چکر لگا رہے ہوتے ہیں وہاں مادہ نہیں ہوتا وہاں بھی خلا موجود ہے۔
ایک اور ذرے کے بارے میں تحقیق ہو رہی ہے جس کا نام (Tachyon) ہے اس کا کوئی وجود ابھی تک ثابت نہیں ہو سکا لیکن تھیوری (Theory) میں اسکا ہونا ثابت ہے۔ یہ ہیں مادے کی مختلف اشکال اور ان کی رفتاریں۔
جبرائیلؑ نے آپؐ کو براق پر سوار کیا۔ براق برق سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں بجلی جس کی رفتار 186000 میل فی سیکنڈ ہے۔ اگر کوئی آدمی وقت کے گھوڑے پر سوار ہو جائے تو وقت اسکے لئے ٹھہر جاتا ہے یعنی اگر آپ 186000 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چلیں تو وقت رک جاتا ہے کیونکہ وقت کی رفتار بھی یہی ہے۔ وقت رک جائیگا۔ کیونکہ وقت اور فاصلہ مادے کی چوتھی جہت ہے اس لئے جو شخص اس چوتھی جہت پر قابو پالیتا ہے کائنات اس کے لئے ایک نقطہ بن جاتی ہے۔ وقت رک جاتا ہے کیونکہ جس رفتار سے وقت چل رہا ہے وہ آدمی بھی اسی رفتار سے چل رہا ہے۔ حالانکہ وہ آدمی اپنے آپ کو چلتا ہوا محسوس کریگا لیکن کائنات اس کے لئے وہیں تھم جاتی ہے جب اس نے وقت اور فاصلے کو اپنے قابو میں کر لیا ہو۔ اس کے لئے چاہے سینکڑوں برس اس حالت میں گزر جائیں لیکن وقت رکا رہے گا اور جونہی وہ وقت کے گھوڑے سے اترے گا وقت کی گھڑی پھر سے ٹک ٹک شروع کر دیگی وہ آدمی چاہے پوری کائنات کی سیر کر کے آجائے بستر گرم ہو گا کنڈی ہل رہی ہو گی اور پانی چل رہا ہو گا۔
پھر ایک دفعہ عرض کرونگا کہ وقت اور فاصلہ مادے کی چوتھی جہت ہے اس لئے جونہی کوئی جسم اس پر قابو پالے تو تمام وقت اور فاصلہ اس کے لئے مٹ جاتا ہے اور اس پوری کائنات میں وہ جسم ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ اور ہر وقت یعنی ماضی حال اور مستقبل میں موجود ہو گا پوری کائنات سکڑ کر ایک نقطہ بن جاتی ہے لہٰذا حضورؐ کے لئے نہ کوئی ماضی رہا نہ حال اور نہ مستقبل۔ نہ کوئی فاصلہ رہا اور نہ کوئی دوری۔ حضورؐ پوری کائنات میں ہر جگہ موجود تھے اگر کوئی جگہ موجود تھی اور ہر زمان میں موجود تھے اگر زمان موجود تھا۔ حضورؐ انبیاء ماسلف کو بھی دیکھ رہے تھے اور آنے والے تمام واقعات کا بھی مشاہدہ کر رہے تھے اور اللہ کی بڑی بڑی نشانیاں بھی دیکھ رہے تھے۔ گویا سب حال ہی حال تھا اور سب موجود ہی موجود تھا۔ سیدرۃ المنتہیٰ کے سامنے نور کا سمندر اور روحانیت کا بحر بیکراں ٹھاٹھیں مار رہا تھا حضورؐ خدا کے حضور میں تھے۔ یہاں یہ بات بتانا ضروری ہے کہ آج تک جتنی بھی تفاسیر معراج کے بارے میں لکھی گئیں ان کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔ کہ ایک رات جبرئیلؑ حضورؐ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئے اور پھر پہلے آسمان پر دوسرے آسمان پر پھر تیسرے۔ چوتھے پانچویں۔ چھٹے اور ساتویں آسمان پر لے گئے مختلف آسمانوں پر مختلف پیغمبروں سے ملاقاتیں ہوئی۔ پھر آگے سدرۃ المنتہیٰ آگیا۔ جبرئیلؑ وہاں رک گئے اور حضورؐ سے عرض کی کہ میں اس سے آگے نہیں جا سکتا کیونکہ میرے پر جل جائیں گے۔ آپؐ آگے جایئے چنانچہ حضورؐ اکیلے آگے تشریف لے گئے وہاں پردے کے پیچھے سے خدا نے حضورؐ سے راز و نیاز کی باتیں کیں۔ پھر واپسی ہوئی تو کنڈی ہل رہی تھی پانی چل رہا تھا بستر گرم تھا۔ قارئین کرام! میں پوچھتا ہوں کہ وہ کیسا خدا ہے جو عرش پر بیٹھا ہوا ہے اور پردے کے پیچھے چھپا ہوا ہے گویا وہ کوئی مجسم چیز ہے جو محدود ہے اور ایک خاص جگہ پر بیٹھا ہوا ہے تو پھر ہندوؤں اور مسلمانوں کے خدا میں کیا فرق رہ گیا۔

جب موسیٰؑ کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ایک جھاڑی سے جو بظاہر آگ میں لپٹی ہوئی تھی آواز آئی۔ اے موسیٰؑ اپنے جوتے اتار دے یہ طویٰ کی پاک وادی ہے اور میں تمہارا رب تعالیٰ ہوں۔ خدا تو ہر جگہ موجود ہے وہ عرش پر بیٹھا ہوا نہیں کیوں خدا کو مجسم بناتے ہو؟ وہ تو ہماری شہ رگ بھی زیادہ قریب ہے جب ہم تین ہوتے ہیں تو چوتھا وہ ہوتا ہے جب ہم چار ہوتے ہیں تو پانچواں وہ ہوتا ہے اس وسیع و بیکراں کائنات کی کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں خدا نہ ہو کوئی جگہ خدا سے خالی نہیں۔

اور پھر ہمارا اکثر انگلی اٹھا کر آسمان کی طرف اشارہ کرنا کہ جی! اوپر والا جانے۔ جی نیلی چھتری والا جانے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم انجانے میں خدا کو عرش پر محدود اور مقید کر دیتے ہیں۔ قارئین کرام ایسا ہرگز نہیں۔ خدا ہر جگہ موجود ہے اور یہ خیال کہ وہ کائنات کے کسی کونے میں چھپ کر بیٹھا ہے بالکل ملحدانہ خیال ہے معراج کی رات بھی خدا کسی خاص جگہ بیٹھا ہوا نہیں تھا وقت اور فاصلہ (Time and Space) مادے کی چوتھی جہت ہے اور خدا مادے کا خالق ہے اس کو کسی ایک جگہ مقید کرنا حماقت ہے اپنی ہی خلق کی ہوئی چیز (مادہ) میں وہ کیونکر مقید ہو سکتا ہے۔ یہ ہماری نظر کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریب ہے کہ ہم وقت اور فاصلے کو اپنے ادراک کے سانچوں میں ڈھال لیتے ہیں۔ خدا کے بارے میں ایسا سوچنا غلط ہے۔ پھر قاب قوسین او ادنیٰ یعنی دو کمانوں کا فاصلہ یا اس سے بھی کم رہ گیا۔ یہ بات مکان کے حوالے سے نہیں کہی گئی۔ یہ تو دو نوری۔ قوسوں کے اتصال کا ذکر ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضورؐ کا نور خلق فرمایا اور حضورؐ اللہ کے نور سے ہیں جب وصل ہوا تو راز و نیاز کی باتیں ہوئیں۔

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى (النجم ۹)

ایسی وحی کے لئے ایک مخصوص ماحول کی ضرورت تھی۔ جونہی آپؐ وقت کے گھوڑے (گھوڑا تو ایسے ہی کہہ دیا ہے) پر سوار ہوئے تو تمام کائنات میں وقت وہیں رک گیا اور آپؐ سیر کرتے رہے تمام کائنات کی سیر ہوئی اللہ کی بڑی بڑی نشانیاں آپؐ نے دیکھیں نہ یہاں رہا نہ وہاں نہ ماضی نہ مستقبل سب موجود ہی موجود تھا سب حال ہی حال تھا۔ جب وقت کے گھوڑے سے اترے کائنات کی گھڑی پھر سے ٹک ٹک کرنے لگی۔ جونہی آپ براق سے اترے وقت جو ٹھہر گیا تھا پھر سے چل پڑا۔

قارئین کرام معراج کو سمجھنے کیلئے وقت اور فاصلے کو مادے چوتھی جہت سمجھنا کافی مشکل ہے ورنہ معراج کے سمجھنے میں کوئی الجھن نہیں۔ معراج ایک دفعہ نہیں کئی بار ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جاننا ایک انسانی صفت ہے۔ اس صفت نے انسان کو ازل سے سرگرداں رکھا ہے۔ یہی وہ اسرار ہے کہ جس نے ہمیشہ سے انسان کے ذہن میں ہلچل مچائے رکھی ہے۔

مذہب ہمیشہ سے انسانی علوم میں ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ مذہب کے پیرو کار و مخالفین' دونوں مذہب کی جامعیت کے قائل ہیں۔

موجودہ مادہ پرستی کے دور میں الہامی مذاہب کی طرف رجوع کرنا بظاہر ایک "غیر سائنسی" بات معلوم ہوتی ہے مگر زیر نظر کتاب میں اس "غیر سائنسی نقطہ نظر" کو جدید سائنس کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔

اس کتاب میں تخلیق کائنات' ارتقاء' وحی' توحید اور معراج جیسے قرآنی نظریات کو سائنس کی روشنی میں موضوع بحث بنا کر ایک نئی فکر کا آغاز کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ زیر نظر کتاب اہل علم کی تشنگی کو سیراب کرے گی۔

297.1229 ب 483 ق
27535-EU-64

AD
ENTERPRISES
آزاد اِنٹرپرائزز
یل بلڈنگ لاہور